عکسِ لوحِ محفوظ

غلام سرور شباب

ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان®

اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ فون +92-44-4774734

E-mail: ghulamsarwarshabab@hotmail.com
Website: www.roohaniyat.com

حروفِ مقطعاتِ نورانیہ کی عالمانہ، صوفیانہ، محققانہ شرح و تشریح، تفسیر و معانی اور حروفِ نورانیہ سے متعلقہ زکات کے مستند طریق، شرف کواکب اور شعبہ ہائے زندگی کے مسائل کے حل سے متعلقہ مختلف اعمال و نقوش، تعویذات اور علم لدنی کے مخفی رازوں پر مشتمل بے مثال و لاجواب

شہرہ آفاق لاثانی تصنیفِ لطیف

عکسِ لوحِ محفوظ

غلام سرور شباب

ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان®

اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

E-mail: ghulamsarwarshabab@hotmail.com +92-44-4774734

حروفِ مقطعاتِ نورانیہ کی عالمانہ، صوفیانہ، محققانہ شرح و تشریح، تفسیر و معانی اور حروفِ نورانیہ سے متعلقہ زکات کے مستند طریق، شرف کواکب اور شعبہ ہائے زندگی کے مسائل کے حل سے متعلقہ مختلف اعمال و نقوش، تعویذات اور علم لدنی کے مخفی رازوں پر مشتمل بے مثال و لاجواب

شہرہ آفاق لاثانی تصنیفِ لطیف

عکسِ لوحِ محفوظ

غلام سرور شباب

ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان®

اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ فون +92-44-4774734

E-mail: ghulamsarwarshabab@hotmail.com

Website: www.roohaniyat.com

قرآن پاک پر غورو فکر اور تفسیر کا حکم

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

ترجمہ

(ان کو بھیجا تھا) کھلی نشانیاں اور کتابیں دے کر اور ہم نے تم پر بھی یہ ذکر اتارا تا کہ کھول کھول کر بیان کرو تم انسانوں کے سامنے وہ تعلیم جو نازل کی گئی ہے ان کے واسطے اور تا کہ وہ غور کریں۔

(سورہ النحل آیت نمبر 44)

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ

ترجمہ

جو کتاب ہم نے تم پر اتاری ہے مبارک ہے تا کہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں۔

(سورہ ص آیت نمبر 29)

اجازۃ عملیات

... ان کی ذریت یا العفر نیات میں سے کسی کی بھی خدمت ... عمل ... کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی کی رہنمائی حاصل کریں۔ اکابر ... علامات ومخفیات اور ماہرین روحانیات وعملیات نے چلہ کشی کے حقائق ... مشتمل وظائف ودعوات کے سلسلہ کے جملہ قسم کے اعمال اوران کی بجا آوری کے لئے جن شرائط وآداب کو ضروری قرار دیا ہے ان میں سے اجازۃ عمل یعنی عمل کے لئے کسی ماہر عامل کی اجازت کو لازمی اور شرط اول کے طور پر بیان کیا ہے۔ بنا بریں ارباب علم وفن اور قارئین کرام کو آگاہ کی جاتا ہے کہ اگر وہ فیضان القرآن، ردِ سحر حصہ اول، ردِ سحر حصہ دوم، ردِ سحر، حصہ سوئم، چھومنتر، آسیبی قوتوں سے نجات، مصباح الارواح، روحانی خطوط اور عکس لوح محفوظ کے مندرجات اور روحانی اعمال ومجربات کے لئے چلہ کشی اور ریاضت کا ارادہ رکھتے ہوں تو سب سے پہلے علامہ حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی وروحانی مدظلہ العالی مصنف مذکورہ کتب سے اجازۃ عملیات حاصل کرلیں تا کہ شب وروز کی محنت اکارت نہ جائے۔ اساتذہ سے رہنمائی اور اجازت حاصل کر لینے کے بعد طالب کامیابی و کامرانی حاصل کرنے کے علاوہ رجعت سے بھی محفوظ رہتا ہے اور بے استاد ہمیشہ ناکام ونامراد رہتا ہے۔

حکیم زادہ شہزادہ ظہیر احمد

صدر مجلس مشاورت

ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان ®

اسلام نگر حویلی کہاں ضلع اوکاڑہ 092-44-4774734 email: ghulamsarwarshabab@hotmail.com

حسن ترتیب

"ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان" کے قیام کا مقصد روحانی علوم وفنون کی تحقیقات وتعلیمات اور اشاعت ہے۔ تاکہ اسلاف کا یہ عظیم ورثہ ضائع ہونے سے بچایا جا سکے۔ یہاں روحانی علوم وفنون سینوں میں دفن رہتے ہیں۔ یہاں کفر کے فتوے انکی ترویج وترقی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ علاوہ ازیں قومی سرمایہ اتنا مختصر ہے کہ ساری عمر ورق گردانی پر بھی حرف صرف پر ذہن ٹھوکریں کھاتا ہے۔ ان حالات میں لازمی ایک وقت ایسا آنا تھا۔ جب کہ علم اور صاحب علم دونوں معدوم ہو جاتے۔ عوام روحانی علم سے بدظن اور خواص غیر مطمئن نظریہ رکھتے یہ دہی زندگی کا ہمیں نصیب ہو رہا ہے۔ وطن عزیز پاکستان میں سرکاری سرپرستی تو ان علوم وفنون کی بالکل نہیں ہے اور نہ ہی کوئی پرائیویٹ طور پر ایسا جامع ادارہ وجود میں آیا ہے۔ جو تشنگان فن کی طلب کو پورا کر سکے۔ پرائیویٹ طور پر اکیلا فرد ایسا صاحب حیثیت اور دلچسپی لینے والا نہیں ہے۔ جو طالب علم کی مدد کرے۔ اس طرح مستحق حضرات علم کی تلاش میں عمر بھر سرگرداں رہتے ہیں۔ انفرادی طور پر کوئی شخص اس لئے کامیاب نہیں ہوتا کہ رہبری کرنیوالا نہیں ملتا۔ پاکستان میں ایک عرصے سے ایسے ادارے کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ لہٰذا "ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان" ان علوم وفنون کی متعارف کرانے اور ان کے علوم کو مادی علوم کے مقابلہ میں لانے اور اس فن کے بلند پایہ مقام کو واضح کرنے نیز صدیوں سے سربستہ علوم وفنون کی تعلیمات واشاعت اور فن کی بے لوث خدمت کیلئے ان علوم کی عام اشاعت کا آغاز کر چکا ہے۔ ادارہ کی ممبر شپ کا باقاعدہ سلسلہ شروع کیا جا چکا ہے۔ آپ بھی ادارہ کی ممبر شپ اختیار کر کے مخفی طلسماتی، فلکیاتی اور روحانی علوم کی تکمیل وترقی اور اشاعت کے لئے ہمارے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں۔

حکیم زادہ شہزادہ ظہیر احمد

صدر مجلس مشاورت

اظہارِ تشکر

میں اپنے تمام مشفق و مہربان احباب اور تلامذہ کا تہہ قلب سے سپاس گزار ہوں جنہوں نے "ادارہ فیضانِ روحانیہ پاکستان" کی باضابطہ ممبر شپ اختیار کی اور روحانی علوم و فنون کی ترویج و ترقی اور اشاعت میں میرے ساتھ شامل ہوئے۔ **تلامذہ معاونین**

1۔ سید شفقت حسین شاہ بخاری۔ بہاولپور
2۔ [illegible] محمد احمد فانی۔ [illegible]
3۔ سید غضنفر عباس شاہ۔ ملتان
4۔ سید انوار الحق شاہ۔ قصور
5۔ سید اعجاز حسین کاظمی۔ گجرات
6۔ محمد علی نوری۔ راجووال ضلع اوکاڑہ
7۔ حکیم غلام فرید۔ منڈی احمد آباد (اوکاڑہ)
8۔ حکیم غلام رسول۔ پاکپتن شریف
9۔ محمد اکرم اقبالوی۔ شیخوپورہ
10۔ عبد الرشید شاہد۔ فیصل آباد
11۔ عامل محمد یحییٰ فاروقی۔ اوکاڑہ
12۔ محمد عالم۔ لاہور
13۔ عاشق حسین۔ سکاٹ لینڈ (برطانیہ)
14۔ سید اعجاز حسین نقوی۔ لاہور
15۔ ارباب۔ نوشہرو فیروز (سندھ)
16۔ محمد جمشید خان۔ نیو جرسی (امریکہ)
17۔ جابر علی شاہ۔ راولپنڈی
18۔ سید انوار احمد۔ کراچی
19۔ مولوی عبد الباسط۔ زیدان (ایران)
20۔ اشفاق احمد صدیقی۔ کراچی
21۔ محترمہ شمیم میمن۔ کراچی
22۔ حکیم جمیل احمد۔ کراچی
23۔ ماسٹر شمیر خان۔ عمر کوٹ (سندھ)
24۔ لیڈی ڈاکٹر زاہدہ چیمہ۔ کراچی
25۔ عامل محمد صدیق۔ لڈن (وہاڑی)
26۔ سید قیصر عباس شاہ۔ ڈیرہ غازی خان
27۔ الحاج پیر صوفی محمد امین سیفی۔ لاہور
28۔ عامل محمد شفیق۔ کوئٹہ
29۔ پیر صوفی نذیر احمد صابر یوسفی۔ چیچہ وطنی
30۔ چوہدری حق نواز جرالوی۔ کراچی
31۔ مشتاق احمد علوی۔ ژوب (بلوچستان)
32۔ محمد صادق۔ ایبٹ آباد
33۔ صابر احمد قادری قلندری علوی۔ کراچی
34۔ قاری محمد بدر منیر۔ رحیم یار خان
35۔ محمد عمر حیات عرف عمر شاہ۔ [illegible]
36۔ محمد عارف سعید۔ کراچی
37۔ محمد اکرم۔ گجرات
38۔ سید اخلاق احمد شاہ۔ رحیم یار خان
39۔ حاجی اجمل نواز۔ حجرہ شاہ مقیم (اوکاڑہ)
40۔ حکیم محمد ادریس۔ کراچی

حضرت مولانا علامہ قاری محمد یحییٰ فاروقی فاضل علوم اسلامیہ اور ماہر علوم روحانیہ "عکسِ لوحِ محفوظ" کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

قرآن مجید فرقانِ حمید کے وہ حروف جنہیں حروفِ مقطعات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ علمائے کرام مفسرین عظام نے جنہیں شجرِ ممنوعہ قرار دے کر ان کے متعلق فیصلہ فرمادیا ہے کہ "اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِه" کہہ کر عارفین اور راسخین فی العلم کو خاموش کروانے کی کوشش کی ہے۔ آپ "عکسِ لوحِ محفوظ" کے عمیق مطالعہ کے بعد یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ قرآنِ پاک کا کوئی بھی حرف بے معنی نہ ہے بلکہ قرآن حکیم کے ہر حرف میں کروڑہا راز پوشیدہ ہیں۔ خاص طور پر حروف مقطعات قرآن پاک کے رازوں کی کلید ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ حروفِ مقطعات کی تفسیر میں سارا قرآن ہے تو بے جا نہ ہو گا مگر قرآنِ حمید کے عظیم راز کتاب اللہ پر غور و فکر اور تدبر و تفہیم کرنے پر ہی آشکار ہوا کرتے ہیں۔

یہ کتاب لاریب و بے عیب، شک و شبہ میں مبتلا لوگوں پر کبھی بھی اپنے راز ظاہر نہیں کرتی کیونکہ شک اور وسوسہ ہمارے ازلی دشمن شیطان کا مضبوط ترین ہتھیار ہے۔

تفسیر مظہری مولانا ثناء اللہ صاحب اور صاحب تفسیر مدارک، ابن جریر، ابن منذر، ابن حاتم وغیرہ نے حضرت عباسؓ مفسر قرآن کا یہ قول بسند صحیح نقل کیا ہے کہ حروفِ مقطعات اسمائے الٰہیہ ہیں۔ صاحب تفسیرِ بیضاوی نے بھی متعدد اقوال نقل کیئے ہیں۔ حروفِ مقطعات کو مِفتاح السورۃ بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ

معرف روحانی سکالر حکیم ابنِ حکیم، عامل ابنِ عامل محترم جناب علامہ حکیم غلام سرور شباب ماہر علومِ روحانی کی کتاب مستطاب ''عکسِ لوحِ محفوظ'' کے مسودہ کو لفظ بہ لفظ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا، تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ روحانیت اور روحانی علوم وفنون پر بے شمار کتب تحریر ہوئیں اور ملکی وغیر ملکی رسائل وجرید میں بھی کئی مضامین شائع ہوئے مگر حکیم غلام سرور شباب مدظلہ العالی کا اندازِ بیاں اور طرزِ تحریر نرالا ہے۔ آپ نہ تو قاری کو فن کی بھول بھلیوں میں ڈالتے ہیں اور نہ ہی آنے والی اقساط کا وعدہ کر کے جان چھڑاتے ہیں بلکہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھاتے ہیں سیر اب کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکیم موصوف کی تصانیف ہر طبقہ میں مقبول ہیں۔ زیرِ نظر کتاب مستطاب ''عکسِ لوحِ محفوظ'' آپ کی محنت شاقہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

''عکسِ لوحِ محفوظ'' کے خالق نے کماحقہٗ حروفِ مقطعات سے پردہ اٹھایا ہے کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ بھی غور وفکر کریں تو آپ بھی اس بحرِ بے کراں میں غوطہ زن ہو کر لعل وگوہر نکال سکتے ہیں۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو مزید علم سے نوازے اور قارئین کرام کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

قاری محمد یحیٰ فاروقی

فاضل علومِ اسلامیہ وماہر علوم روحانیہ

رینالہ خورد۔ ضلع اوکاڑہ

0300-4592242

ہومیوڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری "عکس لوح محفوظ" کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں

محترم جناب روحانی سکالر حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی وروحانی سے میرا تعارف دس 10 سال پرانا ہے۔ آپ علم طب، الیکٹروہومیو پیتھی اور نیچرو پیتھی سے شغف فرماتے ہیں اور ایک بار مجھے ملنے کے لئے میرے آبائی گاؤں میں بھی تشریف لا چکے ہیں۔ انہوں نے ازراہ شفقت مجھے اپنی پانچ عدد کتب بھی ارسال کی ہیں۔ ''شکریہ'' کتاب ہذا عکس لوح محفوظ ان کی جدید کاوش ہے۔

عصر حاظر کے دانشوروں کو الفاظ، حروف اور نمبروں کی طلسماتی قوتوں کا اتنا علم نہیں ہے۔ جتنا کہ زمانہ قدیم کے یا وسط زمانہ کے دانشوروں کو تھا۔ زبان سے الفاظ کی ادائیگی، الفاظ کی درستی کے ساتھ، اس صوتی پرتو کو اجاگر کرتے ہوئے تو فضا میں ارتعاش پیدا ہو کر آواز بکھری لہروں پر برقی قوت کے ساتھ بسنے لگتی ہے۔ یہی راز دانشوروں کے پڑھنے میں ہے۔ حکیم فیثا غورث کہتا ہے کہ حروف میں حکمت ودانش پوشیدہ ہے الفاظ کی روح بھی ہے۔ اور جسم بھی۔

ہر شے کے دو پہلو ہیں۔ ایک اس کا جسم کثیف ہے اور ایک اس کا جسم لطیف یا روحانی جسم ہے۔ ایک دکھائی دیتا ہے جبکہ دوسرا ایک نظروں

سے پوشیدہ ہے۔ حروف کا بھی ایک جسم ہے۔ جو کاغذ پر بکھرا ہوا ہے یا زبان سے ادا ہوتا ہے اور ایک اس کی روح ہے جس کا اثر برقی ہے۔ قدیم مصریوں، بابل کے رہنے والوں، یونانیوں اور چینیوں کو حروف اور الفاظ کی اس خفیہ طاقت کا علم تھا۔ انہوں نے صوتی لہروں کو تحریری شکل میں لاتے ہوئے حروف کی قوتوں کے تحت حروف ایجاد کیئے جسے ہم زبان یا ایک انگلش لفظ لکھنا ہے کہتے ہیں۔ صوتی لہروں کا چار عناصر ظاہری ہوا، آگ، پانی، مٹی اور تین عناصر لطیف (جو ابھی تک انسان کو معلوم نہیں ہو سکے ہیں) کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جو تصویری خانے وجدان سے بنائے گئے اور اساتذہ نے انہیں تحریر دے کر زبان کی شکل میں پیش کیا۔

ایک قدیم زبان (جس کے سمجھنے والے اب اس دنیا میں موجود نہیں) میں تخلیق کائنات اور خلقت انسان کی کہانی خفیہ زبان میں، تصویری خاکوں کی شکل میں موجود تھی۔ اسی خفیہ زبان کے کچھ الفاظ قدیم مصری، یونانی، سنسکرت، لاطینی اور عربی زبان میں بھی موجود ہیں۔ کچھ زبان کے ماہرین اور اساتذہ نے کوشش کی ہے کہ رائج الوقت زبانوں سے وہ الفاظ چن کر ایک خفیہ کوڈ تحریر کیا جائے لیکن ابھی انہیں کامیابی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ اہرام مصر سے جو کتبے کھدائی کے دوران نکلے ہیں۔ اُن کی زبان بھی خفیہ ہے۔ شروع شروع میں تو سمجھنے میں بڑی دشواری پیش آتی رہی لیکن سرتوڑ کوششوں اور دن رات کی محنت سے آخر ماہرین لغت نے اس راز کو پالیا ہے اور ایک کوڈ ترتیب دیا ہے۔

جس کا نام Egyption Book Of Dead رکھا گیا ہے اور لندن سے مل جاتی ہے۔

مولائے کائنات بابِ مدینۃ العلم حضرت علیؑ کے پاس ایک عرب فرعونوں کے مقبروں سے حاصل کردہ ایک کتبہ لے کر آیا۔ جس پر ایک اس طرح کی تصویر تھی کہ ''گدھ کی شکل کا ایک جانور اُڑ رہا ہے جس کی چونچ میں کیکڑا پکڑا ہوا ہے۔'' حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کہ اس کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے فرمایا! یہ کتبہ اہرامِ مصر سے نکالا گیا ہے اور نجوم کی یہ تصویر بتاتی ہے کہ اہرامِ مصر آج سے 12000 سال قبل تعمیر ہوئے تھے۔ آج مصری علوم کے ماہرین نے دعویٰ کیا ہے کہ اہرامِ مصر آج سے 13500 سال قبل تعمیر ہوئے تھے۔ (حضرت علیؑ کا واقعہ آج سے تقریباً 1500 پہلے کا ہے۔) حضرت موسیٰ کے زمانے میں ہیبرو (Hebrews) زبان رائج تھی۔ جادو کا بڑا روز تھا۔ فرعون کے جادوگروں کو بہت علم تھا لیکن افضل ترین علم کی کنجی حضرت موسیٰ کے پاس تھی۔ اسی طرح حضرت دانیالؑ کے پاس رمل کا علم تھا۔ جس کا تعلق چار ظاہری عناصر، آگ، ہوا، پانی اور مٹی کے ساتھ ہے۔

اہرام مصر حضرت موسیٰ کی تعلیم کی روشنی میں ہی بعد میں بنائے گئے۔ اہرامِ مصر کی تعمیر اس طرح سے کی گئی ہے۔ سات اہرام بنائے۔ اس طرح بنائے گئے کہ ہر عمارت آسمان میں موجود ایک ستارے کی بالکل سیدھ میں زمین پر بنائی گئی ہے۔ یعنی اس ستارے سے ایک شعاع نورِ خط مستقیم میں

خارج ہو تو سیدھی نیچے بنے ہوئے ہرم پر پڑتی ہے۔ یہ نجوم کا بنیادی علم ہے۔ گھومنے والا آسمان اور گردش کرتی ہوئی کہکشاؤں پر 25,868 سال کے بعد اپنا دور مکمل کر کے، اس پوزیشن پر آجاتے ہیں جو کہ اہرامِ مصر کی تعمیر کے وقت تھا۔ اس کا ایک روحانی پہلو بھی ہے۔ ہر 25,868 سال کے بعد وہی دور واپس لوٹ آتا ہے (واللہ عالم) وہ دور آنے والا ہے لیکن بڑے خون خرابے کے بعد اس کی ابتداء افغانستان اور عراق میں ہو چکی۔ یہ تمام دنگے، فسادات جنگیں ظہور امام مہدیؑ کی علامات ہے۔ دجال (امریکہ) کا ظہور ہو چکا ہے۔ مسلمان نہ سمجھیں تو ایک الگ بات ہے۔ بہت جلد بدی اور نیکی کی قوتوں میں فیصلہ کن جنگ کا آغاز ہونے والا ہے۔ ایک طرف دجال امریکہ، شیطانِ بزرگ اور دوسری طرف امامِ مہدیؑ صف آرا ہوں گے۔

حروف مقطعات کو ترتیب دینے اور نازل کرنے والی ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے اور اس کے حقیقی معنی بھی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ یا حضور نبی کریم ﷺ یا آئمہ معصومین اس کا علم رکھتے ہیں۔ اور اس سمندر سے قطرہ بھی انہی کو ملا جو اہلبیت اور نبی کریم ﷺ سے محبت رکھتے ہیں۔

روحانی سکالر جناب حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی و روحانی کی زیرِ نظر تصنیفِ جلیلہ ''عکسِ لوحِ محفوظ'' میں حروفِ مقطعاتِ نورانیہ کے معنی و الفاظ اور ان کی شرح و وضاحت اور ان کے مخفی رازوں سے پردہ اُٹھانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ کتاب آپ کے سامنے ہے حکیم موصوف کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں یہ فیصلہ اب آپ کا کام ہے۔ حکیم موصوف کی یہ

کیفیت ہے کہ

آتے ہیں بندھے غیب سے مضمون خود بخود
غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے

دعا گو

ہومیو ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری
پڈالہ سیداں کلاں۔ وینہ۔ ضلع جہلم

کلیدِ قرآن اور اعجازاتِ قرآن

"عکس لوحِ محفوظ" قائد روحانی محترم جناب حکیم غلام سرور شباب صاحب ماہر علوم مخفی و روحانی کا قرآن سے لگاؤ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ عوام تو کیا خواص بھی حروف مقطعات کے فیوض و برکات سے آگاہ نہیں۔ علما نے صرف اور صرف اس کو لفظ پڑھنے کی تاکید کی ہے کیونکہ ملا کر پڑھنے سے مفہوم کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔

قرآن کے ایک حرف کا ثواب دس نیکیاں ہیں اور مکمل با ارادہ پڑھنے سے محض نیکیاں ہی نیکیاں ہیں۔ حروفِ مقطعات قرآن کا وہ زندہ معجزہ ہے جس سے قرآن، قرآن بن گیا۔ لوگوں کا شوق جستجو انہیں علما اور صوفیا کے دروازے تک گھسیٹ کر لے گیا تاکہ ان کے بارے میں کچھ علم ہو۔ علماء خاموش ہو گئے، صوفیا نے چپ سادھ لی، حیدری ملنگ چپ نہ سادھ سکا اور یہ کہہ کر نقاب کشائی کر دی۔

"یہ قرآن کی چابیاں ہیں، یہ قرآنِ مجید کے چند سورتوں سے پہلے لگادی گئی ہیں۔یہی اعجاز ہے قرآنِ مجید کا،نہ چابیاں باہر نکل سکتی ہیں نہ ہی مفہومِ قرآن میں مداخلت ہوسکتی ہے۔بلکہ یہ قرآن کی محافظ ہیں۔اگر انہیں ہٹادیا جائے تو قرآن کا توازن برقرار رکھنا صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔"

خالق کائنات کا یہ اتنا حسین انداز ہے کہ حرف کے ادا ہوتے ہی

ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔اس کے پڑھنے سے کلفت ختم ہو جاتی ہے تکرار
سے حفظ قرآن میں مدد ملتی ہے۔قرآن اسرار و رموز کا مجموعہ ہے۔جس میں
ہر مزاج کے لئے ذخیرہ موجود ہے۔

خلافت کے اصول اس میں۔۔۔۔تصوف کا ذکر اس
میں۔۔۔۔تذکیہ نفس کے طریقہ کار اس میں۔۔۔۔سپاہیوں کے
جوہر دکھانے کے انداز اس میں۔۔۔۔خوش بختوں کا ذکر اس
میں۔۔۔۔بد بختوں کا تذکرہ اس میں۔۔۔۔مریضوں کے لئے شفا اس
میں۔۔۔۔رحمت کے بادل اس میں۔۔۔۔اور لعنت کے دروازے اس
میں۔۔۔جوئندہ یابندہ کے مصداق جو کوشش کریگا۔گوہر مراد پالے گا۔

ظاہراً حروفِ مقطعات چودہ حروف ہیں۔انہیں علمائے جفر نے
حروفِ نورانی سے تعبیر کیا ہے۔چودہ حروف چودہ معصومین کی طرف اشارہ
کرتے ہیں اور چودہ کو آپس میں جمع کریں تو چار+ایک=پانچ بنتے ہیں جو
پنجتن پاکؑ کی گواہی دیتے ہیں۔ان چودہ حروف کو جوڑا جائے تو یہ بامعنی
عبارت بنائی جاتی ہے۔"صِرَاطُ عَلِي حَقٌّ نُمسِكُهُ" علی کا راستہ حق ہے اس
کو پکڑے رکھو۔فرموداتِ مصطفیٰ ﷺ بھی اس جملے کا بین ثبوت ہے۔

"اے علی! تیری وجہ سے دو فرقے جہنم میں جائیں گے ایک حد سے بڑھانے
کے جرم میں اور دوسرے گھٹانے کے قصور میں" مبارک باد کے مستحق وہ
لوگ ہیں جو بادہ علی پر گامزن ہو کر اپنا گوہر مراد پاتے ہیں اور علیؑ کو علیؑ
ہی جانتے ہیں۔

کتاب "عکس لوح محفوظ" واقعی عکسِ لوحِ محفوظ ہے تدبیر کا گر
بتانے والی یہ کتاب ہے۔۔۔۔تقدیر ساز یہ کتاب ہے۔۔۔۔گھٹاؤں
کے بادل چھٹانے والی یہ کتاب ہے۔۔۔۔تقدیر کا رونا رونے والوں کے
لئے تقدیر کو چمکانے والی یہی کتاب ہے۔۔۔۔بلکہ سکونِ قلب دینے والی
یہی کتاب ہے۔

شباب صاحب لائق صد تحسین اور افتخار ہیں کہ انہوں نے نہ جانے
کن کن روحانی ہستیوں اور کن کن روحانی کتب سے استفادہ کیا اور نہ جانے
کتنی ریاضتوں کے بعد قارئین کے لئے ایک اچھوتا انوکھا اور شاہکار علمی
ذخیرہ فراہم کر دیا۔قارئین نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں بلکہ قسمت کے
ستائے ہوئے کی روحانی مدد کر کے اُخروی سرمایہ سمیٹیں۔

میری محبت کا بھرم رکھنا ہے تم نے
میرے جانے کے بعد مجھے یاد کرنا ہے تم نے
وہ چار دن جو گزرے ہیں تیرے ساتھ
میری اک اک بات کو اب یاد کرنا ہے تم نے

میں فقیر اہلبیت وحیدری ملنگ ہونے کے ناطے سے حکیم غلام سرور
شباب صاحب کی اس کاوش عظیمہ کو بے نظیر تسلیم کرتا ہوں۔میرے
نزدیک ان کی شخصیت دور حاضرہ کے علوم کے مجدد ہونے کی ہے۔انہوں
نے اپنے زورِ قلم اور زورِ تحریر سے قطرہ کو دریا میں اور دریا کو سمندر میں

تبدیل کرنے کا اعجاز رکھا ہوا ہے۔اس پر جتنی بھی مبارک باد پیش کروں کم ہے۔

آخر میں دُعا گو ہوں کہ ''ادارہ فیضانِ روحانیہ پاکستان'' جو حکیم غلام سرور شباب صاحب کے توسل سے روحانی علوم و فنون کی اشاعت و ترقی کے لئے چراغ نور کی طرح روشن ہے اور دوسروں کو بھی روشن راہوں سے روشناس کراتا ہے اسی طرح اپنی حقانیت منوالتا رہے۔

دُعا گو

فقیر اہلبیت گنہگار ازلی

ڈاکٹر سید ریاض الرحمٰن (حیدری ملنگ) نقوی البھا کری

حجرہ حیدری ملنگ 17/596MCB محلہ رحمانیہ، جہلم روڈ۔ چکوال

پیر سید وارث علی شاہ جیلانی القادری ایم اے

اسلامیات گولڈ میڈلسٹ فاضل مکہ مکرمہ

ناظم ادارہ فیضان فیصل آباد تحریر فرماتے ہیں

زیر نظر کتاب مستطاب ''عکس لوح محفوظ'' حروف مقطعاتِ قرآنیہ نورانیہ کے خواص و فوائد اور فضائل و برکات پر مشتمل ہے۔ مؤلف و مصنف حضرت علامہ روحانی سکالر حکیم غلام سرور شباب صاحب گولڈ میڈلسٹ ماہر علوم مخفیات و فاضل علومِ رُوحانیات، چیئر مین تحریکِ تجدید روحانیت پاکستان، ناظم ادارہ فیضانِ روحانیہ پاکستان، اسلام نگر حویلی لکھا او کاڑہ کی مایہ ناز، شاہکار اور عجوبہ روزگار تالیف و تصنیف ہے۔ موصوف کی قبل ازیں مختلف علوم و فنون پر مستند آٹھ کتب شائع ہو کر عامۃ الناس کو مستفید و مستفیض کر رہی ہیں۔ زیر نظر کتاب قرآنِ مجید کے حروف مقطعات پر بحث کر رہی ہے۔

حروف مقطعات قرآنِ مجید کی 29 سورتوں میں آئے ہیں۔ ان حروف کی تخلیص کی جائے تو حروف مقطعات 14 رہ جاتے ہیں۔ اگر الگ الگ حروف کی تخلیص کی جائے تو وہ بھی 14 رہ جاتے ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے۔ **صراط علی حق نمسکہ** یہ حروف مختلف امراض۔ مشکلات حاجات اور مقاصد جلیلہ کے لئے اعمال میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس بات پر

اتفاق ہے کہ حروف مقطعات خدا اور رسول کے مابین راز و نیاز کی باتیں ہیں

میانِ عاشق و معشوق رمزیست۔ کراماً کاتبین راہم خبر نیست

بعض مفسرین نے سورۃ البقرہ کے حروف مقطعات الٓمّٓ کے الف سے اللہ اور لام سے جبرائیل اور میم سے محمد ﷺ مراد لئے ہیں۔ ترجمہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ جبرائیل کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ پر یہ کتاب (قرآن مجید) نازل فرمائی ہے جس میں شک نہیں ہے۔ مؤلف موصوف نے حروف نورانیہ کی تفسیر و تشریح معانی اور زکات وغیرہ کے جملہ طریقوں پر تفصیلاً بحث فرمائی ہے اور ان کے اعمال و نقوش پر مکمل روشنی ڈالی ہے۔ موصوف نے علومِ مخفیہ کی ترقی و ترویج کے لئے پہلی آل پاکستان علوم روحانیہ کانفرنس 2003ء میں حویلی لکھا میں منعقد کی جس میں ملک بھر کے ماہرین نے شرکت فرمائی۔ عاملین حضرات نے حروف مقطعات کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کے علم و عمل میں خیر و برکت عطا فرمائے اور ان کی تصنیف لطیف کو عاملین حضرات اور عامۃ الناس کے لئے انتفاع کا ذریعہ بنائے۔ آمین! بجاہِ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

خادم القوم

پیر سید وارث علی شاہ جیلانی القادری ایم اے (گولڈ میڈلسٹ)

فاضل مکہ مکرمہ۔ بریلی شریف۔ تنظیم المدارس۔ پنجاب یونیورسٹی

ادارہ فیضان چیلنز کالونی نمبر ا فیصل آباد

کشفی و نورانی رازوں سے آگاھی

حضرت مولانا علامہ پیر صوفی نذیر احمد طاہر یوسفی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

یا رب بہ نبیؐ و آل آں خیر الناس

از بہر صحابہؓ و حمزہؓ و عباسؓ

و از حرمت اولیا مشرف گرداں

از معنی قرآں، زحمد تا والناس

معزز قارئین کرام! آپ کے پیارے پیارے ہاتھوں میں جو کتاب مستطاب لاجواب ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے میں کس قدر وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ کی کیفیت سے گذر رہا ہوں اس کا اندازہ آپ اس کتاب کو پڑھ کر اور بار بار پڑھ کر برسوں تک لگائیں گے۔ اس کتاب کو مرتب کرنے میں فاضل نوجوان، اہل علم اور اہل درد کو جو تائیدِ غیبی حاصل رہی ہے وہ چودہ (14) حروف مقطعات کی روحانیت اور چہاردہ (14) معصومین سے الفت و محبت و مودت کا صلہ ہے۔ ورنہ اتنی اچھی اور عمدہ کتاب پیش کرنا اس کم عمری میں مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھی۔

میرے برادر عزیز! قائدِ روحانی علامہ حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی و روحانی نے گذشتہ دس سالوں میں جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا، اس کا حق ادا کر دیا۔ مضمون نویسی، کالم نویسی اور تصنیف و تالیف کو جس ڈھنگ سے بھی انہوں نے پیش کیا، یہ سب کچھ اللہ رب العزت نے اپنے فضل و

کرم سے انہیں عطا کیا تھا، اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے کیونکہ یہ تعریف عطا کرنے والے کی ہے نہ کہ غلام سرور شباب کی ہے۔

عملیات و تعویذات کی کتب کے ذریعے انہیں جو شہرت حاصل ہوئی وہ ایک خاص الخاص کرم تھا مگر جو عزت، جو مرتبہ، جو مقام اس کتاب لاجواب، شرح حروف مقطعات یعنی "عکسِ لوحِ محفوظ" کے ذریعے انہیں حاصل ہو گا وہ رہتی دنیا تک انہیں بامِ عروج تک پہنچائے گا اور اخروی نجات کا وسیلہء جلیلہ بنے گا۔

فاضل مصنف کی ذاتی لائبریری میں تفاسیر قرآن پاک کی متعدد جلدیں دیکھ کر ان کی قرآن پاک سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے، مگر ان تفاسیر سے ایک ہی موضوع، مواد اور متن تلاش کر کے عالمانہ تفسیر، صوفیانہ تفسیر، تفسیر آئمہ معصومین، قلندرانہ رتفسیر کے عنوانات کی درجہ بندی کے انداز میں ہم سب طالب علموں، درویشوں، صوفیوں اور سالکوں اور سفید پوش طبقہ کے جملہ افراد پر ایک احسانِ عظیم کیا ہے کیونکہ اس مہنگائی کے عذاب میں مبتلا قوم کے افراد، علم کے دشمنوں اور ناجائز منافع خوری کے مرض میں مبتلا تاجروں کی ہٹ دھرمی کی وجہ دینی تعلیم کی کتب کی قیمتیں اتنی زیادہ رکھی گئی ہیں کہ الامان والحفیظ۔ ہم لوگ خرید کرنا تو در کنار، ان کی ریٹ لسٹ دیکھ کر ہی منہ فق ہو جاتا ہے۔

اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے بعد کم از کم ایک موضوع پر قرآن پاک کی قدیم اور ضخیم تفاسیر کا متن ہمیں سستے داموں مل جائے گا

فاضل مصنف نے بڑی ہی عرق ریزی، شب بیداری اور شبانہ روز کی محنت شاقہ سے جو کام سرانجام دیا ہے۔

محشر میں صلہ اس کا محبوب خدا دیں گے

قرآن پاک کی کل 29 سورتوں کے آغاز پر چہاردہ (14) حروفِ مقطعات اللہ رب العزت نے استعمال کئے ہیں۔ زمانہ ظہور اسلام سے قبل مکہ اور قرب و جوار میں بسنے والے قریش کے بڑے بڑے نامور ادیب اور شاعر نے کلام میں اپنی فصاحت و بلاغت کی برتری کے طور پر مقطعات کا استعمال کرتے تھے۔ اس لئے جب قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے حروفِ مقطعات نازل فرمائے تو وہ لوگ حیران و پریشان ہو کر رہ گئے کہ ایک ایسی ہستی جس نے کبھی سکول و مدرسہ نہ دیکھا ہو، جس کا کوئی ظاہری استاد نہ ہو، جس نے چالیس برس تک ہمارے مشاعروں میں شمولیت اختیار نہ کی ہو، وہ کیسے فصاحت و بلاغت کے ساتھ کلام پیش کر رہا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کو اور مجھے اپنے دائرۂ رحمت میں لیتے ہوئے نظر بصیرت عطا فرمائے اور پھر ان حروفِ مقطعات کے کشفی و نورانی رازوں سے آگاہی اور ان حروف کی روحانیت اور نورانی لطائف سے بہرہ ور ہونے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ بقول شخصے

تیرا جمال جانفروز، میری بصر ضعیف تر
روشن خود اپنے نور سے، یہ چشمِ اشکبار کر

میں ہوں غلام خستہ دل ، تو بادشاہِ جہاں نواز
اے ابرِ رحمت و کرم ! مجھ پہ کرم نثار کر

عزیزانِ من! اگر آپ کے اور میرے دل میں اللہ رب العزت اپنی اور اپنے رسول ﷺ ، اپنے کلام ، اپنے چہار دہ معصومین اور اولیائے کاملین کی محبت کی ایک ہلکی سی چنگاری روشن کر دے تو ہماری معمولی سی کاوش عجیب رنگ لائے گی۔

نہ ہو دل کی صدف میں، تا محبت کا گوہر پیدا
نہیں ہوتا زمانے میں، کوئی صاحبِ نظر پیدا

ایک صاحبِ نظر نے ایک روحانی تحفہ "عکسِ لوحِ محفوظ" کی شکل میں پیش کر دیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم کسی رہبرِ کامل، ہادیِ اکمل سے روحانی تعلق قائم کر کے اس کتاب کو سبقاً پڑھیں اور حقیقت کو پانے کی کوشش کریں۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ حقیقی روحانی تعلیمات کے متلاشی اور راہِ حق پر قائم رہنے کا دعویٰ کرنے والے احباب بھی رہبر اور پیشوا کی خدمت میں رہ کر حقیقتِ حق کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟

دلبر تو ہے قریب تر، اپنی حیات سے
عقدہ کھلے کہاں سے ، اگر پیشوا نہ ہو

میرے عزیزو! اپنی دنیا و عقبیٰ کی بھلائی کے لئے اس کتاب لاجواب کا بار بار مطالعہ کرو اور کسی کامل ہستی سے روحانی تعلق قائم کر کے ، اس کی

رہبری و راہنمائی میں رہ کر خوب غور و فکر کرو اور خدائے لم یزل سے "چشمِ حقیقت بیں" مانگو۔

حقیقت، آفتاب استوا کی طرح روشن ہے
مگر چشمِ حقیقت بیں ، کسی کامل سے کر پیدا

اس کتاب میں آپ کو حروفِ مقطعات کی مکمل تشریح ملے گی۔ مختلف تفاسیر کے اصلی متن کے علاوہ ان حروف کی روحانیت سے فیض پانے کے طریقے ملیں گے اور دکھی انسانیت کے دکھوں کا مداوا بھی ملے گا۔

آخر میں میری دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت فاضل مصنف کو اتنی اچھی کاوش کرنے اور عظیم روحانی تحفہ پیش کرنے کے صلے میں دینی و دنیاوی معاملات میں فیوض و برکات عطا فرمائے اور نجاتِ اخروی کا سبب بنائے۔ آپ سے یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ آپ اس کتاب کے ایک ایک عمل، نقش، دم کے ذریعے دکھی انسانیت کی خدمت بلا امتیاز مذہب و ملت کریں اور دارین کی سعادتیں حاصل کریں۔

آپ کا ادنیٰ خادم

عامل و حکیم مولانا علامہ پیر صوفی نذیر احمد طاہر یوسفی
فاضل درس نظامی، فاضل تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان،
فاضل علومِ روحانیہ، فاضل طب و جراحت، ایم اے عربی ر اسلامیات، بی ایڈ،
پوسٹ بکس نمبر 11 چیچہ وطنی (ضلع ساہیوال)

روحانی حکیم پیر محمد عمر حیات عمر عامل منجم جفار ''عکسِ لوحِ محفوظ'' کے بارے میں اپنے منظوم خیالات کا اظہار کچھ اس طرح فرماتے ہیں۔

آرزی ہے خدائے پیرِ مغاں

زندگی کے نصاب سے ملیے	روحانیت کے باب سے ملیے
خاں میں جس کی ہے لاریب فیہ	ذالک الکتاب سے ملیے
الحمد للہ سے لے کے تا والناس	فہم بے حجاب سے ملیے
یمحو اللہ ما یشاء و یثبت	و عندہٗ ام الکتاب سے ملیے
باطن ظاہر میں کیا ہے پوشیدہ	حُسن عالمتاب سے ملیے
آدم و اہرمن کی بات سہی	خدا کے رُعب و داب سے ملیے
رنگ دے گی توحید کی ہستی	صبغۃ اللہ سحاب سے ملیے
مابعد الطبیعات کی اولیں ترجیح	اللہ الصمد کی جناب سے ملیے
روز میثاق جو کیا وعدہ	اس قبول و ایجاب سے ملیے
مزرعۃ الآخرۃ ہے یہ دنیا	کچھ قلق اضطراب سے ملیے
شدت احتساب سے ملیے	حیرت و استعجاب سے ملیے

[illegible] انجام کار کو پہنچے	پھر گناہ و ثواب سے ملیے
عقل کل ذات ہے محمد مظہر کی	مقام قوسین قاب سے ملیے
[illegible]	[illegible] سے ملیے
انا مدینۃ العلم و علیؓ بابہا	قدر بو تراب سے ملیے
بو ہریرہ و ابو معاذ و عبداللہ	سعد و حمزہ اصحاب سے ملیے
[illegible] یا نوح علیہ	والا گہر سخنور اجتناب سے ملیے
آرزی ہے خدائے پیر مغاں	ساغر مئے ناب سے ملیے
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب	یا ودود وہاب سے ملیے
حیات ابدی و سرمدی کے لئے	علم و فن اکتساب سے ملیے
شوکت سلسلۂ ہست و بود	فطرت بے نقاب سے ملیے
گر حقیقت کا چاہیے ادراک	بحر و بر کے سراب سے ملیے
تیرگی سے ہے روشنی بہتر	کرمک شب تاب سے ملیے
جس کے دریوزہ گر ہیں مہر و نجوم	شعلہ آفتاب سے ملیے
ہر ادا جس کی اسوۂ حسنہ	مرد حق انتخاب سے ملیے
درس انسانیت ہے جس کا شعار	رجل عزت مآب سے ملیے
عاملیں کاملیں یہاں بستے ہیں	مرشد شیخ شاب سے ملیے
بلا تفریق مذہب و ملت	قائد روحانی انقلاب سے ملیے

چھوٹے ہم جیسی کرسی کی	اس شان و شباب سے ملیے
علوم مخفی ہیں قلم و جس کی	اس زمیں و ثواب سے ملیے
حروف مقطعات کے شارح	خلق لاجواب سے ملیے
جذب و مستی مراقبے سے ورا	تابہ الشباب سے ملیے
آنکھ جوہر شناس ہے گر تو	کان لعل و ذہاب سے ملیے
بھول جائیں گے آپ کوہ نور	ہیرے ذرّہ نایاب سے ملیے
عکس لوح محفوظ کے خالق	غلام مرود شباب سے ملیے
زبور توریت انجیل و فرقان حمید	مصحف دستیاب سے ملیے
بارگاہ رسول و یزداں ہے	ذوق عجز و آداب سے ملیے
دل مردہ ہوجائے گا زندہ	کثیر فیض یاب سے ملیے

عامل حکیم پیر محمد عمر حیات عمر منجم جفار

255-2/C-1 ٹاؤن شپ لاہور

0300-4912679

قرآن کی ہدایت باعثِ نجات

حجۃ الاسلام حضرت علامہ غلام علی ارشد صدر تنظیم علما پاکستان تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدُلاهله والصلوٰة والسلامُ علی اهلها امّا بعدُ فقدقالَ اللّٰهُ العلیمُ فی کتابه الکریم ومایعلمُ تاویله' الّااللّٰه و الرّاسخون فی العلم ط

قرآن حکیم کی تاویل و تفسیر کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور ان کے جو راسخون فی العلم ہیں۔ آج اس دور میں قرآن حکیم کی تاویل و تفسیر کرنے والے لاتحصیٰ افراد موجود ہیں لیکن حقیقی مفاہیم تک رسائی ممکن نہ ہو سکی۔ امیر المؤمنین حضرت علیؑ کا ارشادِ گرامی ہے کہ قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے لوگ صرف ظاہری معانی مراد لیتے ہیں لیکن قرآن کی گہرائی تک نہیں جاتے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے یُضِلُّ بِهٖ کثیراً و یهدی بِهٖ کثیراً سورۃ بقرہ پ ۱ بہت سے لوگ قرآن پڑھ کر گمراہ ہوں گے اور بہت سے ہدایت پائیں گے۔ اب ظاہر بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید کا دعویٰ ہے هُدًی لِلْمُتقین یہ متقین کے لیے ہدایت ہے۔ قرآن کی ہدایت اسے حاصل ہو گی جو متقی ہو گا۔ غیر متقی ہدایت نہ پا سکیں گے۔ قرآن حکیم سے ہدایت پانے کے لئے ھادیانِ قرآن سے تمسک اختیار کرنا ہو گا۔ جس کا ذکر حدیثِ ثقلین میں موجود ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ اِنّی تَارِکٌ فِیکُم الثقلین کِتَابَ اللّٰہ وَ عِترَتِی اَھلَ بَیتِی مَا اِن تَمَسَّکْتُم بِھِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِیْ حَتّٰی یَرِدَ عَلَیَّ الحَوض.

ترجمہ: میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیت ہیں۔ اگر تم ان دونوں سے تمسک اختیار کرو گے تو میرے بعد کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے۔

قرآن حکیم کے پہلے معلم حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے اہلِ بیت قرآن کے حقیقی معلمین اور مفسرین ہیں۔ اگر ان سے راہ نمائی مل جائے تو قرآن کی حقیقی تاویل و تفسیر حاصل ہو گی۔ اور قرآن مجید پڑھنے کا حقیقی مقصد ہدایت بھی حاصل ہو گا۔ یہ بات واضح ہے کہ جسے قرآن کی ہدایت مل گئی وہ یقیناً نجات پائے گا۔

محترم المقام معروف روحانی سکالر حکیم ابن حکیم جناب علامہ حکیم غلام سرور شباب مدظلہ العالی ماہرِ علوم روحانی کی کتاب مستطاب "عکسِ لوح محفوظ" کے مسودہ کو لفظ بلفظ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ قبل ازیں روحانی علوم وفنون پر بے شمار کتب پڑھیں ان سے استفادہ بھی کیا گیا۔

موصوف کی زیرِ طبع کتاب "عکسِ لوح محفوظ" علوم قرآنی اور معارفِ روحانی کا خزانہ ہے۔ آپ نے فی الواقع اپنے علم سے قارئین کو مستفید ہونے کا موقع دیا ہے۔ آپ نے قرآن حکیم سے مکمل طور پر آگاہی

حاصل کرنے کیلئے خاصی تعداد میں کتب تفاسیر و احادیث سے استفادہ کیا ہے۔ جو قارئین کیلئے بے بہا معلومات کا خزانہ ہو گا۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو ایسی بیسیوں تصانیف مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ زیادہ سے زیادہ خلقِ خدا بہرہ ور ہو سکے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

والسلام

حجۃ الاسلام علامہ غلام علی ارشد

سلطان الافاضل ایم اے عربی و اسلامیات فاضل علوم شرقیہ

فاضل کلیۃ القضاء الشرعی پرنسپل جامعہ علویہ ارشاد المدارس لاہور

صدر تنظیم علماء پاکستان سابق خطیب جامع صاحب الزمان کرشن نگر لاہور

علی ہاؤس 56/1-B جعفریہ کالونی بند روڈ لاہور۔

فون 042-7412380 موبائل 03204810875

رموز و اسرارِ حروفِ مُقطعات

پیر طریقت، رہبرِ شریعت، صوفی باصفا، واقفِ اسرارِ خفی و جلی،

پیر محمد شہزاد جیلانی القادری اوکاڑہ کینٹ سے تحریر فرماتے ہیں

میرے لئے یہ بات باعثِ مسرت و افتخار سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے کہ قائدِ روحانی استاذی محترم علامہ حکیم غلام سرور شباب ماہر علومِ روحانیات و مخفیات، چیئرمین تحریکِ تجدیدِ روحانیت پاکستان کی تصنیفِ جلیلہ کے حوالہ سے اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ میرے روحانی قائدِ محترم کی روحانی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محبت رسول ﷺ کی نعمت عظمیٰ سے نوازا اور اولیاء اللہ اور صالحین سے حسنِ عقیدت سے مالامال فرمایا۔ آپ نے اپنے قلم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ بندوں کے ذکرِ خیر اور علومِ روحانیت کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ اللہ رب العزت آپ کے اس پاکیزہ جذبے کو اور زیادہ قوت بخشے آمین۔

"عکسِ لوحِ محفوظ" "حروفِ مقطعات پر تصنیف کی گئی ہے جنہیں حروفِ نورانیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حروف قرآن مجید کی 29 سورتوں کے شروع میں واقع ہوئے ہیں۔ یہ الفاظ کے قائم مقام ہیں۔ اہل عرب کے قدیم شعری اور نثری نمونہ جات سے یہ تاریخی حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں

ہے کہ عہدِ رسالت مآب ﷺ میں بھی یہ ادبی اسلوب موجود تھا اور وہ مختلف حروف کے ذریعے خاص الفاظ اور معانی و مطالب کا بیان کرتے تھے۔

چنانچہ دورِ جہالت کے عربوں کے اس اسلوب سے شناسا اور مانوس ہونے کی بنا پر قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے حروفِ مقطعات کے خوبصورت انداز کو ظاہر فرمایا اور یہ انداز عربوں کے علمی و ادبی لحاظ سے مخالفین کے لئے بھی ہدفِ تنقید نہ بن سکا۔ یہ حروف وحی قرآنی اور شانِ رسولِ عربی ﷺ کا عظیم اعجاز ہیں جس کی مثال کسی اور کلام میں نہیں ملتی۔ اور یہ اعجاز امام الانبیاء ﷺ کے خصائص و امتیازات میں سے ہے کیونکہ آپ ﷺ کی شانِ اقدس و مقدس میں صراحۃً آیا ہے۔ أُعْطِيْتُ بِجَوامِعِ الْكَلِمِ (بخاری شریف) (مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے) یہ آپ ﷺ کی اعجازی اور امتیازی شانوں میں سے ایک شان ہے۔ مزید یہ کہ انہی حروفِ مقطعات میں سے آپ ﷺ کے خطاباتِ گرامی بھی ہیں

یسین و طٰہٰ تیرے ہی نام

خیر البشر پر لاکھوں سلام

سچ تو یہ ہے کہ حروفِ مقطعات کے حقیقی معنی و مراد صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی کو معلوم ہیں کیونکہ یہ ان کے درمیان راز ہیں۔

میان طالب و مطلوب رمزیست

کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

دوستوں کے درمیان محبت اور افشائے راز کے لئے کئی اشارات

،علامات اور حروف والفاظ ہوا کرتے ہیں اس کا مشاہدہ ہمیں اپنی روزمرہ
زندگی میں بھی ہوتا ہے دو دوستوں کے درمیان مخصوص رازدارانہ اشارات
کو از خود کوئی شخص نہیں جان سکتا جب تک اسے بطور خاص بتایا نہ جائے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں۔ لِلّٰہِ فِیْ کِتَابٍ سِرٌّ وَ سِرُّ فِی الْقُرْآنِ اَوَائِلُ السُّوَرِ (اللہ جل جلالہ کی ہر کتاب میں کچھ راز ہوتے ہیں اور قرآن کے راز سورتوں کے ابتدائی حروف ہیں) ابن عباسؓ فرماتے ہیں انہیں عوام نہیں جانتے۔ روح المعانی میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ حروف مقطعات کا صحیح مفہوم سوائے نبی کریم ﷺ کے اور کوئی نہیں جانتا مگر اولیاء اللہ کو ان کا علم بارگاہِ رسالت ﷺ سے نصیب ہو جاتا ہے۔ اور فیضانِ نبوی ﷺ سے یہ حروف ان کے ساتھ اس طرح ہمکلام ہوتے ہیں جیسے اس ذاتِ ستودہ صفات سے ہمکلام ہوتے تھے۔

مجھے مکاشفہ کے ذریعے مقام قطبیت پر فائز ہستی کا علم ہو گیا تھا اور الحمد للہ! میں نے قطب الوقت سے کثیر فیوض وبرکات بھی حاصل کیے جو میری سوچ اور حیثیت سے بھی زیادہ ہیں۔ یہ بات سند رکھتی ہے کہ ہر قطبِ زمان حروف مقطعات کے معانی و مراد اور اس کے رموز واسرار سے واقف ہوتا ہے اور ہر وہ بزرگ جو صاحب حال ہو میری اس بات کی تائید کرے گا۔ آیات بینات قرآن کا ظاہر ہے اور حروف مقطعات قرآن میں ظاہر ہو کر بھی قرآن کا باطن ہے۔ اور یہ حروف بے حد تاثیرات کے حامل ہیں۔ دنیا و دین کے جمیع مقاصد کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ زمانہ نبوت میں بھی ان سے

حاجت برآری کا کام لیا جاتا رہا ہے۔ سید المرسلین ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا! جب کل تم دشمن سے ملو تو یہ کہو! حٰمٓ تنتصرون مولائے کائنات ابوالحسن سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم یوں دعا فرماتے تھے اللّٰھم یا کٓھٰیٰعٓصٓ و حٰمٓعٓسٓقٓ واغفر لنا وارحمنا اور فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بھی اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اس کے ساتھ دعا کرے گا مستجاب ہو گی ،، عکس لوح محفوظ '' حروف مقطعات کے علوم و معارف پر تحقیق کی اعلیٰ مثال ہے۔ علامہ حکیم غلام سرور شباب مد ظلہ العالی نے اس کتاب کو نہایت محنت ، صحیح تحقیق ، اصل مراجع و ماخذ ، علمی اسلوب اور منفرد و اقبال سے مزین فرمایا ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور صوفیاء کرامؒ کے حوالہ جات کو بڑی عرق ریزی سے ترتیب دیا ہے۔ یہ کتاب ہر اس شخص کے لئے جو علوم روحانیہ سے شغف رکھتا ہے۔ اس کے لئے بہترین حوالہ بن گئی ہے۔ یہ علوم روحانیت کے فروغ کی ایک انتہائی اعلیٰ کوشش ہے۔ اللہ رب العزت ان کو بہتر اجر اور ان کی اس کوشش میں برکت عطا فرمائے ۔ اور ان کے علم و عمل میں نفع فرمائے۔ اور ان کی "تصنیف جلیلہ" کو شہرت دوام بخشے اور مخلوق خدا کو روحانی استفادہ ہو آمین

سَلٰمٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

پیر محمد شہزاد جیلانی القادری

آستانہ عالیہ قادریہ جیلانیہ محلہ اسلام پورہ گیمبر اوکاڑہ کینٹ

نویدِ شفا و بحرِ علوم

حضرت مولانا علامہ حافظ الشیخ محمد اسماعیل بابوریا صاحب

سورت ضلع گجرات بھارت سے تحریر فرماتے ہیں

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

والذین جاھد وافینا لنھدینھم سبلنا (القرآن) (جو لوگ ہماری راہ میں جہد کرتے ہیں۔ ہم ان کی راہنمائی کرتے ہیں بہت سے راستے ان پر کھل جاتے ہیں)

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اما بعد! علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ شاعر مشرق کا یہ شعر بے ساختہ یاد آ گیا

نہیں تیرا نشیمن قیصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

قابل عزت مآب ولائقِ الاحترام مخدوم المکرم مولائی و ملجائی سیدی استاذی علامہ حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی زاد مجدہٗ العالی نہ صرف میرے بھائی، مربی و محسن بلکہ شفقت اور ایثار و محبت و خلوص کا ایک بے کنار سمندر اور میرے عظیم استادِ روحانی اور قیمتی سرمایا ہیں۔ میں ان کی جتنی عزت و قدر منزلت کروں کسی بھی طرح حق ادا نہیں کر سکتا۔

قائد ملت قائد روحانی ماہر علوم مخفی کی ذاتِ گرامی کسی تعریف کی محتاج نہیں ہے اور یکے بعد دیگران کی کتب کا منظر عام پر آنا اور انسان کی فلاح وبہبود اور ان کی راہِ مستقیم کی شمع روشن کی طرف راہنمائی اور منزل مقصود کی طرف پہنچانے کا سہرا حق سبحانہ وتعالیٰ عزوجل نے حضرت والا استاذی کے سر پر باندھا۔ عکس لوح محفوظ ایک اور انفرادی حیثیت کی مخفی علوم اور سربستہ قدرت کے راز کو کھول کر لوگوں کی خدمت اور فیض پہنچانا کوئی عام اور آسان کام نہیں ہے۔ آج فی حال زمانہ علوم روحانی کا فقدان دن بدن کم اور خصوصاً مسلم معاشرہ اس سے نابلد ہوتا جارہا ہے اور نام نہاد عاملین لوگوں کو بیوقوف بنا کر اپنا الو سیدھا کررہے ہیں۔

اس نازک اور دور میں حضرت استاذی محترم نے ایک عزم اور استقلال کے ساتھ علوم مخفی سے لوگوں کو استفادہ اور فیض پہنچانے کا کام شروع کیا یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ سرسری نظر ڈال کر نظر انداز کر دیا جائے۔ ان کی قدرو منزلت احترام و عزت اور وقار ایثار و خلوص و محبت وافوت کی جتنی قدر کی جائے کم ہے۔ کیونکہ فی زمانہ اور عاملین اپنے صدری علوم کو مخفی رکھکر پریشان حال امت مسلمہ کی مدد سے کتراتے ہیں اور مسلمانوں کی آج کی زبوں حالی کا حال ہے۔ ان نازک حالات میں جبکہ اغیار اقوام امریکہ، افریقہ، انگلینڈ اور دوسرے ممالک برصغیر کے مختلف علاقوں میں باقاعدگی سے سفلی عاملین اور سفلی علوم کا دور بڑھتا جارہا ہے ان حالات میں جبکہ مسلمانانِ قرۃ الارض میں پریشان اور بے چین ہاتھ پر

ہاتھ پھیلا کر کنارے کی تلاش میں سر گرداں ہیں۔ آپکا علم نہ صرف نوید شفا کا کام کر رہا ہے بلکہ زندگی کے ہر موڑ پر راہنمائی اور اخوت وہمدردی کا درس دے رہا ہے۔

اس احقر کی دلی دعا ہے کہ حضرت اُستاذی محترم کی کاوشوں کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیوں حق سبحانہ وتعالیٰ نوازے اور حیات خضر عطا فرما کر ہم جیسوں اور عوام الناس پر ان کا سایۂ شفقت تادیر قائم ودوائم رکھے اور زندگی کے ہر موڑ پر ان کو ہر طرح کی ظاہری باطنی روحانی اور جسمانی عافیت صحت وتندرستی سے نوازے آمین ثم آمین بجاہ نبی کریم ﷺ۔
احقر اس بحر بے کنار میں ایک قطرہ کی حثیت رکھتا ہے لیکن ان کی راہنمائی اور زیر اثر تربیت رہتے ہوئے بہت سے حقائق کا انشرح ہوتا جارہا ہے۔

حروف مقطعات اور حروف نورانی قدرت کے سربستہ رازوں میں سے ہیں وہ اپنے محبوب بندوں پر ان سربستہ رازوں میں سے کچھ افشاں کرتا ہے جس کو وہ چاہے ۔ حروف مقطعات اور حروف نورانی قدرت کے پر اسرار راز ہیں ۔ وہ کیا ہیں اللہ پاک اور اسکے پیارے حبیب ہمارے رسول پاک ﷺ اور راسخین فی العلم ہی بہتر جانتے ہیں۔

آخر میں عرض کروں گا کہ یہ کتاب یقیناً ایک نہایت اہم اور انفرادی اہمیت کا حامل ہو کتاب ہو گی۔ اللہ رب العزت اسکی سعادتوں،

[illegible] کو ہمیشہ [illegible] کرے آمین ثم آمین اور اس کتاب اور [illegible] کو [illegible] قبولیت بخشے آمین ثم آمین۔

فقط

بے پناہ آداب تعظیم ودعا وسلام

خویدم الفقیر عفی اللہ محمد اسماعیل عفی عنہ محتاج دعا

[illegible]

جناب سید جعفر الاجتہادی صاحب

B.A.LLB(PK)M.BA(USA)

تحریر فرماتے ہیں

روحانی سکالر جناب علامہ حکیم غلام سرور شباب صاحب کا نامِ نامی اسم گرامی عملیات و روحانیات کے حوالے سے پوری دنیا میں مشہور ہو چکا ہے۔اور ایک زمانہ آپ جناب کی روحانی خدمات کا معترف ہے۔ آپ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ایک ہی کتاب لکھنا بڑا مشکل ہوتا ہے مگر موصوف کا قلم روحانی علوم وفنون کے نئے نئے باب رقم کرتا چلا جاتا ہے۔ آپ نے مختصر عرصہ میں اپنے علوم کا لوہا منوالیا ہے۔اس سے قبل آپ کی آٹھ کتب (رد سحر حصہ اول،رد سحر حصہ دوم،رد سحر حصہ سوم،فیضان القرآن،مصباح الارواح،چھومنتر،آسیبی قوتوں سے نجات،اور روحانی خطوط)شہرت دوام حاصل کر چکی ہیں۔

عملیات وروحانیات اور ماورائی علوم وفنون ایک مشکل ترین شعبہ ہے اس میں بے حد لگن، محنت، تحقیق اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کا ہاتھ ہوا کرتا ہے حکیم موصوف کی تمام تر کتب ان کے ان جذبوں کی عکاسی کرتی ہیں۔موصوف نے اپنی تصنیفات کے ذریعے روحانی و مخفی علوم

وفنون کو ایک نیا رنگ اور حُسن بخشا ہے اور یہ صرف ان ہی کا اسلوب ہے۔ جعلی دھوکہ بازپیروں،جاہل مولوی ملاؤں، شعبدہ بازوں اور نام نہاد بابوں نے روحانی علوم وفنون اور عملیات وتعویذات کا جھوٹا لبادہ اوڑھ کر معصوم لوگوں کو خوب لوٹا ہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے۔ حکیم غلام سرور شباب صاحب کی تمام تر کتب جہالت کے خلاف ایک عظیم جہاد ہیں۔ آپ کی تحریروں میں روحانیت کی روشنی ایک نئے انداز سے چار سو عالم میں پھیلتی جارہی ہے۔میں خود موصوف کی ہر کتاب سے استفادہ کرتا ہوں۔ان کی تصنیفات کے عمیق مطالعہ کے ذریعے کوئی بھی فرد کوشش کرے اور پھر راہنمائی بھی حاصل کرتا رہے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ عامل کامل بن سکتا ہے بشرطیکہ اس میں حکیم موصوف کی طرح محنت، لگن اور علم حاصل کرنے کا جنونی جذبہ ہو۔اگر کوئی کامل نہ بن سکا تو وہ آپ کی تصنیفات کے مطالعہ کے بعد اس قدر ضرور شعور حاصل کرلے گا کہ جعلی دھوکہ بازپیروں،جاہل مولوی ملاؤں،شعبدہ بازوں اور نام نہاد بابوں سے نجات پاسکے۔

زیر نظر کتاب مستطاب ''عکسِ لوحِ محفوظ''حروفِ مقطعات کے رموز اسرار پر ایک لاثانی تصنیف ہے۔میری نظر سے حروفِ مقطعات (حروفِ نورانیہ) پر اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں گزری حالانکہ میرے پاس عملیات وروحانیات پر بے شمار کتب ہیں۔ فاضل مصنف کی ذاتی لائبریری میں تفاسیر قرآن پاک کی متعدد جلدیں دیکھ کر ان کی قرآن

پاک سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے "عکسِ لوحِ محفوظ" میں آپ نے عالمانہ تفسیر، صوفیانہ تفسیر، تفسیر آئمہ معصومین، قلندرانہ رتفسیر کے عنوانات کی درجہ بندی کی ہے۔ جو طالبانِ روحانیت، درویشوں، صوفیوں اور سالکوں کے لئے ایک انمول خزینہ ہے۔ اور انسانیت کی فلاح کا پیامبر ہے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ میرا نام بھی کسی نہ کسی حوالہ سے اس عظیم کتاب میں آ گیا ہے۔

ڈھیر ساری دُعاؤں کے ساتھ

محتاجِ دُعا

ناچیز

سید جعفر الاجتہادی

SYED JAFFER-UL-IJTEHADI

P.O.BOX.505

ISELIN NJ 08830(U.S.A)

PH#(732)388-7582

آغازِ سفر

حضرت سلیمان نے کہا کہ اے دربار والو! تم میں سے کوئی ایسا ہے۔ قبل اس کے وہ لوگ فرمانبردار ہو کر ہمارے پاس آئیں۔ ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے۔ جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس کو آپ کے پاس لاحاضر کرتا ہوں اور مجھے اس پر قدرت (بھی) حاصل ہے (اور) امانت دار (بھی) ہوں۔ ایک شخص جس کو کتاب علم تھا کہنے لگا کہ میں آپکی آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کیئے دیتا ہوں۔ (سورہ النمل آیت ۳۸ تا ۴۰)

مورخ کہتے ہیں کہ آصف بن برخیا وزیر حضرت سلیمانؑ کے پاس کتاب یعنی حروف کا علم تھا اور یہ تخت انہوں اپنے علم سے طرفۃ العین میں منگوادیا تھا۔ چچ نامہ میں ابن خلدون کی تحقیق ہے کہ محمد بن قاسم کے ہندوستان آنے سے کچھ عرصہ پہلے ایک عورت کا تذکرہ ہے جو ایک دن میں بُعد الطرفین ہو کے آتی تھی (طئی الارض) جس نے یہی بتایا کہ میں کاف سے لے کر قاف تک سفر کرتی ہوں۔ کاف سے قاف تک کا سفر کیا ہے؟

"بہجۃ الاسرار" جو محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید نا شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات زندگی پر ہے۔ اور امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی متوفی ۷۰۳ ھ ر ۱۳۰۳ء کی تصنیف ہے۔ اس کے صفحہ 383 پر شیخ تاج العارفین ابو الوفاؒ کے حالات وواقعات میں تحریر ہے شیخ تاج العارفین اپنے وقت میں عراق

کے مشہور مشائخ میں سے ہیں۔ اور اپنے زمانہ میں بڑے صاحب کرامات
خارق اور احوال جلیلہ وانفاس صادق تھے، قرب و تمکن میں ان کو قدم راسخ
تھا۔ حکمتوں و تواضع میں ان کا ید بیضا تھا۔ تصرف جاری میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔
ان کے زمانہ میں ان کی طرف اس شان کی ریاست منتہی تھی۔ مشائخ عراق
کی بڑی جماعت نے ان سے تخریج کی ہے۔ جیسے شیخ علی بن الہیتی، شیخ بقا بن شیخ
عبدالرحمن طفسونجی، شیخ مطر بادرائی، شیخ ماجد کردی، شیخ احمد بقلی یمانی وغیرہ
ہم۔ بہت سے لوگ جن کے قدم اس امر میں راسخ ہیں۔ ان کے ارادہ کے
قائل ہوئے۔ ان کے شاگرد اتنے ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ان کے
چالیس خادم ایسے تھے جو کہ صاحب حال تھے۔ عراق کے مشائخ کہتے تھے
کہ ہم اس شخص پر تعجب کرتے ہیں شیخ ابوالوفاؒ کا ذکر کرے پھر وہ اپنے
چہرے پر ہاتھ نہ پھیرے اور نہ خدا کا نام لے اور نہ نبی ﷺ پر درود پڑھے تو
کیسے اس کا چہرہ ان کی ہیبت کی وجہ سے نہ گرے۔ آپ شیخ کی پہچان تحریر
فرماتے ہیں کہ شیخ کبھی شیخ نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ کاف سے قاف تک
پہچان لے۔

آپ سے پوچھا گیا کاف اور قاف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس
کو اللہ تعالیٰ تمام موجودات پر ابتدائے خلقت سے جو کلمہ کن سے ہوئی ہے
۔ اس مقام تک (کہ یہ کہا جائے گا) وقفوھم انھم مسئولون یعنی ان
کو ٹھہراؤ بے شک ان سے پوچھا جائے گا مطلع کر دے۔ شیخ ابوالوفاؒ ان
میں ایک ہے کہ جن کی قطبیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ (بہجۃ الاسرار۔ ص

383-384) کاف اور قاف تک کا سفر کتنا طویل ہے، شاید آپ اس کا
اندازہ کر سکیں۔

جنوری 2000ء کے اوائل میں میں نے حروف مقطعات پر ایک
جامع کتاب مرتب کرنے کا ارادہ کیا اور فوراً اس پر کام کرنا بھی شروع کر
دیا۔ کتاب کا نام "عکس لوح محفوظ" رکھا۔ مئی 2004ء تک میں نے اس
پر دن رات کام کیا اور بڑی مشکل سے تقریباً پچاس صفحات لکھنے میں کامیاب
ہوا۔ میں ایک قدم آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا تو مجھے پانچ قدم پیچھے جانا
پڑتا تھا۔ عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔ کیا کروں؟ کسی ایک حرف پر کئی کئی
راتوں تک غور کرتا رہتا تھا۔ کہاں سے لکھنا شروع کروں۔ اس کی ابتداء
کیسے کی جائے۔ کئی صفحات تحریر کر کے ان کو ضائع کرنا پڑتا۔ پھر نئے
سرے سے لکھنا شروع کر دیتا تھا۔ یہاں تک کہ جون 2004ء کے وسط میں
حضور پر نور ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری نصیب ہوئی۔ اور بیت اللہ میں
طواف کرتے ہوئے آنکھوں سے موسلا دھار بارش کی طرح
آنسو برسے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسے گناہ گار پر اپنا خاص فضل فرمایا۔ مسجد
نبوی ﷺ میں ریاض الجنۃ کے مقام پر نوافل پڑھ کر دعا مانگی اور متعدد بار
روضہ اقدس پر انتہائی عجز و انکساری سے دعا مانگتا رہا۔ آخر کار حضور پر نور
ﷺ نے مجھ حقیر پر اپنی خاص رحمت فرمائی اور روضہ انوار سے کھلی آنکھوں
سے نور کی تجلی جلوہ افروز ہوئی جس کی تاب نہ لاتے ہوئے قلب و دماغ روح
و جسم میں لرزا سا پیدا ہو گیا اور میرے دل سے صدا بلند ہوئی کہ اجازت مل

گئی ہے۔ میں جولائی 2004ء میں واپس آیا اور "عکس لوح محفوظ" پر شروع سے لکھنا شروع کر دیا۔ حضور ﷺ کے نظر کرم سے حروف مقطعات پر کتاب مرتب ہو گئی اور میں سمجھتا ہوں کاف سے قاف تک کا سفر ابھی تک نامکمل ہے بلکہ اگر میں کہوں کہ یہ سفر کی ابھی ابتدائی ہوئی ہے، کہ منزل ابھی بہت دور ہے کاف سے قاف تک کا راز حروف مقطعات میں سے کہیعص اور حمعسق ہے اور یہی حروف کا علم عظیم ہے۔ ایسی آیات قرآنیہ جن کے شروع میں۔

ک-----------ق

ح----اور-------م

ی---- آخر -----ع

ع------میں------ص

ص-----------ق

ہے۔ ابن حنیفہ سے کسی شخص نے کہیعص کے معنی دریافت کئے تو فرمایا کہ اگر میں تم کو بتا دوں تو تُو پانی پر چلے اور تیرے پاؤں تر نہ ہوں۔ عاملین و کاملین اور مورخین کہتے ہیں کہ حروف کتاب حضرت سلیمانؑ میں بھی تھے۔ جس سے حضرت سلیمانؑ نے جنات اور انسانوں پر حکمرانی فرمائی۔ اور ملکہ سبا بلقیس سے شادی کی اور آصف بن برخیا نے پلک جھپکنے میں منوں وزنی تختِ بلقیس دربار حضرت سلیمانؑ میں حاضر کیا اور حضرت نوحؑ نے کشتی پر چڑھتے وقت بھی حروف پڑھے تھے۔ اگر کوئی ان کے رموز و اسرار سے

آگاہ ہو جائے تو اس کیلئے حجاب الابصار، طئی الارض بازیچہ اطفال بن جائے اور وہ ہواؤں میں اڑے، پانی پر چلے اور اس سے کشف و کرامات کا ظہور ہونے لگے۔

"عکس لوح محفوظ" میں حروف نورانی یعنی حروف مقطعات کے جو رموز و اسرار ہیں۔ دراصل اسرار لوح محفوظ ہیں، "عکسِ لوحِ محفوظ" کو مرتب کرتے ہوئے میرے مطالعہ میں متعدد تفاسیر اور قدیم و جدید عاملین و کاملین، تصوف کے نامور بزرگوں کی متعدد کتب رہیں۔ حروفِ مقطعات پر قدیم جدید علما کی تصنیفات بھی نظر سے گزری ہیں۔ تمام ابواب اور عنوانات میں متعدد جگہ استفادہ کردہ کتب کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ انسان غلطی کا پتلا ہے اور غلطی ہو جانا اولادِ آدم کے خمیر میں شامل ہے۔ میری تمام علمائے کرام اور عاملین و کاملین، بزرگوں، روحانی سکالروں، اہل علم و دانش، علمائے اسلام اور "عکسِ لوحِ محفوظ" کا مطالعہ کرنے والے تمام قارئین سے اپیل ہے جہاں کہیں غلطی پائیں فوراً آگاہ فرمائیں تاکہ اُس کو درست کر لیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کے دربار میں بھی دست بستہ عرض گزار ہوں کہ قیامت کے روز میری بخشش ہو جائے۔ آمین اللہ تعالیٰ آپ کو بھی حروف مقطعات کے فیوض و برکات سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

خاکِ پائے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

حکیم غلام سرور شباب عفی عنہ

باب اول

اس باب میں حروفِ ابجد کے معانی و مطالب، ابجد کے کلمات کس نے ترتیب دیئے اور مختلف اباجد کیوں معرضِ وجود میں آئیں، حروف کی متعدد اقسام پر مختصر بحث کی گئی ہے۔ قدیم آسمانی کتب کے اندر مختلف اشکال میں حروف مقطعات کی موجودگی، حروف مقطعات اور علم النقوش پر بحث، حروف کی عنصری ترتیب وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔

رموز الحروف

حروف دراصل مختلف نوعیت کی آوازوں کی اشکال ہیں اور ان کا تاریخی پس منظر اتنا قدیم ہے کہ ہمارے اذہان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ جب لحم و جسد کا نام و نشان تک نہیں تھا اور حضرت آدمؑ کا بُت خاکی بھی تیار نہیں ہوا تھا تو ہمارے اصل نے سب سے پہلے جن حروف کی تکمانہ ادائیگی یعنی آوازِ خداوندی سنی تھی کہ "اَلَستُ بِرَبِّکُم"، تو ہماری آوازیں اٹھیں کہ " قَالُو ابلیٰ"، باقی اور فانی کا ربط تو بڑی ہی لمبی مدت کے بعد شروع ہوا۔

ہم جانتے ہیں کہ قرآن مجید قیامت تک کے لئے ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ اپنے اندر بے پناہ معنی رکھتا ہے اور ان کی حیثیت ازل سے ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ جس ہستی پر نازل ہوا، وہ پاک ہستی وہ ہے کہ جس کی وجہ سے تخلیق کائنات کی گئی۔ حدیث قدسی ہے کہ

لَولَاكَ لَمَاخَلَقتُ الْأَفلَاكَ

"اے حبیب اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا"، یعنی آپ کا وجود علت ہے وجودِ مخلوقات کی اور علت ہمیشہ معلول سے پہلے ہوتی ہے پھر احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے۔

اولُ ما خلقَ اللّٰہ نوری

"سب سے پہلے میرا نور خلق ہوا"

قرآن پاک بھی اس کا واضح ثبوت پیش کرتا ہے۔

''اے رسول ﷺ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۶۲۔۱۶۳)

اس سے معلوم ہوا کہ جب صاحب کتاب کا وجود کائنات کی تخلیق سے پہلے تھا۔ تو پھر اس کتاب کا وجود کیونکہ نہ ہوگا۔ یہ بات واضح ہے کہ قرآن مجید لوح محفوظ پر نازل کیا گیا اور وقت کے تقاضے کے مطابق آنحضرت ﷺ پر اس کا نزول ہوتا رہا۔

تفسیر نعیمی میں ہے کہ ''یہ حروف ہی کے نام ہیں یعنی اس سے مراد الف، لام، میم ہی ہیں۔ تو منشاء یہ ہے کہ قرآن مجید بھی انہی حروف سے بنا ہے جن سے اے انسان تیرے کلام بنتے ہیں لیکن پھر اس قدر اعلیٰ کلام ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام الٰہی ہے،،

حضرت آدمؑ کو جو اسماء کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور اس پر صحیفہ نازل فرمایا تو انہوں نے اسے پڑھانے کے لئے منجملہ حروف کی ترتیب کی اور سات لفظ تصنیف کئے جو یہ ہیں ابتث، جحخد، ذرزس، شصضط، ظعغف، قکلم، نوھی۔ اور اسی کا نام ابجد آدم ہے جو عصر حاضر میں ابجد شمسی کے نام سے پہچانی جاتی ہے اور اسی کو ہم مبادیاتی حروف تہجی مان کر کتب زمانہ، کتب الٰہی پڑھنے کیلئے پہلے پہل سیکھتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ جو

صحیفہ آدمؑ پر نازل ہوا یا بعد میں نازل ہوتے رہے تو ان میں حروف کی کوئی خاص ترتیب نہیں تھی۔ یوں سمجھیں کہ ہم ابتدائی ا ب ت ث ج ح خ .... الخ سے لکھنا پڑھنا سیکھتے ہیں تو یہ ترتیب بھی حضرت آدمؑ ہی کی ہے جو کہ ابتدائے نسل سے لے ابھی تک جاری ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں بھی یہی اٹھائیس حروف ہیں جنہیں حروف عربیہ بھی کہا جاتا ہے۔ حضور رسول اکرم ﷺ سے کسی نے حروف معجمہ کی بابت سوال کیا کہ وہ کیا ہیں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہیں۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ه لا ء ی۔ اور یہ تیس الفاظ بہ لحاظ تلخیص اٹھائیس ہیں۔ اب بات آتی ہے مروجہ ابجد قمری کی ترتیب تو پھر یہ کہاں سے آئی۔ جس کسی سے پوچھو لاعلمی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ چونکہ زبان عربی و فارسی بلکہ کل زبانیں بھی انہی ابجد کے کلموں سے مرتب ہیں اور حساب اعداد اور تاریخ وغیرہ کا مرجع یہی ہیں۔ اس کا مجمل بیان لکھا جاتا ہے۔ آیئے ہم اس راز سے بلا دریغ پردہ اٹھاتے ہیں۔

حقیقت الاباجد

ہرمس الہراسۃ حضرت اخنوع یعنی حضرت ادریسؑ نے ان کلمات (ترتیب آدم) کو مدنظر رکھ کر آٹھ الفاظ بامعنی بنائے ہیں وہ یہ ہیں۔

ابجد عربی اردو معنی کے ساتھ

مفہوم اردو زبان میں	تفسیر عربی زبان میں	کلمات ابجد	نمبر شمار
کہ اباپ آدم تھا اس سے گناہ صادر ہوا۔	ای ابی وحد فی المعصیة	ابجد	1
اتباع کیا خواہش نفس کا	ای تبع هواه	ہوز	2
کم ہوا اس کا گناہ بسبب توبہ واستغفار کے	ای حطذنبه بالتوبته والاستغفار	حطی	3
کلام کیا ساتھ کلمے کے پس قبول ہوئی دعا اس کی	ای کلمة تلکم بکلمته فتاب علیه بقبول والرحمته	کلمن	4
تنگ ہوئی تھی دنیا اوپر اس کے	ای ضاق علیه الدنیا فاقبض	سعفص	5
اقرار کیا اپنے گناہ کا پھر بزرگی پائی۔	ای اقر بذنبه فشرف بالکرامة	قرشت	6
اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کی	ای اخذ من اللّٰه القوة	ثخذ	7
بند ہوا اس سے مکر شیطان کا، کلام حق اور توحید سے	ای سرعنه نزع الشیطان وبالعزیمة	ضظغ	8

ابجد فارسی معنی کے ساتھ

فارسی معنی	کلمات ابجد	شمار	فارسی معنی	کلمات ابجد	نمبر شمار
زود بہ آموخت	سعفص	5	ابتدا کرد	ابجد	1
در دل گرفت	قرشت	6	در پیوست	ہوز	2
نگاہ داشت	ثخذ	7	واقف شد	حطی	3
تمام کرد	ضظغ	8	سخن گو شد	کلمن	4

محض آپ کی واقفیت کی حد تک دوسرے طریقے یعنی فارسی معنی تحریر کر دیئے ہیں لیکن اپنی طبیعت اس کو گوارہ نہیں کرتی۔ عربی زبان میں پائے جانے والے ۲۸ حروف بنیادی حروف ہیں۔ اگر ہم ان تمام حروف کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر ایک ہی سطر میں لکھیں تو حروف کی یہ ترتیب ایک شکل پیدا کر دے گی۔ اس طرح اگر دوبارہ انہیں حروف کی ترتیب بدل کر ان کو ساتھ لکھیں تو ایک دوسری شکل پیدا ہو جائے گی۔ اس طرح لاتعداد و بے شمار اشکال بن سکتی ہیں۔ علمائے روحانیت نے حروف کی مختلف تراکیب سے حروف تعداد کے مطابق اٹھائیس ابجدیں (اشکال) ترتیب دی ہیں۔ ان تمام اشکال میں سے حروف کی ترتیب کی وہ صورت جو سب سے مقدم ہے وہی ہے جس کو شکل ابجد کے نام سے تحریر کیا گیا ہے اور وہ ترتیب مندرجہ ذیل ہے۔ ا ب ج د۔ ہ و ز۔ ح ط ی۔ ک ل م ن۔ س ع ف ص۔ ق ر

ث ت ۔ ث خ ذ ۔ ض ظ غ ۔ حروف کی مندرجہ بالا ترتیب اگرچہ مسلسل ہے مگر یہ آٹھ حصوں میں منقسم ہے۔

1	2	3	4	5	6	7	8
ابجد	ہوز	حطی	کلمن	سعفص	قرشت	ثخذ	ضظغ

اور یہی ترتیب حضرت ادریس کی مرتب کردہ ہے جسے ہم ابجد قمری کہتے ہیں۔

ابجد قمری معہ اعداد

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

حروف کی اس ترتیب کو علمائے مخفیات نے حرفی ترتیب کی بجائے قرار دیا ہے کہ یہ آٹھ فرشتوں کے اسماء مبارکہ ہیں۔ جبکہ علمائے حروف کے نزدیک یہ حروف کی ابجدی ترتیب ہی ہے۔ ان کے نزدیک ان کے قول کی سند کے لئے یہ حدیث مبارکہ یہاں بیان کی جاتی ہے۔

اَلْابجدُ مرکُوزفی لوحِ محفوظِ

کہ یہ ابجد لوحِ محفوظ میں مرکوز ہے۔ اس طرح حدیث نبوی ﷺ میں بیان کیا گیا ہے کہ "تَعلّمُوا اَبا جَاذا وَ تفسیرَ ھا" یعنی ابجد اور اس کی تفسیر کا علم سکھاؤ۔ کیونکہ "اَلَا عدادُ اَرواحٌ وَالحُروفُ اَشباحٌ" کہ اعداد روح کی حیثیت رکھتے ہیں اور حروف بمنزلہ قالب ہیں۔ اس لئے

زیادہ توضیح و تشریح کی طرف جائیں گے تو معلوم ہو گا کہ ابجد قدیم ترین ہے اور اس کا تعلق ظاہر کے علاوہ باطن و عالم سے بھی ہے۔ شیخ ابونصر فراہی نے اپنی کتاب "نصاب الصبیان" میں حروف کی ترتیب اور ان کی عددی قوتوں کو آسانی کے ساتھ ذہن نشین کرانے کے لئے اپنے ایک شعر میں اس طرح بیان کیا ہے۔

یکان یکان شمر ابجد حروف تا حطی
پس آنکه از کلمن عشر عشر تا سعفص
پس آنکه از قرشت تا ذضظغ شمر صد صد
دل از حساب جمل شد تمام مستخلص

یعنی الف ابجد سے لے کر حطی کی "ی" تک ایک عدد زیادہ کرتے جاؤ اور پھر "ک" کلمن سے سعفص تک دس، دس زیادہ کرو اور اسی طرح قرشت کے "ق" سے لے کر ذضظغ کی "غ" تک سو، سو زیادہ کرتے جاؤ ایسا کرکے عددی ترتیب کا حساب جمل مکمل ہو جائے گا۔

حروفِ ابجد اور اسمائے طلسمات

جس طرح حروف کی اٹھائیس اشکال ہیں اور ان میں سے ہر شکل کے
حروف کے اعداد نکالنے کے لئے قواعد مقرر کئے گئے ہیں۔ ان قواعد کی
پاسداری کے بغیر حروف و اعداد و تداخل کا علم حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس
طرح حروف کی اشکال و ابجد سے ہی علمائے مخفیات و روحانیات نے طلسماتی
علم و فن کے قواعد و ضوابط کی بنیاد پر مختلف قسم کی طلسماتی عبارات و اشکال کو
ترتیب دیا ہے۔ انہیں اشکال کو عرفِ عام میں (ورد یا وظیفہ) کے اسماء و کلمات
کے نام سے بھی پکارا گیا ہے۔ علم طلسمات کا موضوع تراکیب کی اٹھائیس
اشکال ہی ہیں جو حروف و اعداد کے تصرفات اور تغیرات سے فوائد عظیم اور
نتائج غریبہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ عبارات کے ساتھ وفق و نقوش کی تراکیب
بھی قدیمہ و غریبہ ہے۔ اساتذہ فن نے اعداد کو حروف کی روح قرار دیا ہے۔
جو کلمات میں زندگی کا نشان ہیں۔ حروف کی طرح اعداد کا موضوع بھی مخفی
حالات اور آثار عجیبہ کا اخذ کرنا ہے۔ تاہم حروف و اعداد سے طلسماتی
عبارات اور ان کے متعلقہ اوفاق کا تیار کرنا اس وقت تک ممکن نہیں ہے
جب تک توفیق ایزدی شاملِ حال نہ ہو۔ ذیل میں اربابِ علم و فن اور صاحبان
ذوق و شوق کے لئے حروف کی اشکال یعنی ابجد کی بنیاد پر ترتیب دی جانے والی
ایک طلسماتی عبارت پیش کی جا رہی ہے جسے دانشمند علم و فن نے الہامی تائید
سے تراکیب دے کر تحریر کیا ہے۔ یہ عبارت جلیلہ و کریمہ اٹھائیس حروف

پر مشتمل ہے۔ اس میں مشکلات و حاجات سے نجات کیلئے بارگاہِ رب العزت
میں فریاد و دعا کی گئی ہے۔ اگر اس سریانی لغت کی حامل عبارت کو عربی میں
تبدیل کر دیا جائے تو پھر یہ ایک مربوط و مسلسل عبارت بن جائے گی
۔ عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

یا ابا اجا دایا. هیازا هواهیا. حطا یو طیا یھا. لما کم لنا میا.
سعافو اعصا صیا. ترقیار قاقیاشا. خذثیا خیاثیا. ظوغیا ضوضیا.

متذکرالصدر طلسم خیر و عافیت کا ترجمہ ذیل کی عبارت عربی کا اصل ہے۔

اللھم انی اسلک الامن والایمان بک والتصدیق نبیک والعافیہ من
جمیع البلاء والشکر علی العافیہ والغناء عین شرار الناس

سریانی عبارت طلسم اور اس کا عربی ترجمہ دونوں ہی نہایت اختصار
کے ساتھ تحریر کی گئی ہیں۔ سریانی میں ایک اسم یا کلمہ کم از کم تین یا سات
حروف کی ترتیب کے ساتھ مل کر مکمل ہوتا ہے جبکہ عربی میں ہر کلمہ و اسم
اپنے متعلقہ حروف سے ہی ترکیب اور اپنی حیثیت سے مکمل ہوتا ہے۔ اس
کیلئے تین یا سات حروف کے کسی قاعدہ یا قانون کی پابندی کا پابند ہونا
ضروری نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ سریانی عبارت کی سات سطریں عربی کی
ایک ہی سطر کے برابر شمار کی جاتی ہیں۔ سریانی و عبرانی ہر دو لغت میں دعائیہ
کلمات ہوں یا ندائیہ دونوں کیلئے اسماء کے مقابلہ میں مختصر حروف کی ترتیب
پائی جاتی ہے جبکہ عربی میں یہ اسلوب کلام نہیں ہے اور نہ ہی وہ دعائیہ و ندائیہ
کلمات و اسماء میں حروف کا اختصار کی محتاج ہے۔

طلسم متذکر الصدر کی عبارت کی توضیح و تشریح

شیخ ابونصر فراہی صاحب "نصاب الصبیان" تحریر فرماتے ہیں کہ طلسم متذکر الصدر ابجدی ترتیب کے مطابق موکلات کے اسماء کے ساتھ ورد وظیفہ کیلئے نہایت پر تاثیر ہے موصوف کی ترکیب کردہ عبارت عمل اس طرح ہے۔

1. یا ابا اجاد ایا ابجدانیل
2. عیازا ھوھیا ھوزانیل
3. حطایو طیایھا حطیا ئیل
4. لما کم لنا میا با کلمنانیل
5. سعافو اعصاصیا سعفصانیل
6. ترقیا رقاقیا شاقر شتانیل
7. خذ ثیا خیا ثیا ثخذانیل
8. ظوغیا ضوضیا ضظغانیل

عبارت متذکرہ بالا کو عربی سے الگ کر کے بھی پڑھیں تو واضح ہو جائے گا کہ سریانی لغت کم فہمی کو عبارت کے متعلقہ موکلات کے اضافہ نے قدرے آسان کر دیا ہے۔ اس عبارت سے جہاں ابجد کے حروف کی ترتیب کے مطابق یہ عبارت آیات پر مشتمل نظر آتی ہے وہاں ابجد کے حروف کی اشکال پر آیت کے آخر پر موکل کے نام سے بھی شامل کی گئی ہیں۔

عجیب و غریب عبارت عمل بظاہر کوئی خاص ترتیب کا اصل و اصول دکھائی نہیں دیتی مگر ابجدی حساب و شمار کے مطابق یہ ایک تاریخی عبارت عمل ہے جس کی اس ترتیب کو اہل فن نے خاص کر بیان کیا ہے۔ سریانی میں اس کا لب ولہجہ کم فہم ہی سہی اس کے عربی معنی پر ایک نظر کی جائے تو پھر اس کے ہر حرف میں حقائق و دقائق اور ورطۂ حیرت میں ڈال دینے والے طلسماتی مطالب و مضمرات کھل کر سامنے آئیں گے۔ جن میں اس کی واقفیت واہمیت واضح طور پر معلوم کی جاسکے گی۔

اس عبارت عمل کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے کہ آٹھ سطروں کی اس عبارت کے ہر کلمہ میں ایک دعا اور مناجات ہے۔ جس کا متصلہ متذکر الصدر عربی عبارتِ عمل ہے۔ جہاں تک راقم السطور کا تعلق ہے تو میں عرض کروں گا کہ اس عبارت عمل کے معنوی اسرار اور آثار و خواص کی شرح کم از کم میرے امکان سے باہر ہے۔ البتہ اس کو ظاہر کرنے کی وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ عبارت مقررہ حروف کی تخلیص کے بعد اٹھائیس حروف کا ہی مجموعہ رہ جاتی ہے،

شیخ ابونصر فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس عبارت کو شیخ سعدیؒ کے رسائل سے نقل کیا ہے۔ ان کے نزدیک شیخ نے اس عبارت عمل کے ذیل میں اس کے خواص و اثرات کے متعلق اس قدر تشریح و توضیح اور اس کی تولف و توصیف بیان کی ہے کہ اس کے خلاصہ کے لئے بھی ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ مختصر طور پر اس کی صورت یوں ہے کہ اس عبارت طلسم کو

جس بھی حاجت وطلب کیلئے لکھا جائے یا پڑھا جائے گا تو وہ حاجت وطلب تیز طور پر روا ہو جائے گی۔ شیخ کے اقوال وارشادات کی روشنی میں اس کا عامل وحامل کبھی بھی تنگی رزق کا شکار نہیں ہو گا۔ کوئی بھی مرض ودرد اس کے قریب تک نہیں پھٹکتا۔ کوئی شر ونقصان اس تک پہنچ نہیں پاتا۔ وہ جو طلب کرتا ہے اسے مل جاتا ہے۔ جو چاہتا ہے وہ ممکن ہو جاتا ہے حب وتسخیر کیلئے اس کا ورد وظیفہ نہایت معتبر قرار دیا گیا ہے۔ مداومت کرنے والے عامل کے تابع اس عبارت کے آٹھ موکلات ہمیشہ اس کے فرمان کے منتظر رہتے ہیں اور وہ جو کام لینا چاہے لے سکتا ہے۔

ابجد ملفوظی قمری مع اعداد

الف	با	جیم	دال	ھا	واؤ	زا	حا	طا	یا	کاف	لام	میم	نون
۱۱۱	۳	۵۳	۳۵	۶	۱۳	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۰۱	۷۱	۹۰	۱۰۶
سین	عین	فا	صاد	قاف	را	شین	تا	ثا	خا	ذال	ضاد	ظا	غین
۱۲۰	۱۳۰	۸۱	۹۵	۱۸۱	۲۰۱	۳۶۰	۴۰۱	۵۰۱	۶۰۱	۷۳۱	۸۰۵	۹۰۱	۱۰۶۰

ابجد شمسی یعنی ابجد آدم مع اعداد

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	ہ	و	ی
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد قمری کی ترتیب کے کافی عرصہ بعد حکیم سمسار نے دبائیاں حذف کر کے

ایقغ بکر جلش کی اصطلاح بنائی۔ جو یہ ہے۔ جسے ابجد ایقغ کہا جاتا ہے

ایقغ

ا	ی	ق	غ
۱	۱	۱	۱

بکر جلش

ب	ک	ر	ج	ل	ش
۲	۲	۲	۳	۳	۳

دمت ہنث

د	م	ت	ہ	ن	ث
۴	۴	۴	۵	۵	۵

وسخ زعذ

و	س	خ	ز	ع	ذ
۶	۶	۶	۷	۷	۷

حفض طصظ

ح	ف	ض	ط	ص	ظ
۸	۸	۸	۹	۹	۹

اہل قبلاوہ نے بھی ایک تحریر ایجاد کی تھی جس کے ذریعے وہ اپنے علوم کو رمز وکنایہ کے طور پر لکھتے تھے۔ اس کے بعد حروف کی دنیا میں بہت

بڑا انقلاب آیا۔ ابجد آدم (شمسی) کو آگے پیچھے کر کے ستائیس ابجد بنائیں اور ابجد ہرمس (قمری) کو آگے پیچھے کر کے الگ ستائیس ابجد بنائیں اور کر چون (۵۴) ابجد ہوئیں۔ چونکہ معنوی لحاظ سے حضرت ادریسؑ کی ترتیب حروف زیادہ مستند قرار پائی اس لئے ہم بھی اس کی عددی قوتوں کا بیان حروف مقطعات کا ذکر اور شرح میں کریں گے۔ کیونکہ اس بامعنی ترتیب حروف کا یہ عالم رہا کہ مذکور ہوا جب کلام ربانی ''رفیع الدرجات'' تو معلوم ہوا کہ رفیع (۳۶۰) درجات ہیں۔ ''آواز خداوندی۔۔ الست بربکم اور ہماری آوازیں۔۔ قالو ابلیٰ'' ذرا تفکر کریں اس گفتگو میں بھی الف سے ی۔۔۔۔ تک پوری ابجد مخفی ہے۔

حضرت آدمؑ ہندوستان کی سرزمین پر اتارے گئے۔ جہاں پر انہیں جو صحیفہ نازل ہوا، وہ ہندی زبان (قدیم سنسکرتی) میں تھا اور حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ جنہیں عاملین و کاملین کا بابا آدم بھی کہا جاتا ہے، اپنی تصنیف جلیلہ میں بھی یہی رقم طراز ہیں کہ ''حضرت آدمؑ'' پر ہندی زبان میں صحیفہ نازل ہوا۔ یہ صحیفہ دراصل قدیم سنسکرتی زبان میں تھا جس کے الفاظ کا دائرہ انچاس سے بھی بہت زیادہ یعنی باون کی تعداد پر مشتمل تھا۔ اور اس کی یہی تعداد قدیم و جدید زبان ہر براعظم کی اور وحشی و ننگ دھڑنگ انسانوں سے لے کر تہذیب یافتہ قوموں تک سب کی زبان کے اُچار (تلفظ) کا احاطہ کئے ہوئے تھی اور کئے ہوئے ہے۔ یہ بات بعید از قیاس بھی نہیں اس لئے کہ آج جتنی بھی نسل انسانی ہے، ہر ایک کا تلفظ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہے۔

تو ضرورت تھی ایک ہی ایسی جامع زبان کی جو منقسم ہو جاتی اور لطیف و کثیف حروف کا حامل ہوتی۔ اور یہ بات قدیم سنسکرت میں واضح طور پر تھی۔ دنیا میں کوئی ایسی آواز کا تلفظ باقی نہیں رہتا جو کہ باشکل حروف سنسکرت میں نہ ہو۔ سنسکرت تو انحطاط زمانہ کے باعث مٹ کر رہ گئی لیکن ایسی زبان کی بنیاد رکھ گئی جس میں اسی کے سارے الفاظ سموئے ہوئے ہیں۔ اور وادی مہران کی زبان سندھی سنسکرت کا بدلا ہوا روپ ہے جو کہ مکمل باون الفاظ اور ان کی حروفی اشکال رکھتی ہے۔

حروف کی اقسام

واضح رہے کہ حروف کی اقسام بے شمار ہیں۔ موجودہ کتاب ''عکس لوح محفوظ'' کیوں کہ حروف مقطعات یعنی حروف نورانیہ کے اعمال پر لکھی گئی ہے۔ اس لئے صرف حروف نورانی کے علاوہ دیگر حروف کے اعمال تحریر نہیں کئے جائیں گے۔ تمام حروف پر سیر حاصل بحث ہم نے اپنی کتاب ''فیضان الحروف'' میں کی ہے۔ تمام حروف کی وسیع تر معلومات کیلئے مذکورہ کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ حروف کی اقسام پر مشتمل ایک جدول آپ کی واقفیت کیلئے درج ہے۔

نمبر	اقسام حروف	شمولیت حروف	تعداد	اعداد حروف
۱	حروف شمسی ناری	ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن	۱۴	۴۰۵۰
۲	حروف قمری [illegible]	ا ب ج ح خ ع غ ف ک ق م ہ و ی	۱۴	۱۹۳۵
۳	حروف مقطعات نورانی	ا ھ ح ط ی ک ل م ن س ع ص ق ر	۱۴	۶۹۳
۴	حروف ظلمانی	ب ج د و ز ف ث ت ش خ ذ ض ظ غ	۱۴	۵۳۰۲
۵	حروف صوامت	ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ	۱۳	۵۳۳
۶	حروف ناطق	ب ج ز ی ن ف ق ش ت ث خ ذ ض ظ غ	۱۵	۵۳۵۴
۷	حروف زبر	ب ج د ز ح ط ک س ن ع ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ	۲۰	۵۷۷۳
۸	حروف بینات	ا ل م ف ی د و ن	۸	۲۲۱
۹	حروف مفرد (وتر)	ا ج ھ ز ط ی ل ن ع ق ش ث ذ ظ غ	۱۶	۳۷۷۵
۱۰	حروف مرکب (شفع)	ب د و ح ک م س ف ر ت خ ض	۱۲	۳۲۲۰
۱۱	حروف تسخیر	ا و ح ک م س ف ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ	۱۷	۵۷۱۳
۱۲	حروف تفرقات	ب ج ھ و ز ط ی ل ن ع ص	۱۱	۲۸۲
۱۳	حروف شفا	ا ب ت ث ط ظ ف ک ل ی	۱۰	۱۹۵۲
۱۴	حروف ملت	ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ع غ ق م ن و ہ	۱۸	۴۰۴۳

اس کے علاوہ بھی حروف کی بے شمار اقسام ہیں مثلاً حروف متواخیہ، حروف استغلاء، حروف خوانج، حروف تواخیہ،

حروف جمالی، حروف طلسماتی، حروف جلالی، حروف ملفوظی، مشترک، حروف اعظم، حروف مکتوبی، حروف مانل اوتاد، حروف مسروری، حروف اوتاد، حروف زائل اوتاد، حروف خواتیم، حروف مہموسہ، حروف مجہورہ، حروف شدیدہ، حروف رخوہ، مطبقہ، اسیلیہ، مستفلہ مخرفہ، علت سری، قلقلہ، حلقیہ، بہائیہ، شجریہ، تشویہ، شفویہ، اخفاء اور حروف ناصریہ وغیرہ کے لئے ہماری دیگر تصنیفات کا مطالعہ کریں۔ حروف صوامت کے اعمال و نقوش پر ''عملیات حروف صوامت'' حروف شفا پر ہماری کتاب ''اعمالِ شفا'' کا مطالعہ فرمائیں جس میں تمام حروف شفا سے ہر بیماری کی علاج کیلئے افسون اور طلسم نقوش اور لوح شفا الامراض نیز آیات شفا کے اعمال اور نقوش کے نایاب اور مجرب دیئے گئے ہیں۔ تمام حروف تہجی کے اعمال و نقوش کے لئے ہماری تصنیف ''فیضان الحروف'' کا مطالعہ کریں جس میں الف سے غین تک ہر حرف پر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

حروف دیگر تمام اقسام کو چھوڑ کر حروف نورانی کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ ابجد کے اٹھائیس حروف کے مجموعی اعداد ۵۹۹۵ بنتے ہیں۔ علم الاعداد کی رو سے جب ان کو جمع کریں تو ان کا ابتدائی مجموعہ بھی ۲۸ ہی ہوتا ہے مثلاً ۵+۹+۹+۵=۲۸ اور ان مذکورہ ۲۸ حروف میں سے نصف یعنی ۱۴ حروف کو اللہ تعالیٰ نے حروف مقطعات میں استعمال کیا ہے۔ جو یہ ہیں۔ ال م

... ص، ق، ن۔ اللہ تعالیٰ نے ان حروف مقطعات نورانیہ میں پوری کائنات ... علوم و فنون کو ... سمو دیا گیا ہے ... رموز و اسرار مخفی و پوشیدہ کر رکھے ہیں۔ بندہ ناچیز اللہ تعالیٰ حق سبحانہ کے فضل و کرم کی بدولت اور سید الانبیاء، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ حضرت محمد ﷺ کی خاص الخاص نظر عنایت اور فیضان نظر کی بدولت اس بحر بیکراں میں غوطہ زن ہوا اور آپ کے ہاتھوں میں بیس برس کی ریاضت، عبادت، مکاشفہ، غور و فکر، تلاش و تحقیق اور بزرگوں کی خدمت کا ثمر عکس لوح محفوظ کے نورانی پیکر میں موجود ہے۔

حروف مقطعات نورانی

قرآن کریم کی سورتوں کے شروع میں متعدد جگہ جو حروف آئے ہیں جیسے الم۔ المر۔ حم۔ عسق۔ طس۔ ق۔ ن وغیرہ انہیں حروف مقطعات نورانی کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں جو مضامین آئے ہیں۔ ان میں انسانوں کی انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک کیلئے ایک محکم اور مربوط نظام ہے، ہدایات ہیں، روئے زمین پر آباد سابقہ قوموں کے عروج و زوال کے صحیح واقعات، کچھ قوموں کے تفصیلی حالات ہیں اور کچھ اجمالی، آئندہ پیش آنے والے واقعات کی پیشین گوئیاں ہیں، کچھ متشابہات ہیں اور یہ سب معجزانہ انداز میں ہیں۔ ان کے علاوہ کائنات میں پھیلے ہوئے رازوں کی طرح اس کتاب مبین کی آیات میں اور ان کے حروف و الفاظ میں بھی چھپے ہوئے

راز ہیں۔ خدا معلوم یہ حروف مقطعات اپنے دامن میں معجزانہ طور پر کتنے اسرار رکھتے ہیں!! اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہو گا کہ ''بنظر کشفی قرآن مجید فرقان حمید ایک بحر ناپید اکنار ہے اور حروف مقطعات نورانیہ ایسے ہیں جیسا کہ چشمے، جن سے پورا قرآن ابل رہا ہے۔'' مقطعات دراصل اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے باہمی اسرار ہیں۔

تورات میں حروفِ مُقطعَات

تورات بلا شبہ آسمانی کتاب ہے لیکن یہودیوں نے اپنی بے جا خواہشات کے مطابق اس کی کتنی ہی آیات میں تحریف کر کے اسے غیر یقینی بنا دیا ہے۔ اب اس کی آیات کے بارے میں وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں۔ ایسا ہی ظلم انجیل اور دوسری آسمانی کتابوں کے ساتھ ہوا ہے۔ بہر کیف ہمیں اس وقت اس بحث میں نہیں جانا۔ ہمیں تو یہاں یہ بتانا ہے کہ تورات میں بھی حروفِ مقطعات آئے ہیں، جن کی تعداد سات ہے۔ تورات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں توحید و رسالت، قیامت تک جزا و سزا وغیرہ بنیادی عقائد اور طریق عبادت کے علاوہ کچھ واقعات ہیں، کچھ زندگی کے متعلق ہدایات۔ ان میں کوئی ایک چیز بھی راز کی چیز معلوم نہیں ہوتی۔ ذہن اس طرف جاتا ہے کہ تورات میں اسم اعظم اس کے حروفِ مقطعات میں مضمر تھا۔ حروفِ مقطعات اس کتاب میں بھی سراسر راز بنے ہوئے تھے۔

تورانی حروف مقطعات

حضرت موسیٰ کو مرحمت کی جانے والی کتاب تورات میں بھی حروف مقطعات آئے ہیں جن کی تعداد سات (۷) ہے۔ عبرانی حروف کی صورت عربی حروف کی صورت سے مختلف ہے اور تلفظ میں بھی کچھ فرق ہے، جیسے ذیل کی جدول میں دیکھا جاسکتا ہے۔

عبرانی حروف کی صورت	عبرانی حروف کا نام	عربی حروف
א	اے لیف	ا
ד	دے لیتھ	د
ה	ہے	ح
ט	ٹیتھ	ط
י	یودھ	ی
פ	پے	ف
ש	تسہ	ص

تورانی مقطعات میں (دال اور فا) کو چھوڑ کر باقی حروف استعمال ہوئے ہیں جو قرآنی مقطعات میں آئے ہیں۔ ممکن ہے اصل تورات میں (دال اور فا) کی جگہ دوسرے حروف ہوں اور بعد میں ان کی شکل بدل کر دال اور فا کر دی گئی ہو۔

مُقطعاتِ شاستر

قرآن اور احادیث شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ہدایات ہر خطہ زمین میں جاری کی ہے اور اس ہدایات کو خطہ خطہ تک پہنچانے کیلئے اللہ تبارک تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ فقہ و دین کی کتب میں انبیاء کرام کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں بہت کم انبیاء کرام کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ ہندوستان جو ایک بہت بڑا خطہ ارض ہے اس کو نور و ہدایت سے ذات خداوند نے محروم رکھا ہو۔ یقیناً اس طرف بھی ہدایت کا نور پہنچانے کیلئے انبیاء کرام تشریف لائے، ہر قوم میں نبی اسی قوم سے پیدا ہوتا ہے اور لوگوں کو حق کے راستہ کی نشاندہی کر کے راہ حق و باطل کی تمیز کراتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت غوث علی شاہ قلندر قادریؒ کے علاوہ متعدد بزرگوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ انبیاء کرام ہند میں تشریف لائے۔ یقیناً ہندوستان میں جو چار وید ہیں یہ صحائف کی مانند ہیں مگر امدادِ زمانہ کے باعث ان میں تحریف ہو چکی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ ایسے قابل تردید ثبوت اس ضمن میں ہمارے پاس ہیں کہ جنہیں رد نہیں کیا جاسکتا۔

واضح رہے کہ حضرت آدمؑ ہندوستان کی سرزمین پر اتارے گئے جہاں پر انہیں جو صحیفہ نازل ہوا۔ وہ ہندی (قدیم سنسکرتی) زبان میں تھا اور

حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری اپنی تصنیف جاپایہ میں بھی یہی رقم طراز ہیں کہ آدم پر زبان ہندی میں صحیفہ نازل ہوا۔ یہ صحیفہ دراصل قدیم سنسکرتی زبان میں تھا۔

"سام وید" کے منتروں میں لکھا ہوا ایک منتر جو بطور معمہ کے ہے۔ یعنی "ہاہا" "ہوہو" "ہی ہی"۔ یہ دراصل کلمہ توحید کا مخفف ہے۔ یعنی کہ لا الہ کو "ہاہا" الا اللہ کو "ہوہو" اور محمد رسول ﷺ کو "ہی ہی" کہا گیا ہے۔ یہ کلمات مذکورہ جن کو برہمن عام طور پر بوقت نزع پانی والے وقت پڑھتے ہیں۔ وہ در حقیقت کلمہ طیبہ ہے۔ ہزارہا سال سے یہ دستور چلا آتا ہے۔ بعض برہمن اس "ان کہی" کے راز حقیقی سے واقف ہیں۔ پھر بھی تعصب کے مارے اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ (سام وید پرپاٹھک ۲۔ دشتی ۶۔ منتر ۸) قصہ مختصر اس بحث سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ ہند میں بھی کتب یا صحف سماوی نازل ہوئے۔ جس طرح قرآن حکیم میں حروف مقطعات ہیں۔ مثلاً الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ جس طرح سریانی اور عبرانی میں بھی چند حروف مقطعات ہیں۔ اسی طرح شاستر میں یعنی مذہب ہندو مت میں بھی چند حروف مقطعات ہیں۔ جن کا مطلب اور مفہوم خود اہل مذہب بھی نہیں سمجھتے ان حروف یا الفاظ کو (اسما ستہ) بھی کہتے ہیں۔ اور وہ چھ الفاظ یہ ہیں۔

معنی	سنسکرت	ہندی	انگلش	اردو
Time وقت	[illegible]	[illegible]	kiliyam	کلیم
God خدا	[illegible]	[illegible]	Haryam	حریم
Aocept قبول کرنا	[illegible]	[illegible]	Shariyam	شریم
God خدا	ॐ	ओम	Owo	اوم
LookIngNice اچھا لگنا	[illegible]	[illegible]	Soham	سوہم
Truth سچائی	[illegible]	[illegible]	Salyam	ستیم

بعض لوگ ان اسماء کو اس طرح بھی پڑھتے ہیں۔ یعنی ان کی ایک شکل اسطرح بھی ہے۔

[illegible]	انگلش	ہندی	سنسکرت	معنی
ہیک	Old name of orrssa	[illegible]	[illegible]	اوڑیسہ کا پرانا نام
ہریک	God Lap	[illegible]	[illegible]	خدا کی گود
شریک	Peak of moontian	[illegible]	[illegible]	پہاڑ کی چوٹی
اوتم	Highest	[illegible]	[illegible]	اونچا۔ بلند
سوہنگ	Good looking	[illegible]	[illegible]	خوبصورت سندر
ست انگ	Meditatinor good company	[illegible]	[illegible]	اچھی کتب یا عبادت میں مشغول

لیکن یہ طریقہ ایک خاص عمل میں ہوتا ہے ورنہ اصل اوپر کے حروف درست ہیں۔ ہر جگہ وہی کام آتے ہیں۔ ان چھ الفاظ میں بہت سی تاثیرات پوشیدہ ہیں۔ اس کے کئی مشکل ترین جاپ ہیں جو ہر دوار میں گنگا کے کنارے کئے جاتے ہیں یا ایسے دریاؤں کے کنارے پر جہاں اور کوئی نہ ہوں۔ لیکن ہم ذیل میں آسان طریقے ان اسماء ستہ سے کام لینے کے بیان کر رہے ہیں۔ ان اسماء شاستر میں ایسی تاثیر مضمر ہے کہ اگر اس کا ایک مخصوص طریقہ سے دریا کے کنارے پاٹھ یعنی جاپ کیا جائے تو تسخیر خلق اس قدر ہوتی ہے کہ بادشاہ بھی حرص کرتے ہیں۔ لوگوں کے دلوں پر حکومت ہو جاتی ہے۔ چونکہ وہ جاپ ذرا مشکل ہے اس لئے اسے تحریر نہیں کرتے۔ ذیل میں چند طریقے درج ہیں۔

برائے روحانیت

بھوج پتر پر یا سنہری کاغذ پر سیاہ روشنائی سے اول اسم یعنی کلیم خط نسخ میں لکھوائیں پھر دوسرے ٹکڑے پر دوسرا اسم یعنی ھریم لکھوائیں۔ اب بالکل تنہا جگہ ایک اسم کو دائیں جانب کسی سرکنڈہ کے ساتھ چپکا کر کھڑا کر دیں۔ دوسرا بائیں جانب اس طرح کہ جب آپ گردن کو موڑ کر ان کی طرف دیکھیں تو آپ کے منہ کے مقابل چند انچ کی دوری پر سیدھے نظر آئیں۔ ان دونوں اسماء پر اس طرح مواظبت کریں کہ اول چھ اسماء کی اکٹھی ایک مالا جپیں یعنی ایک سو آٹھ مرتبہ پھر چار زانوں بیٹھیں کہ منہ مشرق کی طرف ہو۔ جنوب کی طرف سرکنڈے کے ساتھ اسم کلیم اور شمال کی طرف ھریم ہو۔ اب ان دونوں کا دو (۲) ضربی ذکر کریں یعنی دائیں طرف منہ پھیر کر آنکھوں سے کلیم کو دیکھیں اور ذہن میں دہرائیں۔ زبان سے بہت بلند آواز سے ادا کریں۔ پھر آنکھیں بند کر کے تیزی سے گردن بائیں سمت پھیر کر اسم ھریم کو دیکھیں اور زور سے ادا کریں۔ اس طرح پے در پے تیز تیز دو ضربی ذکر کریں۔ جتنے گھنٹے دن میں ہو سکے ذکر کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد قلب کھل کر جاری ہو جائے گا اور روحانیت ظاہر ہو گی۔

شفا الامراض

اسماء ستہ کو ایک سو آٹھ مرتبہ پانی پر دم کر کے اور اتنی ہی بار لکھ کر اس پانی میں گھول دیں۔ یہی پانی مریض صبح دوپہر شام پیتا رہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہر مرض سے حیرت انگیز طور پر بہت جلد شفا ہو گی۔ اگر جلدی امراض ہوں تو تیل میں گھول کر مالش کریں اور پانی پڑھکر دم کر کے مریض کو پلایا جائے۔ انشاءاللہ بہت جلد شفا ہو گی۔

حصولِ رزق

حصولِ رزق کیلئے روزانہ غروب آفتاب کے وقت سجدہ میں سر رکھ کر بلا تعداد پڑھا کریں۔ جب تھک جائیں تو سر اٹھا کر دعا مانگیں۔ ایک ہفتہ میں حیرت انگیز اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

برائے کشف

بعض مسائل کا حل انسان کو نظر نہیں آتا یا بعض علوم سمجھ میں نہیں آتے یا کوئی راز کی بات معلوم کرنی ہے تو رات کو باطہارت بستر پر لیٹ کر بہتر ہے اس دن برت رکھیں یعنی روزہ رکھیں۔ جب بستر پر لیٹ جائیں تو اپنے ماتھے کو ایک روشن نصف چاند تصور کریں اور نورِ سرخ سے اس پر تصوراتی قلم کے ساتھ اسماء ستہ لکھیں۔ اگر آپ سنسکرت جانتے ہیں تو اسی میں لکھیں ورنہ عربی رسم الخط سے بھی اثرات ہوتے ہیں۔ اسی طرح بار بار

تصوراتی قلم سے ماتھے پر لکھتے لکھتے سو جائیں۔ رات کو یا اسی وقت استغراق میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ اگر پہلی رات کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو تین روز تک متواتر کریں۔ اگر لکھ نہ سکیں تو ایک ہزار مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ مگر پڑھنے سے لکھنا زیادہ بہتر ہے۔

حُب و تسخیر

محبت کیلئے یوں تو اس میں بہت سے عظیم عمل ہیں۔ مگر یہاں آسان اور پر تاثیر عمل لکھا جا رہا ہے۔ دو اسماء کلیِم ، سُوھم محبت کیلئے اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں۔ مگر پڑھتے وقت ان کا تلفظ اس طرح ادا کریں۔ کلینگ ،ہونگ مطلوب کا کپڑا سامنے رکھ کر اس پر ایک سو آٹھ مرتبہ لیکن اس طرح کہ دن میں دس مرتبہ دس، دس مرتبہ پڑھیں، آخر میں آٹھ مرتبہ پڑھ کر ایک سو آٹھ کی تعداد پوری کریں اور وقت مقررہ پر پڑھیں۔ صرف دس روز میں حیرت انگیز اثرات ہوتے ہیں۔ اگر کپڑا نہ ہو تو پھر محبوب کی تصویر یا پھر اس کا تصور کر کے پڑھیں۔ اوقات کا خاص خیال رکھیں۔ بہت آسان اور مجرب عمل ہے۔ اگر نیت بد ہو گی تو کامیابی مشکل ہے اور خطرہ لازم ہے۔ محبت کیلئے اس طرح بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ **اُوم سُونگ کلِیَم** اس کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ باتصور مطلوب پڑھیں۔ جتنے مطلوب کے نام کے حروف ہونگے اتنے ہی دن میں مطلوب حاضر ہو گا یا سخت اور شدید محبت کرے گا۔

حاضری مطلوب

حب کیلئے ان کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی شیریں چیز پر محبوب کے نام میں جتنے حروف ہوں اتنے ہزار مرتبہ اسماء ستہ کو مکمل اتنے بار پڑھ کر دم کر کے مطلوب کو کھلا دیں اور ایک طریقہ یہ ہے کہ اتنے ہزار مرتبہ سیاہ مرچ پر پڑھ کر اسے جلتی آگ میں ڈالتے رہیں اور اتنی ہی کالی مرچیں ہوں جتنے مطلوب کے نام میں حروف ہیں۔ اگر مرچ سیاہ ۲۳ عدد ہوں تو بھی بہت جلد اثرات ہوتے ہیں۔

برائے دشمنی

عداوت اور دشمنی کیلئے یہ دو اسم ہیں شریم ستنیم ان کا جاپ آٹھ روز کا ہے۔ قبرستان یا مسان گھاٹ میں روزانہ ایک سو آٹھ مرتبہ آٹھ یوم تک جاپ کریں عمل جاری ہو جائے گا۔ مٹی یا سیاہ ماش کے آٹے سے جن دو اشخاص میں عداوت، جدائی یا دشمنی پیدا کرانی ہو۔ ان کے دو پتلے بنا کر ان پر ہر ایک کا نام اور ہر پتلہ کے سینے پر مذکورہ دونوں اسماء لکھیں۔ پھر ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھکر ایک پتلہ پر دم کر کے اسے قبرستان کے ایک کونہ میں دفن کر دیں۔ پھر اسی طرح دوسرے پتلہ پر عمل کر کے قبرستان کے دوسرے کونہ میں دفن کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جدائی اور عداوت ہمیشہ کیلئے پیدا ہو گی۔

ہلاکی دشمن

ہر طرح کے اثرات بد جاری کرنے کیلئے قبرستان یا مسان گھاٹ میں روزانہ رات کو ایک ہزار آٹھ مرتبہ جاپ کریں۔ آٹھ یوم میں عمل شدھ ہو جائے گا۔ اگر ہلاکت دشمن منظور ہو تو ایک پتلہ سیاہ ماش کے آٹے سے تیار کریں اور پتلے پر دشمن کا نام تحریر کریں اور سینے پر مذکورہ بالا دونوں اسماء لکھیں۔ ایک سو آٹھ سوئیاں یا خار مغلان لے کر ہر ایک سوئی پر ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے پتلے کے مختلف اعضا میں پیوست کر دیں۔ اور پتلے کو کسی قبر میں دفن کر دیں۔ دشمن سخت تکلیف میں مبتلا ہو کر جلد ہلاک ہو جائے گا۔ پتلے کے جس حصے میں سوئی چبھو دیں گے اسی عضو میں تکلیف ہو گی۔ اگر صرف تکلیف دینا منظور ہو تو ایک دو سوئیاں چبھو اور روزانہ رات کو نکال دیں۔ اس طرح دشمن تکلیف میں مبتلا رہے گا۔ یہ قدیم لوگوں کا حیرت انگیز عمل ہے اسے کرنے سے قبل اچھی طرح غور کریں کہ ایسا زیبا ہے نہیں۔ اگر کسی شخص پر آپ نے ناجائز عمل کیا اور اس پر کسی ولی کا سایہ ہوا یا وہ کسی کامل کا شاگرد ہوا یا وہ خود کامل ہوا تو یہی تکلیف آپ کو بھی ہو سکتی ہے اور اس عمل کی رجعت بڑی خطرناک ہے۔ بس جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے ناجائز استعمال نہ کریں۔

تسخیر لکشمی

کہا جاتا ہے کہ اس عمل سے لکشمی دیوی تسخیر ہو جاتی ہے۔ مجھے اس کا تجربہ نہیں ہے۔ عمل درج کر رہا ہوں۔ سلف سے اسی طرح منقول ہے تجربہ کرکے دیکھ لیں۔ ایک سیاہ بلی لے کر اسے اول تین دن تک گھی اور دودھ کے سوا کچھ نہ کھانے دیں تاکہ اس کا معدہ صاف ہو جائے۔ پھر ایک ہزار آٹھ مرتبہ اسماء ستہ لکھ کر اس کے گلے میں کسی ریشمی ڈوری سے باندھ کر لٹکائیں۔ بلی کھونٹی کے ساتھ بندھی ہوئی ہو۔ پھر حصار کرکے تنہا جگہ خوشبو صندل کی جلا کر ایک ہزار آٹھ مرتبہ اسماء ستہ پڑھیں اور بلی پر دم کر دیں۔ پھر دوسرے دن ایک ہزار آٹھ مرتبہ نئے لکھ کر پرانے کے ساتھ باندھ دیں اور پھر ایک ہزار آٹھ مرتبہ عمل پڑھ کر دم کریں۔ عمل رات کے آخری پہر میں کریں۔ چھٹے دن بلی کی شکل تبدیل ہو گی اور ایک خوبصورت شکل میں دیوی ظاہر ہو گی۔ اول ایسا ہی معلوم ہو گا جیسے ہاتھ زمین پر لٹکا کر بلی کی طرح سر جھکایا ہوا ہے۔ پھر سر اٹھائے گی اور کھڑی ہو جائے گی۔ کلام کرے گی۔ بعد ختم عمل کے تابع ہو جائے گی اس کی تسخیر میں یہ خاصیت ہے کہ اس کا عامل امیر کبیر ہو جاتا ہے۔ روپیہ پیسہ اور دولت کی کمی نہیں ہوتی بلکہ فراوانی ہوتی ہے۔ ہندوؤں میں لکشمی دولت کی مانی گئی ہے، یہ عمل سلف سے منقول ہے۔ میرا تجربہ نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ جب تک قول و قرار نہ لے لیں اسے کھونٹی سے نہ کھولیں۔ جب عہد ہو جائے تو

اس کے گلے سے رسی کھول دیں۔ اس کو فعل بد کے لئے آمادہ نہ کریں ورنہ یہ فعل ہوتے ہی آزاد ہو جائے گی اور نقصان بھی دے سکتی ہے۔ ہم نے اپنی تصنیف ''مصباح الارواح''میں تسخیر لکشمی دیوی کا ایک آسان عمل تحریر کر دیا ہے اور دیگر اعمال تسخیرات ارواح، جنات و موکلات خدام علویہ و سفلیہ کے اعمال تفصیلاً تحریر ہیں۔ سیر حاصل بحث کیلئے مذکورہ کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

ہر کام میں کامیابی

میں نے کئی کام لینے کے طریقے لکھ دیئے ہیں پھر بھی اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو تو ان اسماء ستہ کا چھ ضربی ذکر کریں۔ دوزانوں بیٹھ کر ایک ضرب دائیں کندھے پر، ایک بائیں کندھے پر، تیسری دائیں پہلو پر، چوتھی بائیں پہلو پر، پانچویں آسمان پر اور چھٹی دل پر لگائیں۔ اس طرح آدھا گھنٹہ ذکر مسلسل کرکے پھر جو کام کروانا ہو۔ اس کے تصور میں کھو جائیں اور تصور کریں کہ کام ہو گیا۔ اس طرح ایک دو یوم میں کام مطلوبہ ہو جائے گا۔ اسماء ستہ کو آپ اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں۔ **کَلی یَم۔ هَری یَم۔ شَرِی یَم۔ اُوم۔ سُوی یَم۔ سَتیِ یَم** مگر لکھنے میں اس طرح ہی لکھے جائیں گے۔ **کَلِیَم۔ هَرِیَم۔ شَرِیَم۔ اُوم۔ سُوهَم۔ سَتِیَم**

حروفِ مقطعاتِ قرآنی

قرآن پاک میں حروف مقطعات اس ترتیب سے ہیں۔
الٓمّٓ الٓمّٓصٓ الٓرٰ الٓمّٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمّٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ
حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ اور تمام حروف مقطعات کی مفرد صورت یہ ہے۔
الٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ اور حروف نورانی مفرد کی قرآنی ترتیب یہ ہے۔ ا ل م ص ر ک ھ ی ع ط س ح ق ن

علم الحروف

جو حضرت علم الحروف واعداد کے رموز و اسرار سے آگاہ ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ علم الحروف میں حروفِ مقطعات خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ارواح فلکی اور طبائع کو کہی مظاہر قدرت ہیں۔ جن کے پیچھے خداوند قدوس کی عظیم حکمتیں کارفرما ہیں۔ اسرار حروف تمام اسمائے الٰہی اور کلمات الٰہیہ کے ذریعہ جن میں پر اسرار حروفِ مقطعات بھی شامل ہیں، عالم طبیعت میں تصرف کرنے میں کمال کے آخری درجہ پر ہیں۔ عاملین و کاملین نے حروف کی پوشیدہ طاقتوں کا سراغ لگا کر ان سے روحانی کمالات حاصل کئے۔ آپ بھی ان قوتوں سے آگاہی حاصل کر کے شعور و حواس کے حجابات سے ماوراہو کر عجیب و غریب اور سریع الاثر طاقتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ حروف سے روحانی کمالات کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ اپنی تصنیف ''عکس لوحِ محفوظ'' کی غرض و غایت یہی ہے۔ مختصر طور پر یہاں

تحریر کیا جاتا ہے کہ حروف سے روحانی کمالات دراصل حروف کے باہمی امتزاج، عناصر اور اثرات فلکی سے مل کر عالم ارضی میں اتصالی اور انفصالی تصرف پیدا ہوتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ تصرف محض حروف کی طبائع کے مرہونِ منت ہے یا اس کا سبب کچھ اور ہے؟ اس سلسلہ میں دو روحانی قانون ہیں۔

۱۔ حروف اپنی عنصری طبائع کے ذریعے سے ہی کام کرتے ہیں۔
۲۔ حروف جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ نسبت عددی کی وجہ سے کرتے ہیں۔

اس قانون کے مطابق نسبت عددی مؤثر متصرف ہے۔ حروف اور اعداد کا ایک زبردست باہمی تعلق ہے بالکل ایسا ہی تعلق جیسا کہ جسم اور روح میں پایا جاتا ہے۔ حروف اگر جسم ہے تو اعداد ان کی روح ہے۔ ابجد قمری و شمسی اور دیگر ایسی ابجد اسی قانون کے مطابق ترتیب پائی گئیں۔ علم الجفر، علم الحروف، علم النقوش، علم الالواح سب کی بنیاد ابجد کے اٹھائیس حروف اور ان کے اعداد ہیں۔ راقم السطور حکیم غلام سرور شباب آپ سے عرض گزار ہے کہ اپنی یہ تصنیف ''عکس لوحِ محفوظ'' میں صرف اور صرف حروفِ مقطعات نورانیہ کے رموز و اسرار، انکشافات و کمالات، خواص و افعال اور ان کی عجیب و غریب سریع الاثر روحانی و مخفی قوتوں کی نقاب کشائی کی جائے گی۔ تمام حروف ابجد پر مفصل کتاب ''فیضان الحروف'' کا مطالعہ کریں۔

نقشِ مثلث اور حروفِ مقطعات

نقش مثلث تمام نقوش میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے یہ علویت کے درجے پر ہے۔ مثلث نقش کی تاثیر تمام مقاصد میں بے نظیر ہے۔ کوئی بھی ایسا کام نہیں ہے جو اس کے ذریعے حاصل نہ کیا جا سکتا ہو۔ نقش مثلث جسے عام طور پر پندرہ کا نقش بولا جاتا ہے۔ یہ نقش کوکب قمر سے متعلق ہے اور اسم ام البشر حضرت حوا کا ہے کیونکہ یہ حضرت حواؑ کے اعداد پر مشتمل ہے اور حوا کے کل اعداد پندرہ (۱۵) ہیں۔ اگر تینوں ضلعوں کی مجموعی تعداد کو لیا جائے تو پھر ۴۵ عدد ہو جاتے ہیں۔ یعنی فنی لحاظ سے اس نقش کی مساحت ۴۵ ہے جو اسم حضرت آدمؑ کے اعداد ہیں۔ گویا نقش حضرت آدمؑ کے ہر ضلع سے حضرت حوا بر آمد ہوتی ہے۔ اس لئے انسانی افعال و اعمال میں یہ امتیازی خصوصیات کا حامل ہے اور یہ نقش حضرت لوطؑ کے اعداد کے مطابق بھی ہے۔ رفتار مثلث احاد بر آمد ہوتی ہے کیونکہ کل اعداد ایک سے نو تک اس میں درج ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مرتبہ احاد اعصائے حضرت موسیٰؑ کے متعلق ہے۔ اس لئے بطلانِ سحر کرتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ نقش مثلث ان تینوں کلموں سے ماخوذ ہے اور یہ اسماء ہندسوں کی ترتیب سے نقش کے اندر موجود ہیں۔ **بطه۔ زهج۔ واح**۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ قدیم کی کسی زبان میں یہ اسمائے الہیہ ہیں۔ مگر یہ نام یاد رکھنے کیلئے موزوں ہیں۔ ان سے رفتار یاد رہتی ہے۔ اسے نقش مثلث طبعی اور آتشی بھی کہا جاتا ہے۔

نقش حوا

٨	١	٦
٣	٥	٧
٤	٩	٢

اور مثلث **بطه۔ زهج۔ واح** یہ جسے مثلث خاکی بھی کہا جاتا ہے۔

خاکی

۴د	۹ط	۲ب
۳ج	۵ھ	۷ز
۸ح	۱ا	۶و

عاملین و کاملین کا خیال ہے کہ مثلث قرآن کریم دو آیات مقطعات سے اخذ کیا گیا ہے جو یہ ہیں **کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ** نقش مثلث میں ان حروف کے اعداد جملِ صغیر سے لئے گئے ہیں۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

کٓھٰیٰعٓصٓ

(ک) اس کے عدد جمل صغیر ۲ ہیں اس لئے دوسرے خانہ میں رکھا گیا۔

(ہ) اس کے عدد جمل صغیر ۵ ہیں اس لئے پانچویں خانہ میں رکھا گیا۔

(ی) اس کے عدد جمل صغیر ۱ ہے اس لئے پہلے خانہ میں رکھا گیا۔

(ع) اس کے عدد جمل صغیر ۷ ہیں اس لئے ساتویں خانہ میں رکھا گیا۔

(ص) اس کے عدد جمل صغیر ۹ ہیں اس لئے نویں خانہ میں رکھا گیا۔

حٓمٓ عٓسٓقٓ

(ح) اس کے عدد جمل صغیر ۸ ہیں اس لئے آٹھویں خانہ میں رکھا گیا۔
(م) اس کے عدد جمل صغیر ۴ ہیں اس لئے چوتھے خانہ میں رکھا گیا۔
(ع) اس کے عدد جمل صغیر ۷ ہیں مکرر ہے اس کا مقام معلوم ہو چکا ہو
(س) اس کے عدد جمل صغیر ۶ ہیں اس لئے چھٹے خانہ میں رکھا گیا۔
(ق) اس کے عدد جمل صغیر ا تھا مگر عاملین و کاملین کا بیان ہے کہ ق ابجد میں سینکڑہ یعنی درجہ سوئم میں شامل ہے۔ اس مناسبت پر اس کو درجہ سوئم پر رکھ کر خانہ سوئم میں اس کو جگہ دی۔ نیز مندرجہ بالا حروف میں صرف ق ہی وہ حرف ہے جو دو نقطے والا ہے اس لئے حرف اور دو (۲) نقطے جب شمار کرتے ہیں تو ۳ ہوتے ہیں۔ اس لئے خانہ سوئم ہی اس کا مقام ہے۔ اعداد کے لحاظ سے اس کے عدد ۱۰۰ ہیں۔ اکائی دہائی سینکڑہ میں یہ تیسرے نمبر کا عدد ہے لہٰذا ۳x۱۰۰ = ۱۳۰۰ اس کو ۹ پر تقسیم کیا باقی ۳ رہا اس لئے تیسرے خانہ میں ۳ رکھ دیا گیا۔ مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

ح۸	ی۱	س۶
ق۱	ھ۵	غ۸
م۴	ص۹	ک۲

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مثلث کے طبعی نقش میں نمبر ا سے نمبر ۹ تک جو گنتی لکھی ہوئی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ در حقیقت قرآن مجید کی دو آیات کٓھٰیٰعٓصٓ حٓمٓ عٓسٓقٓ سے ماخوذ ہے۔ گویا مثلث کا ہر خانہ ان حروف میں سے کسی نہ کسی حرف کا مرہون منت ہے۔ نقش مثلث میں حروف مقطعات پوشیدہ ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نقش میں اسم اعظم پوشیدہ ہے مثلث کی طبعی رفتار کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ عاملین نے مثلث کی چار عنصری رفتاریں بھی مقرر کی ہے۔ جن کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

	بادی				آتشی	
۲ب	ز۷	و۶		ح۸	ا۱	و۶
ط۹	ھ۵	ا۱		ج۳	ھ۵	ز۷
و۴	ج۳	ح۸		و۴	ط۹	۲ب
	خاکی				آبی	
ا۱	ط۹	۲ب		و۶	ز۷	۲ب
ج۳	ھ۵	ز۷		ا۱	ھ۵	ط۹
ج۳	ا۱	و۶		ح۸	ج۳	و۴

انکی رفتار یاد رکھنے کیلئے یہ حروف ہیں۔ آتشی کیلئے = واح۔ زھج۔ بطد۔
بادی کیلئے = وزب۔ اھط۔ حجد۔ آبی کیلئے = بزو۔ طھا۔ دجح۔
اور خاکی کیلئے = بطد۔ زھج۔ واح۔

نقش مثلث در حقیقت حروف مقطعات سے ہی ماخوذ ہے۔ بطد۔ زہج۔ واح وغیرہ گویا در کھنے کیلئے ہیں۔

نواسماءِ حسنٰی اور مثلث

امام فخر الدین رازیؒ نے بحساب جمل صغیر نو اسمائے الٰہی کو شکل مثلث میں واضع کیا ہے۔ جو یہ ہیں۔ اس مثلث میں کمال یہ ہے کہ جس خانے میں جو اسم ہے اس کا عدد جمل صغیر خانے کا عدد ہے مثلاً ۹ خانہ میں حی ہے حی کے عدد جمل کبیر ۱۸ اور جمل صغیر ۹ ہوئے۔ اگر ان تمام اسماء کے اعداد ۲۰۳۴ کا عدد جمل صغیر لیا جائے تو ۹ ہی نکلے گا۔ گویا کہ مثلث کا ہر خانہ اللہ تعالیٰ کی ایک اسم سے ماخوذ ہے۔ یہ مثلث خیر و برکت کیلئے ہے۔ بے برکتی کو دور کرتی ہے۔ عزت و وقار اور ترقی لاتی ہے۔ دشمن دفع ہوں۔ مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

خبیرُ ۲	حیّ ۹	اَحدُ ۴
کبیرُ ۷	بصیرُ ۵	لطیفُ ۳
باریُ ۶	واحدُ ۱	قادرُ ۸

موکلات عناصر

بخوبی یاد رہے کہ پروردگار دو عالم نے موالید ثلاثہ شش جہات

خمسہ شجر و ہفت افلاک غرض عرش تا فرش ہر چیز کی بنا اربعہ عناصر پر قائم کی ہے۔ جن میں اول آتش، دوئم باد سوئم آب اور چہارم خاک ہے۔ اور یہ چاروں عناصر پر چہار اطراف عالم سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ عنصر آتشی مشرق سے، بادی مغرب سے، آبی شمال سے، اور خاکی جنوب سے منسوب ہے اور پھر یہ چہار عناصر باہم ایک دوسرے کے دوست اور دشمن بھی ہیں اور ان کی دوستی اور دشمنی کے پردے میں عملیات و نقوش کی ناکامی و کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

آتش و باد میں موافقت ہے = خاک و آب میں موافقت ہے۔

آتش و آب میں مخالفت ہے = باد و خاک میں مخالفت ہے۔

ان کے علاوہ جو صورت ہو گی اسے میئمن قرار دیں گے۔

طبائع حروف تہجی

طبائع	حروف متعلقہ	اختصار	جہت	مجموعہ اعداد	کیفیت	مزاج
آتشی	ا ہ ط م ف ش ذ	اہطمفشذ	مشرق	۱۱۳۵	گرم	صفرا
بادی	ب و ی ن ص ت ض	بوین صتض	مغرب	۱۳۵۱۰	سرد	خون
آبی	ج ز ک س ق ث ظ	جزکس قثظ	شمال	۱۵۹۰	تر	بلغم
خاکی	د ح ل ع ر خ غ	دحلع رخغ	جنوب	۱۵۱۲	خشک	۱۰۰

اطرافی موکلات کی جدول

عناصر	حروف متعلقہ	اطراف	اطرافی موکل اعظم	مددگار موکلات
آتش	اھطمفشذ	مشرق	دنیائیلُ	صمایئیل حرقائیل سمحائیل
باد	یوین صتض	مغرب	دردیائیلُ	جبرئیل قصمائیل دشوبائیل
آب	جزکس قنظ	شمال	اپنائیلُ	فرعونیل طائیل واللوئیل
خاک	وحلع رخغ	جنوب	صرفیائیلُ	قسائیل مرجائیل حرمکائیل

عنصری موکلات کی جدول

عناصر	منسوبی موکلات	جن مقاصد میں موکلات معاون ومددگار ہوتے ہیں۔
آتش	یَا یَلسُوثَا	فتوحاتِ غیب میں کام کرتا ہے۔
باد	یَا کِیفُتُوثَا	غیب کو حاضر کرنے اور گریختہ کیلئے کام کرتا ہے۔
آب	یَامَسطِلیحوُ	محبت اور اخلاص میں کام کرتا ہے۔
خاک	یَا مُستَفِیھاَ	ہلا کی دشمن میں کام کرتا ہے۔

دیگر مقاصد میں مندرجہ ذیل موکلات کام کرتے ہیں۔ مثلاً خلاصی محبوس کیلئے یَا مِیقھُوثَا بغض عداوت اور دشمنی کیلئے یَامَالِی نُوسَا۔ دشمن کے اخراج کیلئے یَامَطِیلِیخوَاہ چوریا دشمن کو سزا دینے کیلئے یَا طُوسُومُوسَا

خاتم سلیمانی

دور قدیم کے عاملین کاملین نقش مثلث پر اکتفا کرتے تھے اور اسے خاتم سلیمانی کہتے تھے۔ نقش طبعی لکھیں تو اس کے نیچے عنصر کے حروف سبعہ بھی لکھیں اور پہلے خانہ سے خانہ آخری خانے تک اسماء تسعہ پڑھیں۔ یہ اسماء تسعہ صرف خاتم سلیمانی یعنی مثلث کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام نقوش کے لئے ہیں۔ اس لئے کہ ایک سے لے کر نو تک یہ اسماء آئیں گے پھر دسواں بھی برابر ایک کے ہے، گیاروں برابر دو کے ہے۔ مطلب یہ کہ علم الاعداد کے حساب سے نو(۹) کے بعد پھر ایک آتا ہے۔ مثلث تحریر ہے۔ جس میں اسماء تسعہ درج ہے۔ ان اسماء کو جو جس خانہ سے منسوب ہے اس کے لکھتے وقت صرف ایک مرتبہ تثنیہ سے پڑھنا ہے مثلاً ایہ ایہ

(د) وَھِیم (۶)	(ا) اَیہ (۱)	(ح) حَذایہ (۸)
(ز) زُنفطاً (۷)	(ھ) ھطظوش (۵)	(ج) جَلیش (۳)
(ب) بقطریال (۲)	(ط) طَفیال (۹)	(د) دمیال (۴)

اور ہر خانے پر اسماء تسعہ سے ایک منسوبی اسم پڑھنے کے بعد ہر خانے میں اسی اسم کے ساتھ آیات تسعہ میں سے ایک آیت پڑھیں۔ آیات تسعہ یہ ہیں۔

1۔ (الف) اَیہ اَیہ. اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلحَیُّ القَیُّومُ (یعنی پوری آیت الکرسی) وَھُوَ العَلِیُّ العَظِیم

2۔ (ب) بَقطِر یَالِ بَقطِر یَالِ. بَدِیعُ السمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَاِذَا قَضیٰ

امرً فانّما یقولُ لہٗ کُن فیکونُ۔ (سورت البقرہ آیت ۱۱۷)

3. (ج)۔ جَلِیشِ جَلِیشِ. جَآءَ الحَقُّ وَزَھَقَ البَاطِلُ اِنَّ البَاطِلَ کَانَ زَھُوقاً. (بنی اسرائیل آیت ۸۱)

4. (د). دَمیَالِ دَمیَالِ. دَعوٰھُم فِیھَا سُبحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُم فِیھَا سَلٰمٌ" وَاٰخِرُ دَعوٰھُم اَنِ الحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ. (سورہ یونس آیت ۱۰)

5. (ہ). ھَطَطُوشِ. ھَطَطُوشِ. ھُوَاللّٰہُ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عٰلِمُ الغَیبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَالرَّحمٰنُ الرَّحِیم. (سورت الحشر آیت ۲۲)

6. (و). وَھِیمِ وَھِیمِ. وَرَبُّکَ یَخلُقُ مَایَشَآءُ وَیَختَارُ مَا کَانَ لَھُمُ الخِیَرَۃُ سُبحٰنَ اللّٰہِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشرِکُونَ. (سورت قصص آیت ۶۸)

7. (ز) زُنُقطاً زُنُقطاً. زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالبَنِینَ وَالقَنَاطِیرِ المُقَنطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالفِضَّۃِ وَالخَیلِ ذٰلِکَ مَتَاعُ الحَیوٰۃِ الدُّنیَا وَاللّٰہُ عِندَہٗ حُسنُ المَاٰبِ (آل عمران آیت ۱۴)

8. (ح)۔ حَدَایَۃِ حَدَایَۃِ. حٰمٓ عٓسٓقٓ کَذٰلِکَ یُوحِیٓ اِلَیکَ وَاِلَی الَّذِینَ مِن قَبلِکَ اللّٰہُ العَزِیزُ الحَکِیمُ. (شوریٰ آیت ۱۔۳)

9. (ط). طَفیَالِ طَفیَالِ. طٰہٰ مَآ اَنزَلنَا عَلَیکَ القُراٰنَ لِتَشقٰٓی اِلَّا تَذکِرَۃً لِّمَن یَّخشٰی تَنزِیلًا مِّمَّن خَلَقَ الاَرضَ وَالسَّمٰوٰتِ العُلٰی اَلرَّحمٰنُ عَلَی العَرشِ استَوٰی. (سورہ طٰہٰ ۱تا۵)

نقش کے معروف کے طریقہ کے مطابق قولہ الحق ولہ الملک سے اضلاع قائم کریں۔ اگر نقش عنصری ہے تو نیچے عنصر کے حروف سبعہ لکھیں۔ اگر نقش وضعی ہے تو عنصر کے حروف لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نقش عنصری ہو یا وضعی اس کے اوپر کی طرف سے شروع کر کے چاروں طرف اس دن کے متعلقات تحریر کریں جس روز آپ نقش لکھ رہے ہیں۔ ہفتہ کے سات دنوں سے متعلقات کی جدول یہ ہے۔

جدول متعلقات ایام

ایام	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
آیات	فاتحہ آیت نمبر۱	فاتحہ آیت نمبر۲	فاتحہ آیت نمبر۳	فاتحہ آیت نمبر۴	فاتحہ آیت نمبر۵	فاتحہ آیت نمبر۶	فاتحہ آیت نمبر۷
اسماء الٰہی	فرد	جبار	حمید	ثابت	ظہیر	خبیر	زکی
اسماء سریانی	للطیطیل	مہطیطیل	قہطیطیل	فہطیطیل	نہوطططیل	جہلططیل	لحیططیل
حروف طلاسم	ف ۱۱۱	ق ۱۱۱	ث م	ث #	ط ۱۱۱۱	خ ے	[illegible]
ملائکہ علوی	روقیائیل	جبرائیل	سمسائیل	میکائیل	صرفیائیل	عنیائیل	کسفیائیل
اعوان ارضی	المذہب	مرۃ الابیض	الاحمر	برقان	شمہورش	زوابعہ	میمون
حروف ابجد	ابجد	ہوزح	طیکل	منس	عفصر	ششخ	ذضظغ
کواکب	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
بخورات	صندرس	کباب	صندل احمر	جاوی	مصطگی	قرنفل	اذان الحمیری

مثلاً اگر آپ اتوار کے دن عمل شروع کریں تو اس طرح لکھیں گے۔

المذهب شمس ابجد روقیائیل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ☆ فرد للطهطبل۔ اس سے آگے آیاتِ خمسہ جن کا شروع کٓهٰیٰعٓصٓ اور آخر حٰمٓ عٓسٓقٓ ہے لکھیں۔ اس کے چاروں طرف بصورت مربع لکھیں یا پھر دوائر میں جس طرح مناسب لگے۔ اب انار کی لکڑی کا ۔ پایہ بنا کر اس سے پایہ میں نقش کو دھاگے کے ساتھ باندھ کر لٹکا دیں اور نیچے عمل کا حقیقی بخور روشن کریں۔ پھر آیات خمسہ ۴۵ مرتبہ اور عزیمت برھتیہ ۴۵ مرتبہ پڑھیں تو نقش گھومنا شروع ہو جائے گا۔ یہ اجابت عمل کی نشانی ہے کہ روحانیت آپ کے عمل کو کامیاب بنانے کی حمایت کر چکی ہے۔ اب اس کے اثرات کو کسی بھی ستارے کی نحوست اور سفلی یا نورانی اعمال کے عامل کی قوت اسے روک نہیں سکتی۔ اس طرح کے اثرات کرامات سے متعلقہ ہیں اور یہ کام بازیچۂ اطفال نہیں ہے۔ اس طریق کو کام میں لائیں۔ کسی نقش کو سوا لاکھ مرتبہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس ایسے احباب بھی آئے ہیں جو سوالاکھ کا چلہ نکال کر آئے۔ مختلف عاملین اور گدی نشین پیروں کی برسوں خدمت کرنے کے بعد بھی بیچارے اپنے نقوش اور اپنے اعمال میں تاثیر نہ پیدا کر سکے۔ جو طریقہ بندۂ ناچیز غلام سرور شباب مصنف ”عکس لوح محفوظ“ نے طالبان روحانیات کیلئے تفصیل سے تحریر کر دیا ہے اور کوئی امر مخفی نہیں رکھا۔ تاکہ آپ محض ترکیب عمل سے استفادہ کر سکیں اور سوا

لاکھ کی مفروضہ زکات کے جھنجھٹ سے نکل آئیں۔ اسرار لوح محفوظ کے رازوں میں سے یہ بھی ایک راز ہے عزیمت برھتیہ یہ ہے۔

برهيلو	كربير	تتليه	طرزان	مزجل	برجل	ترلب
برقش	غلمش	خوطير	فلتهزد	برشان	كظهير	تمزشلخ
برقيولا	بشكيلخ	قزمز	اتفلنيط	قرات	غياها	كيذهولا
فنخاهير	شمخاهير	شمهاجير	بكهطهوتيه	بتارش	طونش	شمخاهازوخ

اب آیاتِ خمسہ جن کا شروع کٓهٰیٰعٓصٓ اور آخر حٰمٓ عٓسٓقٓ ہے۔ آیات مع موکلات تحریر ہیں ان آیات کے موکلات کے اعمال کا دائرہ کار بڑا ہی وسیع ہے۔ ان سے تصرفات کائنات، تمام امور دنیا اور ہر مقصد میں کامیابی و کامرانی حاصل کی جا سکتی ہے۔ تمام حاجات اور مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ حب و بغض اور غموں اور بیماریوں اور تکالیف سے نجات نیز دشمناں کے حملوں سے بچاؤ آفات و بلیات سے تحفظ کیلئے خوب کام کرتی ہیں۔ عاملین و کاملین اور علمائے جفر و عاملین تکسیرات نے ان سے عجیب و غریب کام لئے ہیں۔

کٓهٰیٰعٓصٓ	آیاتِ خمسہ جن کے اول کٓهٰیٰعٓصٓ اور آخر میں حٰمٓ عٓسٓقٓ ہے	حٰمٓ عٓسٓقٓ
ک	كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ. (الکھف آیت ۴۵) یا هفقلزائیل	ح

ھ	هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. (الحشر آیت ۲۲) یا کفشکیائیل	م
ی	يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِالْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ مَالِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ. (المومن آیت ۱۸) یا دغذیائیل	ع
ع	عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ. (تکویر آیت ۱۴تا۱۸) یادعزلھائیل	س
ص	صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِبَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ (ص آیت ۱تا۲) یادعشعیائیل	ق

آیاتِ خمسہ کے چند اعمال

عملِ حُب

حُب کیلئے ان آیات با موکل کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کریں۔ تَوَكَّلُوْا يَا خُدَّامِ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَيَاايها السيد مُيْطَطْرُوْنَ تَهِيْجُ قَلْبَ فلان بن فلان عَلٰى مَحَبَّةِ وَمُودتی العجل العجل العجل الوحا اساعة عَلٰى سُلِيمَان دَاؤُدُ عَلَيهِ السَّلام بِحَقِّ الْاِنجيل وَالتَّوراة وَالزَّبُور وَالفُرقَان و بِحَقِّ مُحَمَّد المصطفٰی صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّم

وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَات الْعِظَام والا اسماء الكرام وَبِحَقِّ كجفطمهيوش اَللّٰهُمَّا اِنِّى اَسْئَلُكَ اَن تَسخرلِى قَلْبَ فلان بن فلان على محبتی ومؤدتی نَصْرٌمِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْب.

مذکورہ بالا آیات سے فائدہ اٹھانے کیلئے مختلف طریقے ہیں۔ مثلاً محبت کیلئے کام کرنا ہو تو طالب کو چاہیے کے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل ۹۴ بار پڑھے۔ کیونکہ یہ ایک مجرب طریقہ ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر کسی غیب شخص کا طلب کرنا منظور ہو تو مذکورہ بالا آیات کو ۶۶ مرتبہ پڑھیں تو وہ غیب شخص حاضر ہو گا یا کسی ایسے شخص سے ملاقات ہو جائے گی جو اس کا پتہ بتادے گا۔ اگر کوئی حاجت انسان کی پوری نہ ہوتی ہو۔ تو بھی اور یا کسی سے حاجت طلب کرتا ہے اور وہ پوری نہیں ہوتی تو مذکورہ بالا آیات ۶۶ بار پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان آیات کو ہر بھلائی طلب کرنے کیلئے اور ہر ایک شر کے دفیعہ کے لئے۔ اگر کوئی شخص پورا اعتقاد رکھ کر مذکورہ تعداد سے پڑھے گا۔ تو اس کی ہر مراد پوری ہو گی۔ مذکورہ بالا آیات کے بعد میں نے جو الفاظ لکھیں ہیں، وہ محبت کیلئے ہیں۔ ان کو اپنے مقاصد کے لحاظ سے بدلنا ہو گا۔ مثلاً

تکالیف سے نجات

غموں اور تکالیف سے نجات کیلئے مندرجہ ذیل کا اضافہ کریں۔ اَللّٰهُمَّ اَشْفِيْ

وفرج حمعی و حرسی و فنعی

بلاؤں اور دشمنان سے تحفظ

بلاؤں اور قضاء اور دشمنوں کے حملوں سے بچنے کیلئے مندرجہ ذیل الفاظ کا ورد کریں۔ اللّٰھم احفظنی من البلاء والقضاء والاعداء والحزن والسرق بحرمۃ ھذہ الآیات والخصائص والاسرار وبحرمۃ محمد سید الابرار وبحرمۃ آلہ واصحابہ الاخیار

حضرت امیر سید بخاری قدس سرہ کا یہی ورد تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ان آیات کو انہی حروف اور موکلات کے ساتھ پڑھے گا وہ دشمن پر غلبہ پائے گا۔ اور لوگوں کے دلوں میں اسے قبولیت ہو گی۔ ان پانچ آیات کے بہت سے تصرفات اور منافع ہیں لیکن اس وقت میں نے آپ کو ابو الحسن شاذلی کے طریقہ سے آگاہ کیا ہے جو بے حد مجرب ہے۔ سب سے پہلے ان آیات معہ موکلات یاد کریں۔ پھر اگر کسی بھی معاملہ میں پریشان ہوں خواہ وہ کتنا ہی سخت اور مشکل نہ ہو۔ انشاء اللہ یقیناً مقصد پورا ہو گا۔ ان آیات کا ورد کبھی اثر سے خالی نہیں جائے گا۔

آیاتِ خمسہ سے تسخیرِ جنات

واضح رہے کہ ان آیات خمسہ میں اسم اعظم مخفی ہے اور یہ آیات حروف مقطعات **کھیعص** کے ایک ایک حرف پر بالترتیب شروع ہوتی ہیں اور حروف مقطعات **حمعسق** کے ایک ایک حرف پر بالترتیب ختم ہوتی

[illegible] حروف [illegible] دعوت سے [illegible]

[illegible]

[illegible] ۲۳۶۵ ہے۔ طریقہ یہ ہے [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] شب ایک [illegible]

[illegible] مقرر [illegible] وقت [illegible]

[illegible] تک نماز عشاء کے بعد قبل از [illegible] ان آیات [illegible] ۲۳۶۵ مرتبہ پڑھا جائے اور اول و آخر درود شریف [illegible] مرتبہ پڑھیں اور دیکھیں کسی پارہ [illegible] چراغ [illegible] کے اندر اپنے سامنے جلا کر رکھیں۔ اور چراغ کی طرف دیکھتے ہوئے روزانہ آیات خمسہ (۲۳۶۵) مرتبہ تلاوت کریں۔ عروج ماہ میں آپ اس عمل کی ریاضت شب جمعہ جمعرات یا جمعہ کو بھی شروع کر سکتے ہیں۔ شروع عمل میں چند روز تک کمرے کے اندر ریل گاڑی کی آواز سنائی دے گی۔ پھر ایسا معلوم ہو گا کہ قریب ہے اور کمرے سے ٹکرا جائے گی اور کمرہ گر پڑے گا اور دوسرے روز آواز دور معلوم ہو گی، رفتہ رفتہ چند دن کے بعد آواز ختم ہو جائے گی اور پھر گیارہویں یا بارہویں روز کمرہ میں ایک روشنی معلوم ہو گی۔ جس میں گھنٹی کی آواز ہو گی۔ وہ روشنی گھنٹی کی آواز کے ساتھ حصار کے قریب آجایا کرے گی۔ عمل کے اختتام کے مرحلہ تک اس طرح کی روشنی اور دیگر مشاہدات غریبہ ہونگے۔ چالیسویں یا اکتالیسویں شب شاہ جنات حاضر ہونگے۔ جو خوبصورت انسانی صورت میں ہو گا اور لباس فاخرہ اور سر پر تاج

سلطانی ہو گا۔ آپ کیلئے لازم ہے کہ ان سے بالکل خوف نہ کھائیں اور گفتگو میں آپ پہل نہ کریں۔ شاہِ جنات خود آپ سے گفتگو شروع کرے گا۔ اور کہے گا کہ مجھے کیوں تکلیف دی ہے۔ آپ اسے کہیں کہ میں آپ سے عہد لینا چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہر کام اور ہر مشکل میں میری مدد کریں گے اور میرے ہر حکم کی تکمیل فوراً بجالایا کریں گے۔ جب جنات کو بادشاہ عہد قبول کرلے تو پھر اس سے نشانی طلب کریں۔ اس لئے کہ آپ میرے مطیع اور تابع ہو گئے ہیں۔ وہ نشانی دے گا اور اس کو حاضر کرنے کا طریقہ بھی پوچھ لیں۔ وہ تمام طریقہ اپنی حاضری کا بتائے گا۔ پھر چلا جائے گا۔ حسب ضرورت بلا کر ہر کام لے سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ دورانِ ریاضت آپ کا لباس اور کمرہ خوشبو سے معطر رہنا ضروری ہے اور رات کو سوتے وقت بھی حصار کر کے سویا کریں اور دن کے وقت بھی اپنا بدنی حصار کرلیا کریں تا کہ شاہِ جنات کے خدام کے شر سے محفوظ رہیں۔ ریاضت کے بعد بھی روزانہ ان آیات کو ۳۷۴ مرتبہ پڑھنا ہو گا تا کہ شاہِ جنات ہمیشہ کے لئے تابع رہیں۔ اگر ۳۷۴ مرتبہ روزانہ نہ پڑھ سکیں تو صرف ۳۷ مرتبہ روزانہ صبح و شام ضرور پڑھا کریں۔ یہ عمل تمام اعمال کی مفتاح ہے اس سے ہر جائز کام لیا جا سکتا ہے۔

سنگ دل محبوب و مطلوب، نادیدہ، گریختہ کو حاضر کرنے کیلئے، دشمنان کو زیرِ مطیع کرنا، مقدمات میں فتح یابی کیلئے، امتحان میں کامیابی، موذی بیماریوں سے صحت یابی اور شفا کیلئے، اگر آندھی، سیلاب یا بارش کو

روکنا چاہیں تو ہر سہ رک جائیں۔ اگر ان آیات مقدسہ کی تلاوت کرتے ہوئے بارش میں چلیں تو اوپر بارش نہ ہو گی۔ اگر آپ نہر، دریا، سمندر عبور کرنا چاہیں تو آپ کیلئے آسان ہو گا۔ شاہِ جنات آپ کیلئے طے الارض یعنی زمین پاؤں کے نیچے سمٹ جاتی ہے۔ حجاب الابصار یعنی نظر خلائق سے مخفی ہونا، یمشی علی الماء یعنی پانی پر مثل زمین کے چلنا، طیران فی الھوا یعنی ہوا میں اڑنا۔ یہ تمام امور شاہِ جنات آپ کیلئے آسان بنا دے گا۔ علوم غریبہ و فنون عجیبہ حاصل ہونگے۔ شاہِ جنات آپ کو زمین کے خزائن سے آگاہ کر سکتا ہے اور علم طب و صنعت الٰہیہ کے معارف اور حقائق سے بھی آگاہی۔ غرضیکہ ان آیات خمسہ تسخیر کردہ شاہِ جنات جو بے شمار جنات کے قبیلوں کا بادشاہ ہے۔ آپ کی ہر جائز حاجت میں آپ کا مددگار ہو گا۔

حصار کا طریقہ

دورانِ ریاضت سورۃ فاتحہ، اخلاص، فلق، ناس، پانچ پانچ مرتبہ پڑھیں اور آیت الکرسی، الشمس، الطارق ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے دائیں طرف سے حصار شروع کر کے بائیں طرف چاقو یا چھری گاڑ دیا کریں۔ بعد از اختتام یہی حصار پڑھ کر اکھاڑ لیا کریں۔ اگر جگہ پختہ ہو تو شہادت کی انگلی سے حصار کریں اور بعد عمل دائیں ہاتھ سے حصار مٹا دیا کریں۔ اپنی حفاظت کیلئے انہی حروف مقطعات یعنی کٓھٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ کا نقش ذوا لکتاب تیار کر کے اپنے پاس رکھیں تا کہ آپ جنات کے شر سے

محفوظ ہو رہے ہیں۔ تسخیر ارواح کے اعمال کیلئے ہماری تصنیف ''مصباح الارواح'' کا مطالعہ فرمائیں۔ اس کتاب میں تسخیر موکلات، پریاں، ہمزاد، نیلاں، مؤکل، بھوت، پریت، دیوی، جوگن، بھیرو، شاہ جنات اور دیگر بے شمار ارواح کی تسخیر و حاضری کے اعمال تفصیلاً درج ہیں۔ اپنے مرے ہوئے بزرگوں کی ارواح سے ملاقات کے علاوہ انسانی نظروں سے غائب ہونے کے رازوں کو پہلی بار ''مصباح الارواح'' میں عیاں کیا گیا ہے۔

نقش مثلث کے جملہ اعمال کے لئے ہماری تصنیف ''رموز خاتم سلیمانی'' کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب میں خاتم سلیمانی کے بے شمار نایاب عمل و نقوش دیے گئے ہیں اور خاتم سلیمانی کے ایسے ایسے اعمال بھی اس میں شامل ہیں جو شعبہ ہائے زندگی کے جملہ امور میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ دنیاوی ضرورت اس سے تمام کی تمام پوری ہوتی ہیں۔ حب و بغض، حاضری مطلوب، بربادی وبلا کی دشمنان آپ کیلئے بازیچہ اطفال بن کر رہ جائیں گے اور ایسے ہی بے شمار سربستہ روحانی رازوں کا انکشاف ''رموز خاتم سلیمانی'' میں کیا گیا ہے۔

حروف نورانی

حروف نورانی ابجد قمری کی ترتیب سے یہ ہیں۔ ا ہ ح ط ی ک ل م ن س ع ص ق ر۔ اور حروف نورانی مفرد کی قرآنی ترتیب یہ ہیں۔ ا ل م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن

خواص الحروف

معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے حروف میں وہ تصرفات و کمالات پوشیدہ رکھے ہیں کہ اگر کوئی اس پر مطلع ہو جائے تو عالم علوی اور سفلی پر انہی حروف کے ذریعے تصرف کرے اور ایسا کیوں نہ ہو جب کلام الٰہی کلام انبیاء و اولیاء، اسماء الحسنیٰ دعوات و عملیات وغیرہ انہی حروف سے مرکب ہو کر بنے ہیں اور ان کی تعریف انہی کی وجہ سے ہے ان کے اندر جو معانی ہیں وہی روحانیت ہے جو منازل سے نزول کرتی ہے اور عالم انسانی پر اپنا ایک اثر ڈالتی ہے۔ ہر حرف متعلق روحانیت علویہ و سفلیہ ہے جن میں اخبار الحروف ملائکہ اجنہ اعوان وغیرہ اہم ہیں اور روحانیت علویہ وسفلیہ کے علاوہ روحانیت فلکیہ بھی ہر حرف کے ساتھ منسوب ہے جن میں منازل قمر بروج و کواکب کے انوارات شامل ہے ہر حرف کے متعلق ایک ریاضت ہے جس کے ذریعے روحانیت علویہ وسفلیہ پر تسلط کر کے ان سے امور دنیوی و دینی میں مدد حاصل کی جاتی ہے۔ پھر علم البیان اور علم الکتابت کے ذریعے ہر حرف کی ایک مختلف تعریف ہے علم البیان کے ذریعے تو مخصوص قسم کے انداز سے حروف کا ورد ہے جو کہ صورت الرحمٰن یعنی صوتِ سرمدی یا آواز ازل میں اپنا ایک اثر ڈال کر مخصوص زاویہ بناتا ہے۔ جو اپنا ایک رد عمل رکھتا ہے۔ جب یہی صوت اپنے احکام و آثار جو کہ اس سے متعلق ہوتے ہیں۔ آپ کی ذات پر یا مطلوبہ کام پر ڈالتی ہے تو امور فعلیت کو درست کر لیتے ہیں یا خراب کر

دیتے ہیں۔ علم الکتابت میں مخصوص وفق اور جفر کے ذریعے ہر حرف کی تاثیر کو ارواح اعداد والحروف کے ذریعے نقوش یا عزیمت وغیرہ میں استعمال کر کے کام لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات روحانیت متحرک کر دینا کرنے سے بھی امداد لے کر تاثیر کو قوی کر لیا جاتا ہے۔ الفاظ محض الفاظ نہیں ہیں بلکہ روحانی قوت ہے جو خیالات کے زیر اثر الفاظ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ الفاظ کی قوت اور پہچان قرآن الحکیم تحریروں سے جس طرح ہو سکتی ہے کسی اور طریقے سے ممکن نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے انسان کو قلم کے ساتھ تعلیم دی'' قلم اللہ تعالیٰ کے راز (تحریروں) کو کاغذ پر منتقل کرتا ہے۔ انسان کو تعلیم قلم اور الفاظ دونوں کے ساتھ دی گئی۔

آسمانی تحریریں جنہیں ملائکہ تحریر کرتے ہیں۔ تمام انسانوں کی نظر سے پوشیدہ رکھی جاتی ہے کیونکہ یہ عام انسانوں کی عقل و سمجھ اور دانش میں آنے والی نہیں ہیں۔ فرشتے اس راز کے امین ہوتے ہیں۔ یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایجنسیاں ہیں۔ انہیں بے شمار کام سونپے گئے۔ وہ اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتے ہیں۔

قرآن کے الفاظ بظاہر بڑے سادہ نظر آتے ہیں لیکن آج تک کوئی فانی انسان سوائے اس کے مخلص بندوں کے قرآن کے معنی کو سمجھ نہ پایا۔ ہم نے جنت جہنم اور برزخ کے الفاظ حرف پڑھے اور سنے ہیں لیکن ہم ان کے حقیقی معنوں سے آج تک ناآشنا ہیں۔ قرآن مجید کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے نور اور علم و حکمت روشنی ہیں۔ جو فرشتے کے باطن میں ہوتا ہے وہی اس کا بیان

بھی ہوتا ہے۔ فرشتوں کے خیالات کی لہریں، جو لطیف فضا میں، لطیف امواج میں تیرتی ہوئی، انبیاء تک پہنچاتی ہیں۔ اگر ہمیں ان لطیف امواج کو دیکھنے کا موقع دیا جائے تو بہت سی حکمت اور دانش کی باتیں ان میں پوشیدہ نظر آئیں گی۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔ اس کے اندر علم و حکمت کے وہ موتی پوشیدہ ہیں جن پر عام انسان کی نظر نہیں پڑتی۔ الفاظ ہی نہیں، حروف کی ترتیب میں حکمت پوشیدہ ہے کیونکہ اسے ترتیب دینے والی ذات خود اللہ تعالیٰ کی ہے اور زمین پر ان الفاظ کو اسی ترتیب میں لانے والا، اللہ تعالیٰ کی تحریروں کا رازدار اور امین حضرت جبرائیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر حرف میں ایک راز کو پوشیدہ کر رکھا ہے اور جب یہ حروف مل کر الفاظ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں تو جن کی قوت کا اور معنی کا معلوم کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنے سے ہی قوت و طاقت حاصل ہوتی ہے۔ قرآن کا ہر لفظ ہر حرف آسمانی تحریر ہے۔ لہٰذا الفاظ کی صحیح ترتیب اور تلفظ کی صحیح ادائیگی اپنے اندر توانائی کا اہی سمندر پوشیدہ رکھتی ہے۔

امیر المومنین حضرت علیؑ کا فرمان ہے کہ اللہ اپنی ذات سے پوشیدہ اور صفات سے ظاہر ہے کہ وہ عقل کل ہے اور انسانی عقل اس کا جز، لہٰذا عقل کل، عقل جز کے اندر سما نہیں سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہماری عقلیں اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ مشہور فرانسیسی پادری اور ساحر الفیفٹ لیوی لکھتا ہے۔ اگرچہ ذات باری تعالیٰ تک عقلوں کی رسائی نہ ممکن

ہے۔ تاہم اس کی نمائندگی کرنے والا حرف الف 〈ا〉 عقلوں میں سما سکتا ہے

۔ وہ الف کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

{Aleph With All And All With Aleph}

میں سمجھتا ہوں اس فرانسیسی پادری نے یقیناً قرآن کا بھی مطالعہ کیا ہو گا۔ قرآن نے آج سے چودہ سو برس پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ اللہ نُورُ السمٰوات والارض. الف کا عدد ایک ہے اور نمبر ا ایک حکمت کار ستہ ہے۔ عرش سے فرش تک پھیلا ہوا ''نور'' حکمت و دانش کے عقل کے دائرے میں نمبر ا ایک روحِ کائنات ہے۔ عالم سفلی میں لوسی فر، باغی فرشتہ شیطان ہے (شیطان آگ سے پیدا ہوا) باطنی علوم بنی آدم اور قدیم مصری دیوتا آسیس (Isis) ہے۔ قدیم مصری (Isis) سورج کی پوجا کرتے تھے۔

مخفی علوم میں پہلا نمبر ا ایک ہے۔ بدن انسانی میں اس کا پہلا نمبر دل کا ہے۔ (جسم مادی کی زندگی کا دارومدار دل پر ہے) باطنی علوم کا بنی آدم، ایک گھونگھریالے بالوں والا نوجوان ہے۔ جس کے سر پر تاج اور ہونٹوں پر حسین مسکراہٹ ہے۔ اس کے داہنے ہاتھ میں چھڑی ہے جو آسمان کی طرف اشارہ کرکے، دنیا والوں کو خدائے ذوالجلال کی عظمت اور جلالت کا احساس دلا رہی ہے اور بایاں ہاتھ نیچے کی طرف اشارہ کرکے اسرار آدم سمجھا رہا ہے۔ نیچے جو اشیاء رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں ایک چھڑی ہے۔ ایک لوح، ایک کپ اور ایک تلوار ہے۔ لوح سے مراد ''لوح محفوظ'' ہے۔ کپ مادی کائنات کی نمائندگی کرتا ہے۔ تلوار عدل الٰہی کی نمائندہ ہے۔ چھڑی کس

مشکلات میں استعداد پانا اور روحانی کیف حاصل کرنا اور صرف الف کی تاثیر سے کام لینا اس کیلئے صرف تعداد کا فرق ہے۔ یہ روزانہ تعداد ۴۴۴۴ مرتبہ ہو گی۔

تیسرا طریقہ زکوٰۃ کا عالم وحدت کی سیر کیلئے ہوتا ہے۔ اس ریاضت سے آدمی مقام صالحین پر فائز ہو جاتا ہے اسرار پردہ وحدت سے آشنا ہونا یہ طریقہ زکات الگ ہے۔ اس ریاضت کا تعلق فقراء سے ہے۔ عام آدمی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے۔ بہر حال آپ آسان زکات ادا کریں۔ جس کا طریقہ تحریر کر چکا ہوں جب زکات ادا کر لیں تو عمل کی مداومت کیلئے ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھا کریں۔ اس کے لئے کوئی خاص وقت اور مقام کی قید نہیں ہے۔ اب جب کوئی خاص مہم درپیش ہو تو سفید کاغذ پر ماء الورد اور زعفران کی روشنائی سے ایک نقش تحریر کریں۔ اس طرح کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور چاروں طرف بارہ سو الف لکھیں یعنی مربع میں ہر طرف تین سو الف ہوں۔ الف ملفوظی کی ضرورت نہیں، مکتوبی کی ضرورت ہے۔ ان سطروں کے تحت ہر سمت ۳۲ الف تحریر کریں چاروں طرف ۱۲۸ ہوئے۔ درمیان میں اپنا مطلب تحریر کریں نقش کا نمونہ یہ ہے۔

(۳۰۰) الف لکھیں

نیچے (۳۲) الف لکھیں

یہاں مقصد لکھیں

بسم اللہ (۸۶) ...

بسم اللہ (۳۰۰) ...

اس نقش کو قرآن کریم میں کسی جگہ رکھ دیں۔ اہم سے اہم اور مشکل سے مشکل کام کی انتہا گیارہ دن کی ہے۔ ایک دن سے لے کر گیارہ دن تک خدا چاہے تو غیب سے کامیابی کے سامان پیدا ہوں گے۔ اگر خدا نہ کرے کسی وجہ سے کامیابی نہ ہو تو سمجھ لیں قدرت کے نزدیک اس کا نہ ہونا ہی بہتر ہے اور یقین کرے کہ یہ کام ہونے والا ہی نہیں۔ چاہے آپ دنیا کی قوت لگائیں۔ زکات صرف ایک مرتبہ ادا کرنی ہو گی اور روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنا ہو گا۔ پھر ہر وقت آپ اس نقش سے کام لے سکتے ہیں۔ مگر دوسروں کیلئے مقصد کا نام اور نام سائل مع والدہ تحریر کریں۔ مقصد مختصر تحریر کریں۔ مثلاً فیصل بن شمیم کا قرض ادا ہو جائے۔ حسن بن زینب ملازم ہو جائے۔ فاطمہ بنت کوثر کی شادی ہو جائے۔ بالکل معمولی اور آسان عمل ہے مگر فوائد میں کبریت احمر ہے۔ اعتقاد کامل سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فیض حاصل کریں۔ حروف کے اعمال وزکات اور تعویذات ونقوش نیز علم الحروف کے خاص الخاص رموز واسرار کے انکشافات پر مبنی ہماری کتاب ''فیضان الحروف'' کا مطالعہ فرمائیں جو آپ کو بے شمار کتب سے بے نیاز کر دے گی۔

باب دوم

اس باب میں حروفِ مقطعات کے بامعنی جملے دیئے گئے ہیں۔ جن میں بے شمار راز مخفی ہیں۔ کچھ جملے آپ پہلی مرتبہ پڑھیں گے۔ یہ جملے دراصل قرآن پاک کے رازوں کی کلید ہیں۔ حروفِ مقطعاتِ نورانیہ کے یہ جملے ریاضتوں کے دوران راقم السطور کو کشفی طور پر القا ہوئے، ان کے ترجمہ وتشریح کے لئے میرے محترم دوست ڈاکٹر سید ریاض الرحمن نقوی البھا کری آف چکوال نے بہت زیادہ معاونت فرمائی، علوم روحانیہ ومخفیہ میں آپ کا نام محتاج تعارف نہیں ہے۔

فقط

حکیم غلام سرور شباب عفی عنہ

حروف مقطعات کے بامعنی جملے

قرآن کریم کی سورتوں کے شروع میں کچھ حروف (الم۔ حم۔ طہ۔ کھیعص وغیرہ) ایسے ہیں جن کا بظاہر کوئی ترجمہ نہیں ہوتا، انہیں حروف مقطعات کہتے ہیں۔ علماء کرام کی تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر قرآن مجید کے تمام حروف مقطعات کو جمع کر کے مکررات میں ان کو حذف کر دیا جائے تو صرف چودہ حروف (ص ر ا ط ع ل ی ح ق ن م س ك ه) باقی بچتے ہیں جنہیں ملا کر پڑھنے سے صرف مندرجہ ذیل عبارت یا بامعنی جملہ بنتا ہے۔ (تفسیر کشاف از علامہ زمخشری)

صِرَاطُ عَلِيٍ حَق" نُمْسِكُهُ

ترجمہ:۔ علیؑ کا راستہ حق ہے اسے مضبوطی سے تھام لوں۔

حضرت علی ابنِ طالب کی شان

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت = بہ کعبہ ولادت بہ مسجد شہادت

کھلی جو آنکھ تو پہلے چہرہ حبیب خدا ﷺ کا جلوہ تاباں دیدہ بینا عطاء کر گیا پھر خدا کا گھر دیکھا۔ جو خدا کا گھر تھا وہ علی کا گھر بنا جو بیت اللہ تھا وہ بیت علی بن گیا۔ گویا قیامت تک جو اربوں اور کھربوں انسان خانہ خدا کا طواف کریں گے وہ علی کی جائے پیدائش کا بھی طواف کریں گے۔ خدا کے گھر میں پیدا ہوئے اور خدا کے گھر میں شہادت کا پیغام ملا۔ دوستو! تاریخ انسانی اٹھا

کر دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ علی سے پہلے کس کو یہ شرف حاصل ہوا اور علی کے بعد یہ شرف کس کو حاصل ہوا وہ کون سا انسان ہے جس کی زندگی کا آغاز اور انجام اتنا حسین ہو جتنا حسین آغاز اور انجام حضرت علی مرتضیٰ کی زندگی کا ہوا۔

تاریخ نگار اور تبصرہ نگار عجب ستم اٹھاتے ہیں اور غلط کہتے ہیں کہ پہلے ایمان کون لایا پہلے مسلمان کون ہوا۔ کہتے ہیں کہ خواتین میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں۔ مردوں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ ایمان لائے غلاموں میں پہلے حضرت زیدؓ ایمان لائے اور بچوں میں حضرت علی پہلے ایمان لائے مگر میں کہتا ہوں دوستو علی کے بارے میں انصاف کی بات کرو۔ مسلمان کا سوال تو اس کیلئے پیدا ہوتا ہے جو پہلے کسی اور مذہب پر ہو۔ ایمان لانے سے پہلے بت پرست ہو، آتش پرست ہو، پہلے کسی اور کا کلمہ پڑھتا ہو اور پھر اپنے آقا اور مولا کا کلمہ پڑھے۔ نادان کہتے ہیں کہ علی پہلے مسلمان تھے۔ میں کہتا ہوں کہ علی پہلے ہی سے مسلمان تھے۔ علی جس کا نفس نفس توحید سے سرشار تھا، جس نے آنکھ توحید پر کھولی اور جس کے اباؤ اجداد بھی توحید کا علم زندگی میں بلند کرتے رہے، جنہوں نے شرک اور بت پرستی سے اپنا دامن آلودہ نہیں کیا، جنہوں نے اسلامی نظام اور غیر اسلامی نظام میں فرق واضح کیا جو خلافت اور ملوکیت میں حد فاصل تھا۔ جس نے بتایا کہ اصول پرستی اور امانت کو اسلامی نظام سیاست میں کیا مقام حاصل ہے۔ جس نے اپنے عمل سے بتایا بھائی اگر دشمن کے پاس بھی چلا جائے تو اس کا وظیفہ بیت

الماں سے بند نہ ہو۔ جس نے یہ بتایا کہ لوگ ساتھ چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں مگر
ضمیروں کو خریدنے کی کوشش نہ کرو۔ جس نے یہ بتایا کہ لوگ غلط کام پر
قائم رہیں تو ان پر لعنت بھیجو صحیح بات پر ڈٹے رہو چاہے اس پر جان ہی کیوں
نہ چلی جائے۔ جس نے مشکل ترین لمحات میں بھی برصغیر پاک و ہند میں رہنے
والے ہم بے کسوں کو فراموش نہیں کیا آپ نے سنا ہوگا کہ اکثر کہا جاتا
ہے کہ سندھ کا فاتح محمد بن قاسم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ادھوری سچائی ہے
یہاں پھر جناب امیر کے کارناموں کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔ آج
تمام شیعہ، سنی مورخ اس بات پر متفق ہیں کہ سندھ کے صوبے پر سب سے
پہلا اسلامی لشکر جناب امیر کے عہد میں بھیجا گیا اور صوبہ سندھ آپ کے زما
نے میں فتح ہوا۔ اہل سندھ کو اس بات پر فخر کرنا چاہیے کہ یہ سندھ علی
المرتضیٰ کا تھا۔ علامہ ابن قطیبہ جو قدیم مورخ اسلام ہیں۔ وہ لکھتے ہیں امام زین
العابدین کی ایک زوجہ محترمہ سندھی تھیں۔ سندھ میں انہوں نے پہلی شادی
کی تھی اور ان سے حضرت زید شہید یہیں پیدا ہوئے۔

میں مرید ہاں علی دا امیر اپیشوا علی ہے۔ میرے پیر دا سوالی دنیا دا ہر ولی ہے

کچھ لوگوں نے مدینۃ العلم اور باب العلم سے اعراض کیا کہ آخر یہ
حروف مقطعات کیا ہیں اور انہوں قیاس پر مبنی طرح طرح کی تعبیریں کیں۔
مثلاً قیاسی عالم کا خیال ہے کہ عرب میں یہ دستور تھا کہ کلام سے پہلے کچھ
کہہ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہی طریقہ اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے مگر سوال یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ طریقہ صرف اٹھائیس (۲۸) سورتوں میں کیوں

وجہ، نیا، باقی چھبیا کی سورتوں یہ اہم ضرورت کیوں نظر انداز کی؟ حقیقتاً
صورت حال یوں ہے کہ مسلمات سے ہے کہ کسی سلطنت کے بادشاہ اور کان
دولت کے مابین کچھ تحریریں کلام اور رموز میں ہوتے ہیں۔ جس کے
ارشادات اور کنایات غیر لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ یہی حقیقت یہاں مضمر ہے
کہ کچھ رموز حروف مقطعات کی صورت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
ﷺ اور اوصیاء رسول ﷺ کے درمیان ہیں اور یہی اسم اعظم ہے۔ جنہیں علما
کر نبی اکرم ﷺ اور ان کے اوصیاء کرام اسم اعظم بتاتے ہیں۔ جس سے
دعائیں قبول ہوتی ہیں اور بادشاہ حقیقی کے امور کی تعمیل و تکمیل ہوتی ہے۔
یہاں پر جناب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے مندرجہ ذیل اشعار
سے مدد لیتا ہوں۔ جو انسان سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

دَوَاءُکَ فِیکَ وَمَاتَشعُرو	وَدَاءُکَ مِنکَ وَلَا تَبصِرُ
وَاَنتَ الکِتَابُ المُبِینُ الَّذِی	بِاَحرُفِهٖ یَظهَرُ مُضمَرُ
وَتَزعَمُ اَنَّکَ جِرمٌ صَغِیر	وَفِیکَ انطَوَی العَالَمُ الاَکبَرُ

1۔ اے انسان تیرا علاج تیرے اندر ہی موجود ہے مگر اس علاج کا تجھے
شعور نہیں اور تیرے امراض بھی تیری ہی وجہ سے ہیں مگر تجھے اس
کی سوجھ بوجھ نہیں۔

2۔ (تجھے بتائے دیتا ہوں) اور اے انسان تو ایک ایسی روشن کتاب ہے
کہ جس کے ایک ایک حرف سے الگ الگ چھپی ہوئی صفات کا

ظہور ہوتا ہے۔

3۔ اور تو اپنے آپ کو چھوٹا سا جسم سمجھتا ہے حالانکہ تیرے اندر ایک بڑا عالم سمایا ہوا ہے۔

صِرَاطُ ملکٍ یَسَحَقُّ عَنَّہ‘

”عنقریب ظاہر ہو گا اس کی قدرت کا صحیح راستہ“

محترمہ سیدہ سکندر زہرا زیدی صاحبہ اپنی تحقیقی کتاب ”نور الہدیٰ“ جو اسرار و رموز قرآن حروفِ تہجی پر ہے۔ صفحہ نمبر 23 پر مندرجہ بالا جملہ تحریر فرماتی ہیں اور اس کی وضاحت میں تحریر فرماتی ہیں کہ ”جو لوگ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ علیؑ کا راستہ صحیح ہے۔ ان پر عنقریب ظاہر ہو جائے گا کہ کون سا راستہ صحیح ہے“ اور ایک طرح سے عبارت حضرت امام مہدیؑ کی شان میں بن گئی کہ جب آپ کا ظہور ہو گا تو حق سامنے آ جائے گا۔ میں نے جب غور کیا تو میں یہ دیکھ کر چونک گئی کہ شیعہ عقائد کے مطابق (ان حروف سے جو چودہ ہیں) پہلے جو عبارت بنی وہ پہلے امام حضرت علیؑ اور اس تصدیق کے لئے جو عبارت بنی وہ آخری امام حضرت مہدیؑ کی شان میں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ عبارت لوگوں کو مہمل لگے لیکن میرے لئے تسکین کا باعث بنی ہے اور اسی عبارت کی لگن نے مجھے ان حروفِ مقطعات کی تحقیق پر اکسایا“ موصوفہ اسی کتاب کے صفحہ نمبر 190 پر رقم الطراز ہیں کہ ”ہر نبی نے اپنے وارث کے لئے دعا کی اور اللہ

تعالیٰ نے انہیں وارث عطا کیا۔“ اسی طرح حضرت محمد ﷺ نے بھی اپنے علم کا وارث حضرت علیؑ کو قرار دیا اور یہ قرآن مجید کے ان حروف کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ اس کی عبارت اس بات کی گواہ بن گئی کہ علی صراطِ مستقیم پر چلنے والے ہیں اور آپ کا راستہ ہی صحیح ہے۔ مُلا محسن صاحب قبلہ کی اس عبارت کو آج تک کوئی رد نہیں کر سکا۔ میرے ذہن میں بھی یہ سوال پیدا ہوا کہ یہ بات درست ہے کہ ان حروف سے یہ عبارت بنتی ہے اور کیا یہ اس بات کی سند ہے کہ حضرت علیؑ کا راستہ ہی صحیح ہے اور قرآن کے شارح آپ ہیں؟ آپ کے علاوہ کیا اور کوئی اس منزل پر نہیں؟ ذہن گھومتا رہا اور آخر کار میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے پالنے والے اگر تو چاہے گا تو مجھے ان حروف سے ہی جواب دے گا۔ چنانچہ اچانک یہ عبارت میرے ذہن میں آئی۔

صِرَاطُ ملکٍ یَسَحَقُّ عَنَّہ‘

ترجمہ = ”عنقریب ظاہر ہو گا اس کی سچائی کا راستہ“

اور یہ عبارت میرے نفس کی تسکین کا باعث بن گئی اور مُلا محسن صاحب قبلہ کی بات کی سند بھی ہے۔ اگر اس بات میں شک ہے تو عنقریب اس کا ثبوت مل جائے گا اور وہ یہ کہ جب امام زمانہ کا ظہور ہو گا اور حضرت امام مہدیؑ اسلام کے ظہور کے متعلق بے شمار روایات شیعہ و سنی موجود ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری، جامع ترمذی، صحیح مسلم اور اصول کافی، تہذیب اسلام وغیرہ

میں جیسا کہ سنن ابو داؤد جز چہارم میں ہے کہ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ "میں نے رسول ﷺ اللہ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت امام) مہدی میری اولاد میں اور اولاد فاطمہؓ سے ہو گا" صحیح بخاری میں ہے کہ "کیا ہو گا اس وقت جب تم میں سے ابن مریم نازل ہو گے اور تمہارا امام جو تم میں سے ہو گا" (صحیح بخاری جلد دوم ۴۷) سلسلہ راویاں سے حضرت عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "قیامت اس وقت نہیں آئے گی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک جس کا نام میرے جیسا ہو گا بادشاہ نہ ہو جائے گا۔" (جامع ترمذی جلد دوم ۱۵۴) تو گویا ملا محسن صاحب کی عبارت اس بات کی شاہد ہوتی ہے کہ علی کا رستہ صحیح ہے اور صراط مستقیم کی راہنمائی کرنے والے رسول ﷺ اللہ کے علی ہیں اور آخری ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق حضرت امام مہدی ہیں۔

(نور الہدیٰ از سیدہ سکندر زہرا زیدی صفحہ ۱۹۱)

قارئین محترم! حروف نورانیہ کے چند با معنی جملے "عکس لوح محفوظ" آپ پہلی مرتبہ پڑھیں گے۔ یہ جملے حروف مقطعات نورانیہ کی ریاضتوں کے دوران مجھے کشفی طور پر القا ہوئے کے ہیں۔ ان کے ترجمہ و تشریح کیلئے میرے محترم دوست ڈاکٹر سید ریاض الرحمن نقوی ابھا کری آف چکوال نے بہت زیادہ معاونت فرمائی ہے علوم رحانیہ و مخفیہ میں آپ نام محتاج تعارف نہیں ہے۔

طَرَقَ سَمْعَکَ النَّصِیْحَۃُ

ترجمہ:۔ "وہ چلا تیری نصیحت سننے کیلئے"

یہ ایک اہم واقع کی طرف واضح اشارہ ہے۔ وہ کون تھا جو نصیحت سننے کے لئے چلا؟ میں اس جملے کو حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کرتا ہوں کیونکہ حالت کفر میں جناب رسالت مآب ﷺ میں قتل کرنے سے باز نہیں آ رہا تھا۔ تلوار لٹکائے آخری فیصلہ کرنے جا رہا تھا کہ یکا یک پاؤں پلٹے بہن اور بہنوئی کی مذمت کی، بہن کے استقلال نے عمرؓ کو سوچنے پر مجبور کر دیا

"پھر وہ چلا نصیحت لینے"

نصیحت بھی ملی اور وصیت بھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے اپنی پوری زندگی اسلام کی نصرت میں لگا دی ۲۲.۱/۲ لاکھ مربع میل پر اسلامی پرچم لہرایا۔ سونا عوام خوش کفر خائف، اسلام کا بول بالا ہوا حضرت عمرؓ کا چرچہ ہوا۔ قبر قربت نبی ﷺ میں ہے، اہل علم اور اہل دل ہی حضرت عمرؓ کی خوبیاں جانتے ہیں۔

مَنْ قَطَعَکَ صِلَۃُ لَرِیْحاً (ریحً)

ترجمہ:۔ "جس نے رشتہ توڑا۔ اس سے ہوا کی مانند ملتا رہ"

"جو تجھ سے قطع تعلق کرے۔ اس سے ہوا کی مانند مل"

جس وقت حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی۔ تو حضور پُر نور ﷺ کے

دل پر جو گزری وہ ہی جانتے ہیں۔ تاہم حضور ﷺ انتہائی در گزر سے کام لیا
۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے عزیز مسطحؓ کی امداد بند کر دی کیوں کہ وہ
الزام تراشوں کے ساتھ تھا۔ حضرت عائشہؓ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے ان کی
اس تہمت سے براءت فرمائی۔

ترجمہ: ''جن لوگوں نے بہتان باندھا ہے، تم ہی میں سے ایک جماعت ہے
اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھنا۔ بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے۔ ان میں جس
شخص نے گناہ کا جتنا حصہ لیا اس کیلئے اتنا وبال ہے اور جس نے ان میں سے
اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا ہے اس کا عذاب بڑا ہو گا'' (سورۃ النور آیت ۱۱)

حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ واللہ میں آئندہ مسطح کو کچھ خرچہ نہیں
دونگا۔ مسطح حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عزیزوں میں سے تھے اور غریب تھے۔
حضرت ابو بکرؓ خرچ سے ان کی مدد کرتے تھے۔ لیکن اتفاق سے اس بہتان
کے تذکرے میں وہ بھی شامل ہو گئے جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قسم
کھائی کہ وہ مسطح کو خرچ نہیں دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔

ترجمہ: ''اور جو لوگ تم میں سے صاحب فضل اور صاحب وسعت ہیں وہ اس
بات کی قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں اور محتاجوں اور وطن چھوڑ جانے
والوں کو کچھ خرچ پات نہیں دیں گے۔ ان کو چاہیے کہ معاف کر دیں اور
در گزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ خدا تم کو بخش دے؟ اور اللہ تو
بخشنے والا مہربان ہے'' (سورۃ النور آیت ۲۲)

مَنْ قَطَعَکَ صِلَۃً لَرِیحاً

اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ تفصیل کے لئے تفسیرات کا مطالعہ کریں ہم
نے مختصر طور پر بتایا ہے۔

نَصٌّ حَکِیْمٌ قَاطِعٌ لَہٗ سِرٌّ

ترجمہ: ''حکیم کی نصیحت کے اس کا راز سے پردہ اٹھا''

مختصر معنی نص = نص قرآنی ہے قرآنی حکم ہے۔ حکیم = دانا، حکمت والا
قاطع = قاطع، قطعہ کرنا، پردہ چاک کرنا۔ لہ = اس کا، اس سے۔ سِرٌّ
= راز، بھید۔ اس جملہ میں قرآن کریم پر غور و فکر کی دعوت ہے۔ قرآن
کریم قادر مطلق کا وہ نسخہ عظیم ہے جس پر پردوں کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔
متقی یہ بتاتا ہے مومن یہ بتاتا ہے ولی یہ بتاتا ہے شہید اور صدیق یہ بتاتا ہے
مریضوں کیلئے شفا اور عاقلوں کیلئے علم و حکمت، خدا رسیدہ کیلئے ہدایت اور
عوام و خواص کیلئے رشد و ہدایت۔ خلاصہ یہ ہے کہ پوری زندگی کو
سنوارنے کا خلاصہ اسی میں موجود ہے۔ مگر یہ اس وقت ممکن ہے جب آپ
قرآن پاک کے بارے میں غور و فکر کریں گے۔ قرآن پاک وہ مقدس
کتاب ہے جو جامع علوم ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا
رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○ ترجمہ = اور اسے جنگلوں اور دریاؤں
سب چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتا نہیں جھڑتا مگر وہ اس کو جانتا ہے اور زمین

کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہری یا سوکھی چیز نہیں مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔ (سورۃ الانعام آیت ۵۹) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا○ ترجمہ: بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔ (سورۃ محمد آیت ۲۴) قرآن مجید میں ۲۹ مقامات پر حروف مقطعات کا استعمال ہوا ہے۔ بظاہر تو یہ بامعنی حروف لگتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اپنے اندر بہت اسرار و رموز رکھتے ہیں۔ یہ ہماری کوتاہی ہے کہ ہم ان کو سمجھ نہیں پاتے۔ کلام پاک میں کوئی حرف ایسا نہیں جو اپنے اندر ایک خاص معنی و مفہوم نہ رکھتا ہو بلکہ زبر، زیر اور پیش تک اپنے اندر معنی رکھتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پر غور و خوص کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے کہ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ○ ترجمہ۔ ”اور بلاشبہ آسان بنا دیا ہے ہم نے اس قرآن کو نصیحت کیلئے۔ کیا کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا (القمر آیت نمبر ۱۷) دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا○ ترجمہ۔ ”بھلا یہ قرآن میں غور کیوں نہیں کرتے۔ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کا (کلام) ہوتا تو اس میں (بہت سا) اختلاف پاتے (سورۃ النساء آیت ۸۲)

مَنْ يَّقْطَعُ حِرْصَكَ سَهْلًا

ترجمہ۔ ”کون جو تیری خواہش (آرزو و مشن) کو آسانی سے روک سکے گا

(یہ کام، تبلیغ کرنے کی نہیں)

جب حضور ﷺ نے تبلیغ دین شروع کی تو کفار مکہ، قریش مکہ نے آپ پر کون سی سختیاں اور مصائب نہ ڈھائے۔ آپ کے اخلاق عظیم اور دین کی حقانیت دیکھ کر کفرستان مکہ میں شمع رسالت کے پروانے پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے اپنی زندگی تحفظ مصطفیٰ اور بقائے اسلام کیلئے وقف کر دی۔ حضرت عمرؓ نے رسالت مآب کو قتل کرنے کا منصوبہ بنالیا۔ بالآخر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ خاندانی عظمت، پُر جلال شخصیت مصطفیٰ ﷺ کا پیکر بن کر خلافت دوم کا سہرا سجا کر جلوہ افروز ہوئے اور وہ کارہائے نمایاں سر انجام دیئے کہ اگر تاریخ اسلام سے ان ابواب کو نکال دیا جائے تو تاریخ اسلام تاریک ہو جائے گی۔ خلافت راشدہ کی نمایاں خصوصیت انصرام مملکت ہے جو عمرؓ نے کام کئے قیامت تک نہ کوئی کر پائے گا۔ پھر ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کا واقعہ پھر جنگ بدر، احد، خندق تبوک، خیبر وغیرہ سب اس بات پر شہادت ہیں کہ مشن محمد مصطفیٰ ﷺ پایہ تکمیل تک پہنچا تب اللہ تعالیٰ کو تکمیل کی سند دینی پڑی۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ترجمہ۔ ”آج مکمل کر دیا ہے میں نے تمہارے لئے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کر لیا ہے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین۔ (سورہ المائدہ آیت ۳)

باب سوم

اس باب میں حروفِ مقطعات کے استعمال کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورتوں کی ابتدا میں حروفِ مقطعات استعمال کر کے انسان کو قرآن پاک کے اعجاز کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حروفِ مقطعات اپنے دامن میں معجزانہ طور پر کتنے اسرار رکھتے ہیں؟ اس کے بارے میں کماحقہٗ اللہ تعالیٰ اور حبیب خدا ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ مختصر طور پر ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ حروفِ مقطعات قرآن پاک کے خاص کوڈز ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی انسان پر عنایات

بلاشبہ انسان پر حق تعالیٰ کی خصوصی عنایت رہی ہے اور رہے گی۔ مالک ارض و سماوات نے اسے اپنے عظیم الشان نیابت کے اعزاز سے نوازا ہے۔ ضرورت کی حد تک اپنی صفات میں سے بھی اسے بہت کچھ عطا کیا ہے۔ صفتِ علم دی ہے صفتِ رحم و غضب دی ہے صفتِ تصرف بخشی ہے۔ وہ عجیب و غریب صلاحیتیں عطا کی ہیں جو دوسری مخلوقات کو حتیٰ کہ حضرات ملائکہ علیہم السلام کو بھی مجموعی طور پر نہیں بخشی گئیں۔ یہ فی الحقیقت انسان کا بہت بڑا شرف ہے، اعزاز ہے۔ جسے عام طور پر انسان اپنی نالائقی اور بے راہ روی کی وجہ سے محسوس نہیں کرتا۔ کائنات کے کچھ ضروری راز حق تعالیٰ نے اپنی رحمت سے انبیاء کے ذریعہ منکشف کر دیئے ہیں اور کچھ انسانوں کے اپنے تجسس اور جہد و جہد پر چھوڑ دیئے ہیں اور غور و فکر کی دعوت دے کر صحیح سمتوں کی طرف رہنمائی کر دی گئی ہے۔ کائنات کے کچھ رموز ایسے بھی ہیں اور کچھ نہیں بلکہ بہت سے ایسے ہیں جہاں تک انسانی فکر و فہم کی رسائی ممکن نہیں۔

قرآنِ کریم کا چیلنج

غرض یہ ہے کہ ہر طبقہ کی جانب سے آپ ﷺ کی مخالفت ہو رہی ہے۔ وہ اپنے مخالفانہ پروپیگنڈہ (Propaganda) کو مؤثر بنانے کیلئے ہمہ وقت اس تلاش میں ہیں کہ محمد ﷺ کی کوئی غلطی ہاتھ آجائے اور پھر اس

کو عوام میں پھیلا دیا جائے تا کہ ان کا کسی وقت بھی رجحان محمد ﷺ کی طرف نہ ہو پائے۔ لیکن انہیں محمد ﷺ کی کوئی غلطی اور کوئی کمزوری نہیں مل رہی۔ اللہ کے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کا کردار انتہائی بلند ہے۔ چاند، سورج کی طرح روشن ہے۔ کوئی اس پر انگلی تک نہیں اٹھا سکتا۔ محمد ﷺ اللہ کی طرف سے وہ کلام پیش کر رہے ہیں وہ اتنا مکمل اور جامع ہے کہ اس پر کسی بھی رخ سے معترزانہ کوئی موثر بات نہیں کی جا سکتی...... قرآن ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہے کہ اگر تمہیں اس میں کوئی شک ہے کہ کلام، اللہ کا کلام نہیں ہے تو تم بھی اس جیسا کلام بنا لاؤ۔ اس کے مثل کوئی چھوٹی سی سورت ہی بنا کر دکھا دو، تم میں بڑے بڑے ادیب اور مایہ شاعر بھی ہیں۔ تنہا یہ کام نہیں ہو سکتا تو باہمی مشورہ کر لو۔ اپنی مدد کے لئے اپنے قابل ترین لوگوں کی مجلس بلا لو۔

قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

ترجمہ۔ محمد! آپ ان سے کہہ لیجئے کہ اگر تمہیں اس میں شک ہے تو اس جیسی کوئی سورت بنا کر دکھا دو اور مدد کیلئے اللہ کے سوا جس کو چاہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

قرآن کے اس چیلنج کا مخالفین کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ نہ آج ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔ در آنحالاں کہ ان لوگوں میں زبان و ادب اور اسلوب بیان کے اعتبار سے نامور لوگ موجود تھے۔ انہیں اپنی زبان دانی

اور شوکت کلام پر ناز تھا۔ وہ اپنے مقابلے میں دنیا کے تمام لوگوں کو عجمی (گونگا) کہا کرتے تھے۔ ان کا خطیب مسندِ خطابت پر جب کھڑا ہوا جاتا تھا تو فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دیا کرتا تھا۔ ان کا شاعر جب اپنا کلام سناتا کرتا تھا تو سامعین کے دلوں میں آگ لگا دیتا تھا۔ مگر ان کے کمالات کے باوجود مایہ ناز شاعروں، ادیبوں اور خطیبوں کو پسینے آ گئے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ

"قرآن کریم محمد ﷺ کا پیش کردہ ایک عظیم علمی معجزہ ہے۔ اپنے اسلوب بیان کے اعتبار سے بھی، فصاحت و بلاغت اور صداقت کے اعتبار سے بھی، شوکتِ مضامین، ترکیب اور صحتِ اخبار کے اعتبار سے بھی، اپنے حسنِ انداز اور اثرات کے اعتبار سے بھی، اپنے معنیٰ و مفہوم، پیشین گوئیوں اور حروف و الفاظ کے اعتبار سے بھی غرض قرآن کریم ہر رخ سے ایک معجزہ ہے، بہت بڑا معجزہ اور زندہ معجزہ"

قرآن کریم کے حروف والفاظ

قرآن کریم اس چیلنج کا جواب مخالفین نہیں دے سکے اور دے بھی نہیں سکتے تھے۔ وہ حیران تھے، وہ جانتے تھے کہ محمد ﷺ جو کلام پیش کر رہے ہیں وہ انہیں حروف والفاظ سے مرکب ہے جو ہر وقت ہماری بول چال میں، ہمارے مضامین میں اور ہمارے اشعار میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن قرآنی آیات میں اور ان کے الفاظ میں جو لطافت و شرینی ہے، جو زور ہے

اور جو خوبیاں ہیں وہ ہمارے کلام میں نہیں اور ہماری کوششوں کے بعد بھی نہیں پیدا ہو تیں۔ اس حقیت کا مخالفین کو پوری طرح احساس تھا۔ لیکن اس کا اظہار کرنا ان کیلئے ایک مشکل بات تھی۔ اس میں وہ اپنی زبردست توہین سمجھتے تھے۔

حروفِ مقطعات

قرآن کریم کی سورتوں کے شروع میں متعدد جگہ جو حروف آئے ہیں جیسے الٓمٓ، الٓمٓرٰ، حٰمٓ، عٓسٓقٓ، طٰسٓ، قٓ، نٓ. وغیرہ، انھیں حروف مقطعات کہتے ہیں۔ جن کے معنی معلوم نہیں۔ مفسرین کا خیال ہے کہ سورتوں کے اوائل میں ان حروف کے لانے کا مقصد ذہنوں کو قرآن کریم کی اعجازی قوتوں کی طرف لانا ہے اور باور کرانا ہے کہ دیکھو یہ ہمارا کلام یعنی قرآن کریم انہی حروف والفاظ کے دائروں میں ہے جو عام طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ جنھیں اہل زبان، مرد ہوں یا عورتیں بچے ہوں یا بوڑھے، سبھی اپنی روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔ تمثیلیں اور محاورے بھی وہی ہے جو تمہاری زبان میں مستعمل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی تم اس جیسا کلام پیش نہیں کرسکتے۔ ایک چھوٹی سی سورت بھی نہیں بنا سکتے۔ کیا یہ اس حقیت کا کھلا ثبوت نہیں ہے کہ محمد ﷺ کا پیش کردہ کلام، کلام الٰہی ہے!

اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے آج کا ترقی یافتہ انسان فلسفہ کے اور عناصر اربعہ اور اہل سائنس کے اس سے بھی زیادہ عناصر پر دسترس حاصل کرنے

کے باوجود ایک گلاب کا پھول تک نہیں بنا سکتا! جب کہ وہ تمام عناصر جن کی ترکیب سے یہ پھول بنا ہے۔ وہ انسان کی دسترس سے باہر نہیں۔ پلاسٹک اور کاغذ کے بنائے ہوئے پھول بجائے خود چاہے جس قدر حسین ہوں لیکن ان میں اور قدرتی پھولوں میں زمین آسمان کا فرق رہتا ہے۔ مصنوعی پھول میں قدرتی پھول جیسی نزاکت، وہ دلکشی، وہ رعنائی اور وہ مہک کہاں پیدا ہو سکتی ہے جو مٹی میں اگے ہوئے قدرتی پھولوں میں ہوتی ہے!

تفسیر مدارک میں ہے کہ بعضوں کی رائے یہ ہے کہ سورتوں کی ابتدا میں حروف مقطعات استعمال کرکے انسان کو قرآن کے اعجاز کی طرف توجہ دلانا ہے۔ (مدرک ۲۱)

حروف مقطعات میں اسرار پنہاں ہیں

قرآن کریم میں جو مضامین آئے ہیں ان میں انسانوں کی انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک کے لئے ایک محکم اور مربوط نظام ہے ہدایات ہیں، روئے زمین پر آباد سابقہ قوموں کے عروج و زوال کے صحیح واقعات ہیں۔ کچھ قوموں کے تفصیلی خالات ہیں اور کچھ کے اجمالی، آئندہ پیش آنے والے واقعات کی پیشین گوئیاں ہیں، کچھ متشابہات ہیں، اور یہ سب معجزانہ انداز میں ہیں۔ ان کے علاوہ کائنات میں پھیلے ہوئے رازوں کی طرح اس کتاب مبین کی آیات میں اور ان کے حروف والفاظ میں بھی چھپے ہوئے راز ہیں خدا معلوم یہ حروف مقطعات اپنے دامن میں معجزانہ طور پر کتنے

اور یہ سمجھتے ہیں کہ اہلِ عرب میں بھی یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنے کلام میں [illegible]
حروف استعمال کرتے تھے جن کے بظاہر کوئی معنی نہیں ہوتے تھے بلکہ یہ
ان سے کسی حرف سے کسی خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا تھا یا اپنے کسی
جذبہ و آرزو کا اظہار مقصود ہوتا تھا اور جسے صرف وہی سمجھ سکتا تھا جسے کہنے
والا سمجھانا چاہتا تھا۔

ایک اچھی مثال

کسی شاعر کی محبوبہ جارہی تھی۔ شاعر اسے روکنا چاہتا تھا۔ کہتا ہے۔

قفلتُ لها قِفِی فقالتْ لِی ق

میں نے اس سے کہا کہ کچھ دیر ٹھہر جا اس نے جواب دیا میں ٹھہر گئی۔

یہاں شاعر ق یعنی قف کہہ کر اس کو روکنا چاہتا ہے، کیوں روکنا چاہتا ہے؟ اس کے نظارے سے اپنی پیاسی آنکھوں کو سیراب کرنے کے لئے، اس کے روبرو اپنی محبت بھرے جذبات کا اظہار کرنے کی خاطر اور اس کی جدائی میں جو کرب ناک کیفیات اس بیارِ غم پر گزرتی ہیں۔ انھیں سنانے کیلئے، محبوبہ کے تئیں اس کے قلب اندوہ گین میں جو آرزوئیں ہیں وہ اپنی محبوبہ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے اور محبوبہ حرفِ ق سے اپنے محب کی ان تمام باتوں کو سمجھتی ہے۔ اور خوب سمجھتی ہے، جنہیں دوسرے نہیں سمجھتے۔

اس موقع پر شاعر نے حرف ق سے داستان دل کی طرف اشارہ کیا ہے جو طویل سے طویل تک ہو سکتی ہیں...... دوسرے حرفوں سے وہ باہمی

معاملات یا دیگر اہم واقعات کی طرف اشارات کرتے رہے ہوں گے۔ یہاں
اس مصرع کے پیش کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ عرب میں یہ طریقہ تھا
کہ وہ بعض خاص موقعہ پر اپنے کلام کے الفاظ میں یا آخر میں حروف تہجی
میں سے ایک حرف کو یا چند حروف کو کوڈ ورڈس کے طور پر استعمال کرتے
تھے اور آج بھی مختلف زبانوں میں کوڈ ورڈس کا استعمال موجود ہے۔ حروف
تہجی کا استعمال عربوں کے یہاں تھا۔ اسی لئے انھوں نے قرآنی مقطعات پر
کوئی اعتراض نہیں کیا۔

باب چہارم

اس باب میں صحابہ کرامؓ کے ارشادات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ حروفِ مقطعات کے بارے میں اصحابہ کرامؓ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ آپ اس باب میں پڑھیں گے۔

حضرات صحابہؓ کے ارشادات

حقیقت سے واقف ہوں لیکن عوام کے سامنے بیان کرنا مناسب نہیں کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے راز ہیں۔ " (تفسیر مظہری)

حروفِ مقطعات خدا تعالیٰ کے اسماء

کچھ اہل علم کا خیال ہے کہ حروف مقطعات خدا تعالیٰ کے اسماء ہیں۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ (مقطعات) اللہ تعالیٰ کے اسماء ہیں (تفسیر مدارک صفحہ ۲۱) ابن جریر، ابن منذر اور ابن حاتم وغیرہ نے اسماء وصفات کی بحث میں بسندِ صحیح حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کی ہے کہ "حروف مقطعات اللہ تعالیٰ کے اسماء ہیں۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دعا کے وقت کٓھٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ منقول ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ بھی حروف مقطعات کو اسماء الٰہی سمجھتے تھے۔

قاضی بیضاویؒ نے حروف مقطعات کے سلسلے میں متعدد اقوال نقل کئے ہیں جن میں دسواں قول متکلمین کا ہے۔ ان کا ترجیحی خیال بھی یہی ہے کہ یہ حروف اللہ تعالیٰ کے نام ہے۔ اشہب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مالک ابن انسؒ سے دریافت کیا کہ کیا کسی شخص کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنا نام یٰسین رکھے؟ اس پر مالک ابن انسؒ نے فرمایا! میری رائے میں یہ مناسب نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰسٓ والقرآن الحکیم۔ یعنی یہ

کہتا ہے کہ یہ نام ایسا ہے جس کا مسمّٰی میں خود ہوں (الاتقان فی علوم القرآن)
حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ الم اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

ابن جریر اور ابن ابی جریر طلحہ وغیرہ نے کہا کہ الٓمٓ، طٰسٓمٓ، یا انہی
کے مشابہ حروف، حروفِ قسم ہیں۔ حق تعالیٰ نے ان کی قسم کھائی ہے اور یہ
سب خدا کے نام ہیں۔ (الاتقان و معالم التنزیل)

حروف مقطعات کی قسم کھانے کا سبب ان کی عظمت اور اعزاز ہی
ہو سکتا ہے۔ قسم کسی اہم چیز ہی کی کھائی جاتی ہے۔ اس سے اس حقیقت کی
ترجمانی ہوتی ہے کہ یہ حروف اپنے اندر ایک عظیم حقائق رکھتے ہیں، اعزاز
رکھتے ہیں، اعزاز کی بظاہر وجہ یہ بھی ہے کہ تمام آسمانی کتابوں کے الفاظ کی
بنیاد یہی حروف تہجی ہیں۔ زبانوں کے فرق سے صورت چاہے تھوڑی بہت
تبدیلی نظر آتی ہو مگر وہ سب بنے ہیں انہی حروف سے۔ حق تعالیٰ کے تمام اسماء
بھی انہی سے مرکب ہے۔ تمام انبیاء کرام کی بات چیت میں انہی کو بنیادی
حیثیت حاصل رہی ہے کیونکہ کلامِ الٰہی انہی کے ذریعہ بنتا تھا۔

باب پنجم

حروفِ مقطعات کے بارے میں مفسرین حضرات کیا فرماتے
ہیں؟ اس باب میں مشہور تفسیرات سے ماخوذ مفسرین کے ارشادات جمع کیے
گئے ہیں جن میں حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ
محدث پانی پتیؒ، حضرت سفیان ثوریؒ، قرطبیؒ، عامر شعبیؒ، مرزا مظہر جان
جاناںؒ، زید ابن اسلمؒ، علامہ ابو القاسمؒ، محمود ابن عمر زمخشریؒ، وغیرہ ہم اور
تفسیرات میں سے البیضاوی، تفسیر قادری، تفسیر مظہری، تفسیر رازی، تفہیم
القرآن، تفسیر ابن کثیر، تفسیر نمونہ جیسی بے شمار تفسیرات سے استفادہ
کرتے ہوئے یہ باب مرتب کیا گیا ہے۔

مفسرین کی رائے

حضرت مجدد صاحب کا ارشاد

حروف مقطعات کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانیؒ سے ایک صاحب نے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا۔ ''یہ فقیر قرآن مجید کے حروف کی نسبت کیا لکھے، ان حروف میں سے ہر ایک حرف عاشق و معشوق کے پوشیدہ اسرار کا بحرِ امواج ہے اور محبّ و محبوب کے دقیق و باریک رموز میں سے ایک پوشیدہ رمز ہے'' (مکتوباتِ مجدد الف ثانی صفحہ ۲۳)

حضرت محدث پانی پتیؒ کی رائے

انھوں نے کہا کہ ''ہمارا ذاتی خیال ہے کہ حروفِ مقطعات متشابہات ہیں۔ یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان کچھ اسرار ہیں جن پر عام لوگوں کو مطلع نہیں کیا گیا''۔ (تفسیر مظہری)

حضرات مفسرین

اکثر مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ قرآن کریم میں حروفِ مقطعات کا استعمال بے فائدہ نہیں ہے بلکہ ان میں رموز و اسرار ہیں جنھیں عام لوگوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ ان میں محبّ و محبوب کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہیں۔

خطوط میں بھی بعض باتیں مخفی رکھی جاتی ہیں

بعض خطوط یا بعض تحریروں میں چند باتیں ایسی ہوتی ہیں جنھیں کاتب و مکتوب الیہ کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ [illegible] قرآن پاک کے ان مکتوبات میں سے معلوم ہوتے ہیں جنھیں اللہ اور محمد ﷺ کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ بیضاوی کہتے ہیں کہ '' [illegible] اقوال صحابہ سے معلوم ہوا کہ یہ حروف مقطعات راز کی باتیں ہیں جنھیں رازدار کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ''لہذا ثابت ہوا کہ حروف مقطعات متشابہات میں سے ہیں اور غیر معلوم المراد ہیں۔ (التقریر الحاوی فی حل تفسیر البیضاوی صفحہ ۱۶۲)

سفیان ثوریؒ وغیرہ کی رائے

سفیان ثوریؒ، قرطبیؒ اور عامر شعبیؒ وغیرہ حضرات کی رائے بھی یہی ہے کہ حروف مقطعات میں اسرار پوشیدہ ہیں۔ (ابن کثیر)

حضرت مجدد الفِ ثانیؒ

ہندوستان کے مشہور بزرگ حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے ایک مکتوب میں سے اس کی طرف واضح اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''محکمات اگرچہ کتاب کی امہات ہیں یعنی اصل ہیں۔ لیکن ان کے نتائج اور ثمرات جو متشابہات ہیں، کتاب کے اصل مقاصد میں سے ہیں۔ امہات، نتائج کے حاصل ہونے کے لئے وسائل سے زیادہ نہیں۔ پس کتاب کا لب یعنی مغز

جو متشابہات ہیں اور محکمات اس کا قشر یعنی پوست - وہ متشابہات ہی ہیں جو رموز و اشارہ کے ساتھ اصل بیان ظاہر کرتی ہیں اور اس مرتبہ کی حقیقت کا نشان بتاتی ہیں - بر خلاف محکمات کے - متشابہات گویا حقائق ہیں اور محکمات متشابہات کی نسبت ان حقائق کی صورتیں ہیں - عالم راسخ وہ شخص ہے جو لب یعنی مغز کو قشر یعنی پوست کے ساتھ جمع کر سکے - اور حقیقت کو صورت کے ساتھ ملا سکے ''۔

اپنے اسی مکتوب میں شرعی احکام کی سختی کے ساتھ پابندی پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں - ابتدا میں فقیر یہ سمجھتا تھا کہ علماء راسخین کو متشابہات کے ساتھ ایمان لانے کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہے اور ان تاویلوں کو جو علماء وصوفیاء نے بیان کی ہیں، متشابہات کے لائق نہیں سمجھتا تھا اور ان تاویلوں کو ان اسرار سے جو چھپانے کے قابل ہوں - تصور نہ کرتا تھا - جیسا کہ عین القضاۃ نے بعض متشابہات کی تاویل میں کہا ہے - مثلاً الٓمٓ سے الم مراد لی ہے جس کے معنی درد کے ہیں - جو عشق و محبت کو لازم ہیں وغیرہ وغیرہ آخر کار جب حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے محض اپنے فضل سے متشابہات کی تاویلات کا تھوڑا سا حال اس فقیر پر ظاہر کیا اور اس مسکین کی استعداد کی زمین میں دریائے محیط میں سے ایک چھوٹی سی نہر چلادی تو معلوم ہوا کہ علماء راسخین کو بھی متشابہات کی تاویلات کا بہت سا حصہ حاصل ہے ''

(مکتوباتِ ربانی دفترِ اول صفحہ ۲۷۲)

مرزا مظہر جان جاناں

اسی سے ملتی جلتی بات مرزا مظہر جان جاناں فرماتے ہیں کہ ''بعض اہل کشف ... قرآن مجید ایک سمندر نا پیدا کنار معلوم ہوتا ہے اور یہ حروف (مقطعات) ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ چشمے، جن سے پورا قرآن ابل رہا ہوں۔''

(تفسیر مظہری) یہی رائے حضرت محدث پانی پتی کی ہے - کہتے ہیں کہ ''ہمارا خیال یہ ہے کہ یہ مقطعات متشابہات ہیں اور خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ کے باہمی اسرار ہیں - جن پر عام لوگوں کو مطلع نہیں کرنا چاہا یا جس نے رسول ﷺ کی سنت کی اتباع کا اپنا شعار بنالیا وہ بھی ان کی شعار سے واقف ہو سکتا ہے۔''

مقطعات کے اسماء ہونے پر بعض علماء کی رائے

بعض مقتدر اہلِ علم کی رائے یہ ہے کہ حروفِ مقطعات ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نام ہی مگر اجزائے اسماء ہیں تنہا تنہا حروف اسم نہیں بلکہ ایک دوسرے اور تیسرے کے ساتھ مل کر مکمل اسم بنتے ہیں۔

مقطعات اسماء قرآنی

مفسرین میں سے کچھ حضرات کا خیال ہے کہ حروفِ مقطعات جنابِ باری سبحانہ، وتعالیٰ کے اسماء نہیں، قرآن کریم اور ''ذکر'' کی طرح کتاب اللہ کے اسماء ہیں - عبدالرزاق اور ابنِ ابی حاتم نے یہی لکھا ہے - کُلُّ

ہجاءٍ فی القُرآنِ فَھُوَ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ القُرآنِ۔ قرآن کریم میں جو حروف یامقطعات ہجی آئے ہیں وہ سب قرآن مجید الگ الگ نام ہیں۔

مقطعات سورتوں کے نام

بعض علماء کی رائے ہے کہ حروف مقطعات نہ اللہ تعالیٰ کے اسماء ہیں اور نہ قرآن کریم کے۔ بلکہ یہ قرآن کی سورتوں کے نام ہیں۔ متکلمین میں سے یہی کہتے ہیں (تفسیر رازی) کشاف، ماوردی، زید ابنِ اسلم، علامہ ابو القاسم اور محمود ابنِ عمر زمخشری بھی اس کے قائل ہیں۔ (ابنِ کثیر)

مقطعات میں سورتوں کا مفہوم

بعض کا قول ہے کہ حروف مقطعات جن سورتوں کے اوائل میں آئے ہیں، ان میں ان سورتوں کا پورا پورا مفہوم مزید تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ حروف مقطعات کے متعلق مذکورہ تمام اقوال و تحقیقات کی روشنی میں اگرچہ کوئی حتمی رائے تو قائم نہیں کی جاسکتی تاہم یہ بات بڑی حد تک یقینی معلوم ہوتی ہے کہ مقطعات قرآنیہ کے مفہوم کا معاملہ سراسر پراسرار ہے وہ اسرار کیا ہیں؟ اللہ، اس کا رسول ﷺ اور راسخین فی العلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہمارے سامنے مقطعات کے علاوہ اور بھی کچھ حقیقتیں ایسی ہیں جو یکسر رازہی ہوئی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

محمد قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی لکھتے ہیں کہ

قرآن پاک کی بعض سورتوں کی ابتداء میں جو حروف مقطعات (بے جوڑ) آئے ہیں ان کی تحقیق میں علماء مفسرین کی مختلف آراء اور متعدد اقوال ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ ان سورتوں کے نام ہیں جن کی ابتداء میں یہ واقع ہوئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں ان سے ایک کلام کے منقطع ہونے اور دوسرے کلام کے شروع ہونے پر مزید تنبیہ مقصود ہوا کرتی ہے۔ (یعنی حروف مقطعات سے ثابت کرنا مقصود ہے کہ ایک کلام ہوا اور دوسرا کلام از سر نو شروع ہوا ہے۔) کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ حروف مقطعات سے ان کلمات کی طرف اشارہ ہے جن کے شروع میں یہ حروف واقع ہیں۔ جیسا کہ عرب کے ایک نامور اور مشہور شاعر کا قول ہے۔

فقلتُ لها قفي فقالتْ لي قاف (یعنی وقفت)

ابن جریر اور ابن حاتم ابو العالیہ سے روایت کرتے ہیں کہ

"الٓمٓ میں الف سے آلاء اللہ، لام، سے لطیف اللہ اور میم میں اس کا ملک بے زوال مراد ہے۔"

عبد ابن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابو العالیہ سے یہ بھی نقل کرتے ہیں کہ "الٓرٰ" اور حمٓ اور نٓ کا مجموعہ الرحمن ہے۔"

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ 'الم' کے معنی ہے انا اللّٰہُ اَعلَمُ۔ (یعنی انا کا الف، اللہ کا لام، اور اعلم کا میم ہے)

علامہ بغوی نے بروایت سعید بن جبیر حضرت عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ آلمصٓ۔ کے معنی ہیں۔ اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ وَ اَفصَلُ (یعنی میں اللہ ہوں سب چیزوں سے واقف اور ہر بات میں بہتر فیصلہ دینے والا)۔ اس طرح الٓرٰ کے معنی ہیں اَنَا اللّٰہ اَریٰ (یعنی میں اللہ ہوں اور ہر چیز کو دیکھتا) اور آلمرٰ سے اَنَا اللّٰہ اَعلَمُ و اَریٰ مراد ہے (یعنی میں اللہ ہوں، جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں)

بعض علماء کا خیال ہے کہ حروف مقطعہ سے قوموں کی زندگی کی مدتیں اور اس امت کے بڑے انقلابات سے مراد ہیں۔ بحساب ابجد۔ چنانچہ امام بخاری نے اپنی زندگی میں اور ابن جریر نے پسند ضعیف بیان کیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے پاس کچھ یہودی آئے اور آپ ﷺ نے ان کے سامنے سورۃ بقرہ پڑھی تو ان نے حساب لگا کر اور دل میں کچھ شمار کر کے کہا کہ ہم ایسے دین میں کیوں کر داخل ہو سکتے ہیں جس کے قیام کی مدت زیادہ سے

زیادہ اکہتر (۷۱) برس ہے۔ کیونکہ 'الٓمٓ' کے کل اعداد بحساب ابجد اکہتر (۷۱) ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے سنا تو مسکرا کر خاموش ہو گئے اس پر یہودیوں حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اس کے علاوہ اور بھی کچھ اور بھی آپ پر نازل ہوا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں۔ الٓمٓصٓ اور الٓرٰ اور الٓمٓرٰ = یہ سن کر یہود بولے۔ ابو القاسم! تم نے ہم کو اشتباہ میں میں ڈال دیا۔ (کیونکہ الٓمٓصٓ کے عدد ۱۲۱۔ اور الٓرٰ کے عدد ۲۳۱۔ اور الٓمٓرٰ کے عدد ۲۷۱ ہیں) اب ہم حیران اور سخت حیران ہیں کہ کس کو لیں اور کس کو چھوڑ دیں"۔

علامہ مظہری کہتے ہیں کہ تمام اقوال جو مفسرین کے نقل کیے ہیں (اور جن کا میں نے قدرے بسط کے ساتھ ذکر کیا ہے) سب کے سب علماء محققین کے نزدیک مردود اور نامقبول ہیں۔

قول اول

اس لئے غلط ہے کہ حروف مقطعات کے سورتوں کے نام تسلیم کر لینے کی تقریر پر لازم ہوتا ہے کہ ایک ہی واضع کی طرف سے اِعلامؔ (آگاہ کرنا یا خبر دینا) اشتراک (شرکت) واقع ہو اور یہ (نہ صرف بلغاء کے نزدیک ناپسند اور مکروہ ہے بلکہ) مقصود بالعلمیۃ کے صریح منافی ہے۔ علاوہ بریں ایک چیز کا تین یا تین سے زیادہ کلمات مرکب کر کے نام رکھنے کو اہل دانش کا ذوق سلیم انکار کرتا ہے اور نیز بعض سورتوں کا ان ناموں کے ساتھ

موسوم ہونا اور بعض کا نہ ہونا یہ بھی شان تکلم سے بعید ہے۔

دوسرا قول

اس لئے غلط ہے کہ حروف مقطعات نہ صرف وضعاً بلکہ عرفاً بھی اس لئے مقرر نہیں کئے گئے ہیں کہ ان سے ایک کلام کے منقطع ہونے اور دوسرے کلام کے ازسرنو شروع ہونے پر مزید تنبیہ مقصود ہو۔ وجہ یہ کہ اگر ایسا ہوتا تو ہر سورت کی ابتدا میں حروف مقطعات کا ہونا لازمی تھا۔

تیسرا قول

اس کی غلطی کی وجہ یہ ہے کہ حروف مقطعات سے کلمے کے بعض حروف پر اقتصار کرنے کی طرف اشارہ ہونا یہ کلام عرب میں غیر مستعمل ہے اور اس شعر سے سند لانا محض شاذ اور نا مقبول ہے۔ علاوہ ازیں شعر میں کلمہ قفی اس بات پر قرینہ صریح ہے کہ شاعر کی مخاطبہ کا قول قاف، وَقَفْتُ سے ماخوذ ہے۔ باخلاف حروف مقطعات کے کہ وہاں اس قسم کا کوئی قرینہ پایا نہیں جاتا۔ مثلاً آلمٓ میں کوئی قرینہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ الف 'آلاء اللہ' سے اور ل لُطف اللہ اور میم سے ملک سے ماخوذ ہے۔ (اور جب یہ ہے تو 'الف' سے خداوندی نعمتیں اور 'لام' سے اس کا لطف اور 'میم' سے ملک بے زوال مراد لینا کس طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔) اب رہی یہ بات کہ بعض صحابیوں اور تابعیوں سے بعض اس قسم کے آثار و اقوال منقول ہیں ان کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ وہ اقوال مصروف عن الظاہر ہیں۔ کیونکہ اگر

ایسا نہ ہو گا تو ان کے اقوال میں تعارض (کسی کے سامنے آنا۔ جھگڑا کرنا) ماننا پڑے گا۔ (اور قطع نظر اس کے ترجیح بلامرجح) (کسی چیز کو کسی چیز پر ترجیح دینے والا) لازم آئے گی جو شیوۂ متکلم اور شان فصیح کے سراسر خلاف ہے) کیونکہ جب چند کلمے کئی حرفوں کے شامل ہوں تو ان میں سے صرف ایک کلمہ کے ساتھ حرف کی تخصیص کرنا اور دیگر حرفوں سے اعراض کرنا بھی (ترجیح بلامرجح) ہے۔ رہا جناب نبی اکرم ﷺ کا فہم یہودی پر مسکرانا تو یہ ظاہر ہے کہ آپ کا یہ تبسم (تبسم رضانہ تھا بلکہ) اس کی جہل و نادانی اور کم فہمی پر تعجب اور تعجب کے ساتھ تبسم تھا

بعض مفسرین نے جو یہ کہا ہے کہ حروف مقطعات قسمیہ حروف ہیں یعنی یہ حروف ایک خاص قسم کی شرافت اور بزرگی رکھتے ہیں کیونکہ یہ مادۂ اسماء الٰہی اور اصول لغات ہیں اس لئے خدا نے ان کی قسم کھائی ہے تو یہ تاویل چند ایسی چیزوں کی محتاج ہے جن پر اب تک کوئی یقینی دلیل اور قطعی برہان قائم نہیں کی گئی۔ (الغرض علماء محققین نے مفسرین کی توجیہات کی جو حروف مقطعات کے بارے میں یہاں مذکور ہوئیں، بوجوہ بالا تردید کی ہے اور کسی توجیہ کو قابل تسلیم نہیں بتایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قاضی بیضاوی نے (جو مفسرین کے طبقے میں بڑی پالگاہ رکھتے ہے) ان تمام توجیہات سے پہلو بچا کر ایک عجیب (اور نہایت معرکتہ آلارا) توجیہ اختیار کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ چونکہ حروف تہجی عنصر کلام اور مادۂ لغات ہیں اور کلام ان ہی سے ترکیب پاتا ہے۔ اس لئے ان میں بعض حروف کے ساتھ قرآن مجید کی ابتداء

کی گئی ہے اس لئے ان لوگوں کو تنبیہ کرنی مقصود ہے جو قرآن کے منزل من اللہ ہونے کا انکار کرتے اور اسے غیر خدا کا کلام بتاتے تھے کہ جو کلام تمہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے انہی حروفوں سے مرکب ہے۔ جسے تم اپنے کلام کو ترکیب دیتے ہو۔ پھر اگر یہ خدا کا کلام نہیں ہے تو اس جیسا کلام بنالانے سے تم کیوں عاجز ہوتے ہوں اور نیز حروف تہجی اس لئے بھی سورتوں کی ابتداء میں لائے گئے ہیں کہ سب سے پیشتر جو سامعین کے کانوں میں پہنچے وہ اعجاز کی ایک نوع ایک مستقل ہو کیونکہ (حرفوں کے نام بغیر لکھنے پڑھنے کی مشق کے پہچاننے نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن ہیں اور جب یہ ہے تو) امی محض کا اسماء حروف کو ذکر کرنا صریح معجزہ ہے۔ علاوہ ازیں ان حرفوں کے لانے میں ان نکات و دقائق کی رعائت کی گئی ہے جسے بڑے سے بڑا ادیب جو فنِ ادب میں فائق و مشہور ہو محض عاجز و قاصر رہتا ہے اور ماہر عربیت ان کی نگہداشت نہیں کر سکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ قرآن کریم کی انتیس سورتوں میں (جو گنتی کے لحاظ سے حروف تہجی کے لئے برابر ہیں) چودہ حروف لائے گئے ہیں (جو حروف تہجی سے نصف ہیں) اور ایسے انداز سے لائے گئے ہیں کہ حروف کی تمام قسموں یعنی مہموسہ، مجہورہ شدیدہ اور رخوہ وغیرہ سب کو احاطہ کئے ہوئے ہیں کیونکہ ہر قسم کے نصف حروف ان میں موجود ہیں جیسا کہ ان کی تفصیل سابق میں گزر چکی ہے۔ منجملہ ان کی ایک یہ ہے کہ قرآن کریم کی سورتوں کے ابتداء میں وہی چودہ حروف لائے گئے ہیں جن سے اکثر اوقات کلام مرکب ہوا کرتا ہے۔ ان کے علاوہ باقی چودہ

حروف جو مقطعات کی فہرست سے خارج ہیں وہ ترکیب کلام کا کام نہیں دیتے۔ گویا الٓمٓ اور الٓمٓرٰ وغیرہ کے معنی یہ ہیں کہ قرآن جس کے مقابلہ کی دعوت دی جارہی ہے انہی حروف کی جنس سے مرکب ہے جن سے تمہارا کلام ترکیب پاتے ہیں۔ (تو اگر یہ کلام خدا نہیں بلکہ کلام بشر ہے) تو تم ایسے منکرین قرآن اس جیسا قرآن بنالانے سے کیوں عاجز ہوتے ہو۔''

قرآنی مقطعات میں میرے نزدیک قطعی فیصلہ اور حق بات یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کے متشابہات ان مخفی رموز واسرار میں سے ہیں جو صرف حق تعالیٰ اور اس کے نبی کریم ﷺ کے مابین دائر ہیں اور جنھیں عام لوگ سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتے بلکہ خود اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں کہ عام لوگ اس سے مطلع ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو اور آپ کے کامل پیروؤں کو اور معتقدوں میں سے جسے چاہا اسے سمجھا دیا۔ امام بغویؒ کہتے ہیں کہ جناب صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ

''ہر کتاب میں ایک مخفی بھید اور پوشیدہ راز ہوا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا بھید اوائل سورتوں یعنی حروف مقطعات ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہر کتاب کا ایک انتخاب اور خلاصہ ہوا کرتا ہے۔ قرآن کریم کا خلاصہ حروف تہجی ہیں۔ اس روایت کو امام ثعلبی نے حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ سے روایت کی ہے''

حضرت سجاوندی کا قول ہے کہ حروف مقطعات کے بارے میں صدر اول کے تمام لوگوں کے متفقہ الفاظ یہ ہیں:۔

''انھا سرّ بین اللہ وبین نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم''

''یعنی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی اکرم ﷺ کے درمیان میں ایک بھید ہے''

یعنی دو شخصوں کے درمیان جو باہم ایک دوسرے کے رازدار اور مزاج شناس ہوتے ہیں وہ راز کی باتیں اور معمے جاری ہوتے ہیں جو ان کے باہمی اسرار کے مشیر ہوتے ہیں اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ''مقطعات اور متشابہات کا علم صرف اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے نہ تو نبی اکرم ﷺ ہی اس پر مطلع ہوئے اور نہ آپ کے اتباع اور پیروؤں ہی میں سے کوئی شخص مطلع ہوا''

نہایت بعید اور دور از قیاس ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ قرآن کریم معلوم المعنی نہ ہو نیز متکلم کی طرف سے جب خطاب ہوتا ہے تو اس سے سامع کی تفہیم مقصود ہوا کرتی ہے تو اگر حروف مقطعات کو سننے والوں کو کوئی فائدہ مرتب نہ ہوگا اور شارع کو اس سے کسی طرح کی تفہیم وافہام مد نظر نہ ہوگی تو حروف مقطعات سے لوگوں کو خطاب کرنا گویا مہمل اور بے معنی کلمات سے خطاب کرنا ہوگا یا ہندی شخص سے عربی زبان سے کلام کرنا اور سورت میں قرآن مجید بتامہ بیان وہدایت نہ رہے گا۔ نیز اللہ کے اس قول ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ میں معاذاللہ وعدہ خلاف ہونا لازم آئے گا کیونکہ یہ آیت بطرق اقتضا صاف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن مجید متشابہ ہو یا محکم۔ اس کا بیان وتفسیر نبی اکرم ﷺ کیلئے اللہ کی طرف سے واجب وضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ حروف مقطعات اور متشابہات کا علم نبی اکرم ﷺ کو
ضرور تھا ور نہ صرف نبی کریم ﷺ کو بلکہ آپ کے اتباع کاملین کو بھی تھا۔
چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ
''راسخین فی العلم سے ہوں اور جو لوگ متشابہات اور مقطعات کی
تفسیر کے عالم ہے ان میں سے ایک میں بھی ہوں۔''

یہی قول (تبدیل الفاظ) حضرت مجاہد کا بھی ہے۔ مجدد الف ثانیؒ
نے جو اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی مقطعات اور اس
کے اسرار کی تاویل ظاہر کی ہے لیکن ان کا بیان و تفسیر عام لوگوں کے لئے
ناممکن ہے تو اس سے بھی حروف مقطعات کا اسرار الٰہی میں سے ایک سر ہونا
اور ان کے علم کے سر خدا ہی کا مخصوص ہونا باطل اور غلط ٹھہرتا ہے۔ واللہ
عالم۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حروف مقطعات اسماء الٰہی ہیں جیسا کہ ابن
جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ کے کتاب ''الاسماء والصفات''
میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح بتایا ہے۔

ابن ماجہ کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت علیؓ اپنی دعا میں فرمایا
کرتے تھے۔ ''یا کٓھٰیٰعٓصٓ اغفرلی''.

ربیع بن انسؓ کہتے ہیں کہ یا کٓھٰیٰعٓصٓ کے معنی ہے کہ وہ جس کو
چاہے پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دیتا۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ حروف مقطعات قرآن کے نام ہیں۔ جیسا

کہ عبد الرزاق کے قتادہؓ سے روایت کیا ہے۔ قتادہؓ کے قول کی وجہ یہ ہے کہ
حروف مقطعات سے قرآن اور کتاب ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

علامہ مظہری کہتے ہیں کہ اگر قرآنی مقطعات کی بابت اس بات کو
تسلیم کر لیا جائے کہ وہ اسماء الٰہی ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی قطعاً ماننا پڑے گا کہ وہ
خدا کی بعض صفات پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ اور اسماء صفات دلالت
کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس۔ جب وہ قرآن کے نام پر مان لئے جائیں گے تو
بعض صفات قرآنی پر ضرور دلالت کریں گے جیسا کہ لفظ قرآن، فرقان،
نور، حیات، روح، ذکر اور کتاب وغیرہ قرآنی صفات میں سے ایک نہ ایک
صفت پر ضرور دلالت کرتے ہیں مگر مقطعات کی دلالت دونوں تقدیر پر اس
طرح نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ سمجھانا چاہے اور اس بات کا حکم لگا دینا کہ وہ اسم
الٰہی ہیں اسی وقت منظور ہو سکتا ہے جب کہ اس کے معنی بھی سمجھے جاتے ہوں
تو یہ دونوں قول بر تقدیر صحت اس قول کی طرف راجع ہوں گے جس کی ہم
سابق میں تحقیق کر آئے ہیں کہ حروف مقطعات خدا اور اس کے
رسول ﷺ کے درمیان اسرار ہیں جنھیں نبی کریم ﷺ کے علاوہ دوسرا کوئی
نہیں سمجھ سکتا۔ ہاں اگر اللہ چاہے تو آپ کے اتباع اور کاملین بھی سمجھ سکتے
ہیں۔ (اس قول کی بنا پر جس ح حروف مقطعات کی حقیقت فہم عوام سے
خارج ہے) اس طرح قرآنی متشابہات کی حقیقت بھی انہیں دریافت نہیں ہو
سکتی۔ مثلاً۔ یَدُ اللّٰهِ فَوقَ اَیدِیهِم ، الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی اور هَل
یَنظُرُونَ اِلَّآ اَن یَّاتِیَهُمُ اللّٰهُ فِی ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وغیرہ۔ اس قسم کی آیات

ہیں جن کو ان کے ظاہری معنی پر عمل کرنا جیسا کہ کج فہم فرقہ مجسمہ نے کیا ہے شکل اور محال ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک آیت صفات الٰہی میں سے ایک ایسی صفتِ خاص پر دلالت کرتی ہے جس کے سمجھنے کی عام لوگ قابلیت نہیں رکھتے البتہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے اتباع میں سے بعض کاملین حضرات اس کی حقیقت اور تہہ کو پہنچ گئے ہیں۔

اس اجمال کی تفصیل اور ابہام کی توضیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات لامتناہی اور غیر محدود ہیں کہ وہ خود فرماتا ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔

ترجمہ:۔ کہہ دیجئے کہ اگر سمندر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے کے) لئے سیاہی ہو تو قبل اس کے میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائے اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لائیں۔

(سورۃ الکھف ۱۸۔ آیت ۱۰۹)

اور فرمایا:۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

ترجمہ:۔ اور اگر یوں ہو تو زمین میں جتنے درخت ہیں (سب کے سب) قلم ہوں اور سمندر (کا تمام پانی) سیاہی ہو (اور) اس کے بعد سات سمندر اور (سیاہی ہو جائیں) تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں۔ بے شک اللہ غالب حکمت

والا ہے۔

(سورۃ لقمٰن ۳۱۔ آیت ۲۷)

اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ جو الفاظ معنی کے مقابلے میں موضوع ہوتے ہیں وہ متناہی اور محدود ہیں۔ ادھر عقول انسانیہ خدا تعالیٰ کی ذات، صفات کی کنہ اور حقیقت دریافت کرنے سے محض قاصر و عاجز ہیں۔ ہاں معیت ذاتیہ (رفاقت ذاتی) یا صفات غیر متکیفہ (وہ صفات جو ضامن نہیں ہوتیں) میں سے ایک نوع کے ساتھ اس کا دریافت کرنا ممکن اور متصور ہو سکتا ہے۔ یہ بات فہم عوام اور نہ صرف فہم عوام بلکہ فہم خواص سے بھی بہت دور ہے کیونکہ خواص لوگ باوجود حصولِ ادراک کے اس کی حقیقت کا ادراک مرتبہ ذات میں نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ رئیس الصدیقین کا قول ہے

شعر اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ ادراک

وَالمبحث عن سِرِّ الذات اِشْرَاک

یعنی ادراک کے پالینے سے عاجز ہونا بھی ایک قسم کا ادراک ہے اور ذات خداوندی کی سر کی تلاش و جستجو میں مستغرق رہنا شرک) مگر چونکہ بعض صفاتِ باری تعالیٰ کو صفات ممکنات کے ساتھ نمایاں یا بعض طرح کی شاکلت (ہمشکل ہونا، مانند ہونا) میں شرکت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان صفات کو ایسے اسماء کے ساتھ تعبیر کیا ہے جو ان صفات پر دلالت کرتے ہیں جو مخلوقات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً حیات اور علم اور سمع اور بصر اور ارادہ اور رحمت اور قہر یا اس قسم کی اور صفات باری تعالیٰ جب بیان کی جاتی ہیں تو آدمی بجائے خود گمان کر لیتا ہے کہ میں بس صفات الٰہیہ کو سمجھ گیا

اور ان کی حقیقت مجھے معلوم ہو گئی حالانکہ وہ حقیقت میں بجز بعض وجوہ صفات کے کچھ خاک نہیں سمجھتا۔ وجہ یہ ہے کہ بعض دوسری صفات جو ممکنات کی صفات سے شرکت نہیں رکھتیں وہ اس طریقے کے ساتھ تعبیر ہی نہیں کی جاتیں تو ان میں سے بعض تو ایسی ہیں جن کا علم تو صرف خدا ہی کو ہوتا ہے اور بعض صفات وہ بھی ہوتی ہیں جن کا علم و فہم اپنی مخلوقات میں سے خواص (اور اخص الخواص) کو عنایت فرمادیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ دعا میں فرمایا کرتے تھے۔

’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْعَلَّمْتَہٗ اَحَدَ امِنْ خَلْقِکَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ۔

’’یعنی بار خدایا میں تیرے ہر اس نام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو تیرے لئے مخصوص ہے اور جو تو نے اپنے لئے مقرر کر رکھا ہے یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتا دیا ہے یا غیب کے پردہ میں سے اپنے پاس رکھ کر کسی کو اس کی اطلاع تک نہیں دی ہے۔‘‘

اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں اور امام احمد اور ابو یعلیٰ نے ابن مسعودؓ کی ایک بڑی طویل حدیث میں روایت کیا ہے۔ جس کا شروع اس لفظوں سے ہے لمن اصابہ الھم۔ اسی طرح طبرانی نے حدیث ابی موسیٰ میں روایت کیا ہے۔ الغرض ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان اسماء میں سے جو عام لوگوں سے مخفی ہیں اور جن کے

مقابلے میں ان کی زبان و لغت میں الفاظ واضع نہیں کیے گئے ہیں بعض اسماء اپنے نبی اکرم ﷺ کو اور نبی ﷺ کے علاوہ ان لوگوں کو تعلیم والہام کر دیئے ہوں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں زیادہ سرگرمی دکھائی اور نہ صرف تعلیم والہام پر بس کی ہو بلکہ ان میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی بدیہی تیقنی علم پیدا کر دیا ہو جو (خود بخود) ان حرفوں سے مستفاد ہوتا ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تمام چیزوں کے نام تعلیم کر دیئے اور ان میں ایک بدیہی علم پیدا کر دیا بغیر اس کے انھیں پہلے اس بات کا علم ہو کہ یہ لفظ اس معنی کے لئے واضع کیا گیا ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا اور تسلسل لازم آتا اور ممکن ہے کہ یہ اسماء اور اسماء کے ساتھ صفات جناب نبی عربی ﷺ پر ان حروف تہجی یعنی حروف مقطعات کی تلاوت کے وقت جلوہ گر ہو گئے ہوں میرے شیخ واستاد قدسنا اللہ بسرہ نے فرمایا ہے اور کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص سارے قرآن کو من اولہ الی آخرہ نظر کشف سے دیکھے گا تو اس پر یہ بات بخوبی ظاہر ہو جائے گی کیونکہ قرآن مجید گویا برکاتِ الٰہیہ کا ایک نہایت عمیق اور گہرا دریا ہے۔ اس عمیق اور طویل و عریض دریا میں حروف مقطعات ایسے ظاہر ہوتے ہیں جیسے بحر ذخار میں ابلتے ہوئے چشمے اور جوش مارتے ہوئے فوارے جس سے ایک بڑا دریا نکل کر بہتا ہے۔ اس مکاشفہ کے لحاظ سے اگر قرآن مقطعات اسماء قرآنی قرار دیئے جائیں تو چنداں بعید نہیں گویا سارا قرآن اس اجمال کی تفصیل ہے جو حروف مقطعات میں موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

علامہ مظہری کہتے ہیں کہ یہ توجیہہ اس قول کے ہرگز مخالف و منافی نہیں ہے جسے بیضاوی نے اختیار کیا ہے کیونکہ قرآن کی ہر آیت کے لئے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ ہر حد ایک علم کیلئے مطلع ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ ہر حرف کیلئے حد ہے اور ہر حد کیلئے مطلع ہے۔ اس کو بغوی نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔

پس جس طرح حروف ، تہجی ظاہر میں عنصر قرآن اور بسائط میں قرآن ہیں اور اکثر کلام ان ہی سے ترکیب پاتا ہے۔ نیز قرآن میں طرح طرح کے لطائف اور قسم قسم کے اعجاز کی رعایت رکھی گئی ہے اسی طرح یہ حروف اجمالِ قرآن اور برکات الٰہیہ کے بحر ذخار کے جوش زن چشمے اور اللہ ، رسول ﷺ کے درمیان وہ اسرار ہیں۔ جن سے اللہ کے سوا کوئی مطلع نہیں سکتا۔ ہاں وہ شخص اطلاع پاسکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ خطاب کا اعزاز بخشنے یا کسی اور طرح سے اپنے اسرار خاص پر واقف کرنا چاہے۔ واللہ اعلم بمرادہ۔

(تفسیر مظہری جلد اول صفحہ ۱۶ تا صفحہ ۲۳ از حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی۔ تشریح معہ ترجمہ مولانا سید عبدالدائم الجلالی)

باب ششم

اس باب میں حروفِ مقطعات کی تشریح صوفیانہ اور قلندرانہ انداز میں ہے تشریح کے لئے تمام تر فارسی اشعار '' حضرت مولانا پیر غلام محمد جلوانویؒ '' کی تصنیفِ جلیلہ ''اسرار المقطعات'' سے ماخوذ ہیں۔

اشعار کی وضاحت کے لئے متعدد تفسیرات مثلاً تفسیر بیضاوی، تفسیر قادری، تفسیر محی الدین ابنِ عربی، تفسیر عرائس البیان، کے علاوہ شیخ الاکبر محی الدین ابنِ عربی کی تصانیف '' کتاب الاسرار '' فتوحاتِ مکیہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔

سورۃ البقرہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

☆الٓمٓ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ هُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ☆

الم۔ یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام خدا ہے۔ خدا سے) ڈرنے والوں کی راہنما ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم	فاش کنم سر الف لام میم
اللہ کے نام سے شروع جو رحمن و رحیم ہے	میں الم کا راز ظاہر کرتا ہو
جلوہ نما گشت چو ذاتِ قدیم	گفت بہ قرآن الف لام میم
جب اللہ تعالیٰ کی ذات جلوہ نما ہو گئی	تو قرآن میں فرمایا الم ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ

تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ذٰلِکَ اِشَارَۃٌ اِلٰی الٓمٓ یعنی ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ میں ذٰلِکَ اشارہ الٓمٓ کی طرف ہے پس الٓمٓ ہی ایک کتاب ہے اور باقی سب قرآن اس کے بیان میں ہے۔ ثابت ہوا کہ الٓمٓ کی شرح پورا قرآن مجید ہے۔

سورۃ آل عمران

☆الٓمٓ. اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ☆

الم اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم ہے

باز بفرمود خدائے حکیم = بر سر عمران الف لام میم
حکمت والے خدا نے پھر سورۂ ال عمران کے اول میں الٓمٓ فرمایا ہے
حرف الف شاہد احدیت است = لام خیر بخش الوہیت است
الف احدیت پر گواہ ہے اور لام الوہیت کی خبر دیتا ہے

میم بود مظہر ذات قدیم = جامع اسماء و صفات قدیم
میم ذات قدیم حق سبحانہ کا مظہر ہے اور اس کے اسموں، صفتوں کی جمع کرنے والی ہے۔

سورۃ اعراف

الٓمٓصٓ. کِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ فَلَا یَکُنۡ فِیۡ صَدۡرِکَ حَرَجٌ مِّنۡهُ لِتُنۡذِرَ بِهٖ وَذِکۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ☆

الٓمٓصٓ۔ (اے محمد ﷺ یہ) کتاب (جو) تم پر نازل ہوئی ہے۔ اس سے تمہیں تنگ دل نہیں ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ تم اس کے ذریعے (منکرین کو) خبر دار کرو اور ایمان والوں کے لئے ہے۔

بیت الف شاہد اثبات حق = لام نفی کرد بجز ذات حق
الف اللہ تعالیٰ کے اثبات کا گواہ ہے۔ اور لام نے ماسوا اللہ کو نفی کر دیا ہے

میم محمد ﷺ کہ رسول خداست = صاد کہ بر صورتِ ذاتی ماست
میم یعنی محمد ﷺ خدا کا رسول ہے صاد یعنی ہماری ذاتی صورت پہ پیدا ہوا ہے

سورۃ یونس

☆الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ☆

الٓرٰ☆ یہ بڑی دانائی کی آیتیں ہیں۔

حرف الف شاہد اللہ ماست = لام کہ لا غیر فقط ماہِ ماست
حرف الف اللہ کا شاہد ہے اور لام میں لا موجود ہے جو غیر کی نفی کے لئے ہے اور میم ثبت ذات ہے
راء کہ رسول ﷺ است رؤف الرحیم = ایں ہمہ آیاتِ کتاب حکیم
اے یعنی رسول ﷺ رؤف الرحیم ہیں یہ سب حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں

سورۃ ھود

☆الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ☆

الٓرٰ☆ کتاب ہے کہ محکم کی گئی ہیں اس کی آیات پھر کھول کھول کر بیان کردی گئی ہیں حکیم وخبیر کی طرف سے۔

نقش نخستین کہ الف لام راست = جامع آیاتِ کلام خداست
نقش اولین یعنی الر قرآن مجید کی آیات کا جامع ہے
حرف الف کز ہمہ طاق اوفتاد = معنی احدیت ذاتش داد
حرف الف جو تمام حرفوں سے الگ ہے اس سے احدیت ذاتیہ مراد ہے
لام کا لوہیت ذاتِ خداست = جامع اسماوصفات خداست

لام سے الوہیت حق مراد ہے جو اسماء اور صفاتِ الٰہی کی جمع کرنے والی ہے
راء ربوبیت حق اے ولی = شد ز عبودیت ما منجلی
اے دوست حق سبحانہ کی ربوبیت ہماری عبودیت سے ظاہر ہے

سورۃ یوسف

☆الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ☆

الٓرٰ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں۔

باز شنو سر الف لام را = ہست الف شاہد انی انا
پھر الر کا راز سن حروفِ الف کلمہ انی انا کا شاہد ہے
لام ز اللہ نشان میدہد = ہر دو بہم لفظ انا اللہ شود
لام اللہ تعالیٰ سے خبر دیتا ہے اور یہ دونوں لفظ مل کر انا اللہ بنتے ہیں
راء کہ بود برسر رحمان جاش = رازِ ربوبیت او کرد فاش
رے جو اسم رحمان کے سر پر ہے اس کی ربوبیت کا راز ظاہر کرتی ہے

سورۃ رعد

الٓمّٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ☆

الٓمّٓرٰ۔ یہ آیات ہیں کتاب الٰہی کی۔ اور جو کچھ نازل کیا گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے وہ عین حق ہے مگر اکثر انسان نہیں مانتے۔

کاتب جان چوں رقم آغاز کرد = نقطۂ وحدت الف انداز کرد

جان کے کاتب حق سبحانہ نے جب کتاب عالم کو لکھنا شروع کیا تو نقطۂ وحدت کی الف کی شکل پر بنالیا

جلوہ گری خواست چو حُسنِ نگار = کرد الف صورت لام اختیار

جب معشوق (ذات) کے حسن نے ظاہر ہونا چاہا تو الف نے لام کی صورت اختیار کر لی

دائرۂ لام کہ کامل نہ بود = دائرۂ میم بران برفزود

چونکہ لام کا دائرہ کامل نہ تھا اس لئے میم کا دائرہ اس پر زیادہ کیا

چون بچنیں شکل خوش آراستش = تاجِ سرِ حرفِ الف ساختش

جب دائرہ میم کو ایسا عمدہ آراستہ کیا تو اسے الف کے سر کا تاج بنایا

سورۃ ابراھیم

الٓرٰ☆ کِتٰبٌ اَنزَلْنٰهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ☆

الٓرٰ۔ یہ ایک کتاب ہے جسے نازل کیا ہم نے تمہاری طرف تاکہ نکالو تم انسانوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف ان کے رب کی توفیق سے، اس کے راستے کی طرف جو زبردست ہے اور نہایت قابلِ تعریف ہے۔

نُورِ الف از صبحِ وحدت است = ظلمتِ لامش زشب کثرت است

الف کا نور وحدت کی صبح سے ہے اور اس کے لام سے شب کثرت کی ظلمت مراد ہے

ہست بدو حرف الف لام در = لام الف در چو الف لام در

حرفِ الف اور لام ایک دوسرے میں موجود ہیں لام میں الف اور الف میں لام ہے

رابطِ اول این دو مقام = راہ کے رسول است علیہ السلام

ان ہر دو مقام وحدت اور کثرت کا رابطہ اول یعنی رسول علیہ السلام ہیں

سورۃ الحجر

☆الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ☆

الٓرٰ۔ یہ آیات ہیں کتاب الٰہی کی اور قرآن مبین کی۔

چونکہ الف منفرد از لام وراست = مظہر احدیت ذات خداست

چونکہ الف لام اور را سے الگ ہے (اس لئے) ذات حق کی احدیت کا مظہر ہے

لیک چو بنہادہ درین لام دل = شکل الف شد بہ ہمہ متصل

مگر جب الف نے لام سے دل لگایا تو الف کی شکل تمام حرفوں سے مل گئی

غنچۂ وحدت چو بعالم شگفت = راء زرسُول ﷺ عربی راز گفت

وحدت کی کلی جب عالم میں کھلی تو رانے رسول عربی ﷺ کا راز کہا

سورۃ مریم

☆کٓھٰیٰعٓصٓ. ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَهٗ زَکَرِیَّا☆

کٓھٰیٰعٓصٓ۔ ذکر ہے تیرے رب کی رحمت کا۔ اپنے بندے زکریا پر۔

اول مریم کہ حروف است پنج = ہست زاسرارِ خدا پنج گنج

سورۂ مریم کے اول جو پانچ حروف (کٓھٰیٰعٓصٓ) ہیں یہ اسرار الٰہی کے پانچ خزانے ہیں

کاف کند کنہِ کمالش بیان = ہا دہد از ہائی ہویت نشان

کاف کمال الٰہی کی کنہ (حقیقت) بیان کرتا ہے اور (ھا) اس کی ہویت کا نشان دیتی ہے

کنہ کمالست زادراک دُور = خیرہ دران دیدۂ عقل و شعور

عقل و شعور کی آنکھ اس میں اندھی ہے
کمال کی ماہیت اور ادراک سے دور ہے اور

غنچہ مجموعہ آیات حق = مژدہ خمسہ حضرات حق
حرف حا غنچہ کی طرح آیات حق کا مجموعہ ہے اور تنزلات خمسہ الہیہ کی خوشخبری دینے والا ہے

یا زید اللہ نشان میدہد = نور یقین در دل وجان میدہد
یاء ید اللہ کا نشان دیتی ہے اور دل اور جان کو یقین کا نور عطا کرتی ہے

عین زاعیان خبر میدہد = معنی او نور نظر میدہد
عین اعیان (یعنی صورِ عالم) سے خبر دیتا ہے اور اس کا معنی آنکھ کو نور عطا کرتا ہے

عین چو عرش آمدہ بر بحر صاد = دیدہ بر صورتِ آدم نہاد
عین عرش کی صاد کے سمندر پر قائم ہے اور اس کی آنکھ آدمؑ کی صورت پر ہے

نائب حق چون بزمین در نشست = صاد کے بر صورت او نقش بست
خدا کا نائب زمین میں آیا تو صاد یعنی صورتِ الٰہی پر پیدا ہوا

یعنی (ھا) کے پانچ عدد ہیں جس سے ذاتِ حق کے پانچ ظہوروں کی طرف اشارہ ہے

پہلا۔ اجمالی ظہور یعنی وحدت اور نور محمدی ﷺ۔

دوسرا۔ تفصیلی ظہور یعنی واحدیت اور علمی صورتیں ہیں۔

تیسرا۔ روحانی ظہور اور وہ عالم ارواح اور جبروت ہے۔

چوتھا۔ مثالی ظہور جو کہ عالم مثال اور ملکوت ہے۔

پانچواں۔ جسمانی ظہور جس کا نام عالمِ اجسام اور ناسوت ہے۔

چنانچہ عرائس البیان میں ہے۔ یعنی حضرت ابرہیم بن شیبان علیم الرحمۃ

فرماتے ہیں کاف یعنی اللہ اپنی خلقت کے لئے کافی ہے اور ھا پس اللہ اپنی مخلوق کا ھادی ہے اور یا اللہ کا ہاتھ اپنی مخلوق پر رزق اور مہربانی کے ساتھ ہے اور عین پس اللہ کو ان کی مصلحت کا علم ہے اور صاد یعنی اللہ اپنے وعدہ میں سچا ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ صاد ایک سمندر ہے آسمان سے اور صاحب لباب نے کہا وہ ایک سمندر ہے جس پر خدائے عزوجل کا عرش ہے اور اسی پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول شاہد ہے۔ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ یعنی خدا کا عرش پانی پر ہے۔ نیز کٓھٰیٰعٓصٓ میں عین کے سر کی آنکھ صاد پر لگی ہوئی ہے جس سے یہ مراد ہے کہ عرش کی آنکھ صورتِ انسان کی منتظر اور مشتاق ہے۔

سورۃ طٰہٰ

☆طٰهٰ ۔ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ☆

طٰہٰ ۔ (اے محمد ﷺ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔

جعفر صادق کہ امام ہداست = گفت کہ ایں آیۂ تطہیر ماست
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ہدایت پیشوا ہیں فرمایا ہے کہ یہ (طٰہٰ) ہماری پاکیزگی کی دلیل ہے

چنانچہ تیسیر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ طٰہٰ اہل بیت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی طہارت کی قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ

ویطہرکم تطہیرا ترجمہ: اے (پیغمبر کے) اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کامیل کچیل) دور کردے اور تمہیں بالکل صاف کردے۔
(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

وجود	کائنات	است	ازبہار	چہار	دہ	معصوم	
اشارہ	از	خدا	در	آیہ	تطہیر	شد	مرقوم
محبت	گر	ترا	شد	در	دل	از	اولاد پیغمبر ﷺ
مسلمانیت	بے	معنی	عبادت	است	بے	مفہوم	

محبان اہل بیت نے اسی آیت پر تحقیق کرکے چہاردہ معصومؑ کی دو الواح کشف الاسرار ترتیب دی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

کشف الاسرار لوح اول

آیہ تطہیر	حروف مقطعات آیہ تطہیر	اعداد حروف مقطعات آیہ تطہیر	اسماء معصومین	حروف مقطعات اسماء معصومین	اعداد حروف مقطعات اسماء معصومین
انما	ا ن م ا	۹۲	محمد ﷺ	م ح م د	۹۲
یرید	ی ر ی د	۲۲۴	علی	ع ل ی	۱۱۰
اللہ	ا ل ل ہ	۶۶	فاطمہ	ف ا ط م ہ	۱۳۵
			الحسن	ا ل ح س ن	۱۴۹
لیذہب	ل ی ذ ہ ب	۷۴۷	الحسین	ا ل ح س ی ن	۱۵۹

			[illegible]	[illegible]	۲۳۵
عن	ع ن	۱۲۰	الباقر	ا ل ب ا ق ر	۳۳۲
۔	۔	۹۰	جعفر	ج ع ف ر	۳۵۳
الرجس	ا ل ر ج س	۲۴۳	موسیٰ	م و س ی	۱۱۶
اہل	ا ہ ل	۳۶	علی	ع ل ی	۱۱۰
البیت	ا ل ب ی ت	۴۴۳	التقی	ا ل ت ق ی	۵۴۱
۔	۔	۲	النقی	ا ل ن ق ی	۱۹۱
ویطہرکم	ی ط ہ ر ک م	۲۹۴	الحسن	ا ل ح س ن	۱۴۹
تطہیرا	ت ط ہ ی ر ا	۹۲۵	الحجۃ المہدی [illegible]	ا ل ح ج ۃ ا ل م ہ د ی [illegible]	۳۲۳
میزان		۲۹۹۷			۲۹۹۷

کشف الاسرار لوح ثانی

آیہ تطہیر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
انما	ا ن م ا	ل ف ن و ن ی م ا ل ف	۳۲۶	احمد ﷺ	ا ح م د ﷺ	ل ف ا ی م ا ل	۱۹۲
یرید	ی ر ی د	ااااال	۳۴	علی مرتضیٰ	ت ا ل ی م ر ت ض ی	ی ن ا م ا ی م ااا	۱۶۰

الم	ال ل م	ال ف ل ام م ی م	۱۵۳	زہرا	ز ہ ر ا	ااال ف	۱۱۳
ل	ل	ام	۴۱	حسن	ح س ن	[illegible]	۱۱۷
ذہب	ذ ہ ب	اال	۳۲	حسین	ح س ی ن	[illegible]	۱۱۸
من	م ن	م ی م ن ون	۱۱۲	علی	ع ل ی	[illegible]	۱۰۲
کم	ک م	اف ی م	۱۳۱	محمد ﷺ	م ح م د	[illegible]	۱۳۲
الرجس	ال ر ج س	[illegible]	۲۶۲	جعفر	ج ع ف ر	[illegible]	۱۱۴
اہل	اہ ل	ال ف اام	۱۵۲	موسیٰ	م و س ی	[illegible]	۱۱۸
البیت	ال ب ی ت	ال ف ام ااا	۱۵۳	علی	ع ل ی	[illegible]	۱۰۲
و	و	او	۷	محمد ﷺ	م ح م د	[illegible]	۱۳۲
طہر	ط ہ ر	اااا	۴	علی	ع ل ی	[illegible]	۱۰۲
کم	ک م	اف ی م	۱۳۱	حسن	ح س ن	[illegible]	۱۱۷
تطہیرا	ت ط ہ ی ر ا	ااااال ف	۱۱۵	مصدق	م ص د ق	[illegible]	۸۳
میزان			۱۷۰۰				۱۷۰۰

سورۃ الشعرآء

☆طٰسٓمٓ ۔ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ☆

طٰسٓمٓ۔ یہ کتاب روشن کی آیات ہیں۔

ہست بقرآن طاسین میم = در صفت خاص رسول کریم ﷺ
قرآن پاک میں طٰسٓمٓ رسول کریم ﷺ کی خاص تعریف میں وارد ہے
طابود از طیب و طاہر مراد = سین از خبر سید لولاک داد

طآ سے طیب اور طاہر مراد ہے اور سین نے سید لولاک ﷺ کی خبر دی ہے
میم کہ محبوب خدا در اصول = مکی و مدنی است محمد ﷺ رسول
میم یعنی خدا کے محبوب حقیقت میں مکی و مدنی محمد رسول ﷺ ہیں

سورۃ النمل

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔

طٰسٓ۔ یہ قرآن اور کتاب کی روشن آیات ہیں۔

طا کہ بود طور تجلائی حق = سین بود سرّ معلائی حق
طا سے تجلائے الٰہی کا طور مراد ہے اور سین ذات حق کا راز بزرگ ہے
طا کہ زطٰہ است طہارت پذیر = سین بود تاج سراج المنیر ﷺ
طا طٰہ سے طہارت لینے والا ہے اور سین سراج المنیر کا تاج ہے
ذات و صفات تو بو بالیقین = معنیٔ قرآن و کتاب المبین
تیری ذات وصفات بالیقین قرآن اور کتاب روشن کا معنی ہے

سورۃ القصص

☆طٰسٓمٓ ۔ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ☆

طٰسٓمٓ۔ یہ کتاب روشن کی آیات ہیں۔

اہل تفاسیر کلام قدیم = گفت بتفسیر طاسین میم
کلام اللہ کے صاحب تفسیروں نے طٰسٓمٓ کی تفسیر میں فرمایا ہے
صاحب آن بحر حقائق بگفت = گوہر اسرار معانی بسفت

خصوصاً صاحب بحرالحق نے اپنے کلام میں اسرار معانی کے موتی (اس طرح) پروئے ہیں

طاست زطیرانِ مرغانِ حق = سین بود سیر محبانِ حق

طا سے مرغانِ حق (اولیاء اللہ) کا ہوائے وحدت میں طیران مراد ہے اور سین محبانِ الٰہی کے طریق معرفت میں سیر کی طرف اشارہ کرتا ہے

میم بود مشیِ دلِ سالکان = در رہِ مقصودِ دل و نورِ جان

میم سے مراد سالکوں کا اپنے مقصودِ دل اور نورِ جان کی راہ میں چلنا ہے

سورۃ عنکبوت

☆الٓمّٓ. اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ☆

الٓمّٓ. کیا یہ لوگ خیال کئے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔

نقطۂ آں ذاتِ وجودِ قدیم = بود منزہ ز الف لام میم

وجودِ قدیم کی ذات کا نقطہ الف لام میم سے منزہ تھا

نقطۂ ذاتیہ اُمّ الکتاب = اصلِ اصول آمد و لب لُباب

ام الکتاب کا نقطہ یعنی ذاتِ حق تمام اصلوں کی اصل اور خلاصوں کا خلاصہ ہے

اے رُخِ تو مجموعۂ راز آمدی = ہیچو الف شاہدِ ناز آمدی

اے (انسان) کہ تو بھیدوں کا مجموعہ ہے الف کی طرح تو ناز والا معشوق ہے

لام لقد کرمنا گفتہ اند = بہر تو چوں در ثنا سفتہ اند

لقد کرمنا بنی آدم کا لام فرمایا ہے۔ جب تیری تعریف کا موتی پرویا ہے

از قدِ رعنائے تو چوں میم زاد = معنی فی احسن تقویم داد

اصطلاحات صوفیہ میں ام الکتاب کے نقطہ سے وحدتِ حقیقی مراد ہے۔ اس لئے کہ عالم ایک کتاب ہے جس کے اصل معنی نقطہ وحدت ہے چنانچہ عرائس البیان میں ہے۔ یعنی فرمایا حسینؒ کہ علم ہر شے کا قرآن میں ہے اور علم قرآن کا ان حرفوں میں ہے جو سورتوں کے اول ہیں اور علم حروف کا لام الف میں ہے اور لام علم کا الف میں ہے۔ اور علم الف کا نقطہ میں ہے۔

سورۃ الروم

☆الٓمّٓ. غُلِبَتِ الرُّوْمُ ☆

الٓمّٓ. (اہل) روم مغلوب ہو گئے۔

شیخ الاکبرؒ کہ درِ دین گشاد = گفت الف معنی توحید داد

شیخ اکبرؒ جس نے دین کا دروازہ کھولا فرمایا کہ الف سے توحید مراد ہے

میم بود پادشہِ مُلکِ جان = لام نگر رابطہ مابین شان

میم ملکِ جان کا بادشاہ ہے اور لام ان دونوں کے درمیان رابطہ ہے

سورۃ لقمٰن

☆الٓمّٓ. تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ☆

الٓمّٓ. یہ آیات ہیں کتاب حکمت کی۔

باز شنو سرِ الف لام میم = در صفتِ حُسنِ رسولِ کریم ﷺ

پھر الٓمّٓ کی معنی رسول کریم ﷺ کے حسن کی تعریف میں سن

ہست الف قامت رعنائی دوست = لام خم طرۂ زیبائی اوست

الف آپ ﷺ کے قد رعنا ہے اور لام آپ ﷺ کے زلف کا زیبا خم ہے

میم بود غنچہ نوشین یار = آئینہ حُسن ست چہ زیبا نگار

میم آپ ﷺ کا دہن مبارک ہے خوبصورت محبوب کیا حُسن کی آیت ہے

سورۃ السجدہ

☆الٓمٓ. تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ☆

الٓمٓ. نازل کی جارہی ہے یہ کتاب بلاشبہ رب العالمین کی طرف۔

باز دلم گوہر اسرار سفت = مُلہم غیب این سُخنِ راز گفت

پھر میرے دل نے اسرار کا موتی پرویا اور غیب کے مُلہم نے یہ راز کہا

عین حروفست بمعنی الف = ہست یکی در صور مختلف

حقیقت میں الف حروف کا عین ہے ایک ہی مختلف صورتوں میں موجود ہے

ہست الف صورت وجان ہمہ = اصل ہمہ گوہر کان ہمہ

الف تمام حرفوں کی صورت اور جان ہے اور تمام کی اصل اور انکی کان کا موتی ہے

یعنی الف کا تمام حرفوں میں صورتاً و معناً یعنی کتابت اور لفظ میں موجود ہونا۔ سورۃ یونسؔ میں الرٓ اور سورۃ عنکبوت میں الٓمٓ میں پہلے مفصلاً بیان ہو چکا ہے۔ اجمال کے طور پر مثلاً (ب) کتابت میں الف مبسوط ہے اور جیم الف معوج الطرفین یعنی دونوں طرف سے ٹیڑھا ہے۔ ایسے ہی باقی حروف ہیں اور لفظ میں مثلاً (ب) کو بسیط بولا جائے تو (با) ہے اور با میں الف موجود ہے اور جیم تلفظ میں جیم یا میم ہے اور یا میں الف موجود ہے علیٰ ہذا القیاس

لام کہ در وسط الف نقش بست = حروف الف نیز درین لام ہست

لام الف کے وسط میں موجود ہے اور الف لام کے درمیان قائم ہے

یعنی حروف مفردہ (لام) ہیں ان میں الف موجود ہے اور ان کے حروف مفردہ (ال ف) میں لام موجود ہے۔ پس لام کے قلب میں الف اور الف کے قلب میں لام ہے۔ یہ اتحاد قلبی کسی اور حرف میں نہیں پایا جاتا۔

میم کہ مجموعہ کے اوصاف اوست = آئینہ ماہ رُخ صاف اوست

میم جو صفات الٰہی کا مجموعہ ہے۔ اس کے چہرہ پاک کا آئینہ ہے

سورۃ یٰسٓ

☆یٰسٓ. وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ☆

یٰسٓ. قسم ہے قرآن حکیم کی۔

حق بسجانہ بہ نبی ﷺ چون سُخن راز گفت = گوہر یسین بقرآن سفت

خدا نے جب نبی ﷺ سے راز بیان فرمایا۔ تو قرآن میں یسین کا موتی پرویا

یا کہ بہ یسین علیہ السلام = صرفِ نداست بنزدِ تمام

یسین کی یاد تمام (علماء) کے نزدیک ندا کا حرف ہے

سین بود شاہد آن سر ذات = حضرت انسان جمیع الصفات

سین سر الٰہی کا شاہد ہے اور وہ حضرتِ انسان ہے جو صفات حق کا مجموعہ ہے

یعنی کہ اے حضرت انسانِ من = سرِ من و گوہر قرآن من

یعنی اے انسان تو میرا بھید اور میرے قرآن کا گوہر (دل) ہے

ذاتِ مرا سرِ عظیم آمدی = معنی قرآن حکیم آمدی

تو میری ذات کا سر عظیم ہے اور تو قرآن حکیم کا معانی ہے

چنانچہ الکہف والرقیم میں ہے کہ سین عبارت ہے سر الٰہی اور ت
اور وہ انسان ہے۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یٰسین میں یا حرف ندا کا ہے
اور سین انسان ہے اور کلام اس پر باب اشارہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی
ذات کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اے انسان! میری ذات کا یٰسین و قرآن
الحکیم پس قرآن الحکیم عطف ہے اور پر سین ذات یعنی انسان کے پس وہ
(انسان) سر ذات اور سر قرآن الحکیم ہے۔

یا کہ دہد عشرۂ کامل بیاد = عقدۂ اتممت علیکم کشاد
یا جو (بحساب ابجد) عشرہ کاملہ یاد دلاتی ہے (آیہ) اتممت علیکم نعمتی کا راز کھولتی ہے

یعنی (ی) کے عدد دس ہیں جو کمال اور تمامی کی علامت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ اور فرمایا وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ۔ پس یا سے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ ترجمہ:۔ آج کا دن کامل کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں۔ (سورۃ المائدہ آیت ۳) اور طرفہ یہ ہے کہ اس آیت کریمہ کا پہلا حرف (الف) اور آخری لفظ (ی) ہے جو اکمال دین اور اتمام حجت کی واضح دلیل ہے۔

سین کہ در بسم کریم آمدہ = اول قرآن حکیم آمدہ
سین جو بسم اللہ شریف میں آیا ہے قرآن حکیم کا اول ہے

یعنی قرآن پاک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوا ہے بسم اللہ

دراصل باسم اللہ ہے (ب) استعانت کے لئے ہے اور الف محذوف ہے۔ پس سین قرآن شریف کا اول ہے۔

نیز پس از سورۂ والناس خوان = آخر قرآن شریفش حرف سین بدان
نیز سورۂ والناس سین پر ختم ہوتی ہے پس قرآن شریف کا آخر بھی سین ہے
ہم دل قرآن مجید است سین = تاج سر جملہ سعید است سین
قرآن مجید کا دل بھی یٰسین ہے اور سین پہ سعید کے سر کا تاج ہے

یعنی سین جس سے انسان مراد ہے قرآن مجید کا اول اور اوسط اور آخر ہے یعنی انسان ہی سارا قرآن ہے۔ اسی لئے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے۔ اَنَا قُرآنٌ نَاطِقٌ یعنی میں ہی ناطق قرآن ہوں اور حضرت امام حسینؑ اپنے جد پاک پر اس طرح تحفہ صلوات بھیجتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ كُلِّ شَیْءٍ وَاَوْسَطِ كُلِّ شَیْءٍ وَاٰخِرِ كُلِّ شَیْءٍ۔ یعنی بار خدایا درود بھیج اوپر سردار ہمارے محمد ﷺ کے جو اول ہر چیز کا ہے اور اوسط ہر چیز کا ہے اور آخر ہر چیز کا ہے۔

سورۃ صٓ

☆صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ☆

صٓ۔ قسم ہے قرآن کی جو نصیحت سے پر ہے۔

صاد کہ مفتاح صمد آمدہ = چشمہ فیضان احد آمدہ

صاد جو اسم صمدی کنجی ہے ذاتِ احد کے فیضان کا چشمہ ہے

صاد بود صورت خیر البشر = جان ہمہ عالم و اصل صور

صاد سے صورت خیر البشر ﷺ مراد ہے جو تمام عالم کی جان اور صورتوں کی اصل ہے

چنانچہ تفسیر قادری اور تفسیر محی الدین عربیؒ نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔ یعنی ص قسم ہے صورت محمدی ﷺ کی۔

آئینہ حسنِ رخِ نازنین ﷺ = صاد صفت قابلِ اشکال بین

آنحضرت ﷺ کے حسن پاک کا آئینہ صرف ص کی طرح اشکال کا قابل ہے

یعنی جیسا کہ ص تمام صورتوں کو قبول کرنے والا ہے۔ چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربیؒ فتوحات مکیہ کے باب ثانی میں فرماتے ہیں۔ یعنی جان تو کہ صاد حروف صدق وصون وصورت سے ہے اور کروی شکل و قابل جمیع اشکال ہے۔ اس میں عجیب راز ہیں۔ اگر ص کو لکھ کر اس کے ہر حصہ میں حروف کے مناسب خطوط ونقاط بڑھائے جائیں تو تمام حروفِ الف سے یاء تک اسی میں ظاہر ہوں گے۔

مثلاً ص نقطہ کے ساتھ ض اور اس کے سر پر الف لگانے سے طا اور نقطہ کے ساتھ ظ بنتا ہے اور اس کے گھیرے پر الف لگانے سے ل اور اس میں نقطہ لگانے سے ن اور گھیرے کے سر پر واؤ کی شکل بنا کر اوپر دو نقطے لگانے سے ق بنتا ہے اور گھیرے کی الٹی جانب سے علامات کے ساتھ ج ح خ غ ع بنتے ہیں۔ اسی طرح باقی حروف ہیں۔

جملہ قرآن در اوصاف اوست = مغز ہمونست و ہر جملہ پوست

سارا قرآن حضور ﷺ کے اوصاف میں ہے آپ مغز ہیں اور باقی تمام چھلکا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کے خلق کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا۔ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن (یعنی آپ ﷺ کا خلق قرآن ہے۔)

سورۃ مومن

☆حٰمٓ. تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ☆

حٰمٓ. نازل کی جارہی ہے یہ کتاب اللہ کی طرف سے جو ہے زبردست اور سب کچھ جاننے والا۔

پاک محمد ﷺ کہ حوا میم گفت = گوہر دیباج القرآن سفت

پاک محمد ﷺ نے جب حامیوں کا ذکر فرمایا تو دیباج القرآن کا موتی پرو دیا

ہر کہ یقین کرد حوا میم ذات = یافت ز ابواب جہنم نجات

جس نے ذات کی حامیوں کا یقین کیا اس نے دوزخ کے دروازوں سے نجات پائی

(دیباج) معرب دیبا کا ہے جس کے معنی ریشمی کپڑے کے ہیں۔ یعنی حامیمیں قرآن شریف کی زینت ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ حامیمیں سات ہے اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں، جہنم، حطمہ، لظی، سعیر، سقر، حاویہ اور جحیم۔ پس ہر حامیم ان سات حامیوں سے قیامت کے دن دوزخ کے دروازوں سے ہر دروازے پر آکر کہے گی کہ وہ آگ میں داخل نہ ہو گا جو مجھ پر ایمان لایا

اور جس نے مجھ کو پڑھا۔

سورۃ حٰمٓ السجدہ

☆حٰمٓ. تَنزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ☆

حٰمٓ۔ نازل کی جارہی ہے رحمٰن ورحیم کی طرف سے۔

کاتب حق سبحانہ ازلی چو رقم ساز کرد = حمد ز حامیم خود آغاز کرد
از کاتب (حق سبحانہ) نے جب لکھنا شروع کیا تو حامیم سے اپنی حمد کا آغاز کیا
ہشت با عداد نوشت ست حا. = مژدہ ہشت بہشت ست حا.
ابجد کے حساب میں (ح) کے آٹھ عدد ہیں اس لئے (ح) آٹھ بہشتوں کی خوشخبری دینے والی ہے
میم ز عشرات چہارم بود = مژدۂ کوثر دہ مردم بود
میم دہائیوں کے چوتھے مرتبہ میں ہے اور لوگوں کو حوض کوثر کی خوشخبری دینے والا ہے

حمد حامیم سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی خدا نے جب ازل میں اپنی حمد کرنی چاہی تو دواتِ قدیم سے قلمِ اعلیٰ کے ساتھ لوحِ محفوظ پر دستِ قدرت سے حامیم لکھا۔ آٹھ بہشتوں کے نام یہ ہیں۔ جنت العدن، جنت الفردوس، جنت النعیم، جنت الخُلد، جنت الماویٰ، دار السلام، دار الجنان اور علیین۔ میم دہائیوں کا چوتھا درجہ ہے اس لئے میم سے حوضِ کوثر مراد ہے جس میں چار نہریں پانی، دودھ اور شراب اور شہد آ کر جمع ہوتی ہے۔

سورۃ شوریٰ

☆حٰمٓ. عٓسٓقٓ. کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ

علس لوح محفوظ 205 علامہ سرور نیاب

الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ☆

حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ اسی طرح وحی کرتا ہے تمہاری طرف اور ان (رسولوں) کی طرف جو تم میں سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اللہ جو غالب اور کامل حکمت والا ہے

[illegible] چو میم [illegible] عشق = باغ [illegible] عشق
[illegible] جب عشق سے باغ [illegible] ہے۔ میں ہی باغ عشق کی [illegible]

یعنی حم جس سے حمد ذاتی مراد ہے۔ عشق کے باغوں میں سے ایک باغ ہے پس حمد الٰہی میں مشغول ہونا باغ عشق کی سیر کرنا ہے۔

تفسیر عرائس البیان میں حٰمٓ عٓسٓقٓ کے تحت میں ہے کہ سین سے مراد شین ہے اور حم عشق یہ مطلب ہے کہ حق ازل اور جمال ابدی کے ساتھ عاشقوں کا عشق ہے اور میں ان کا معشوق ہوں اور رموز عشق کے ساتھ ان کو خطاب کرتا ہوں حتیٰ کہ ان کے احوال پر اہل ظاہر مطلع ہوتے۔ انیس العاشقین میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لفظ عشق عوام پوشیدہ کیا ہے نہ خواص سے قولہ تعالیٰ حٰمٓ عٓسٓقٓ کا آخر یہی عشق ہے جو کہ عین اور سین اور کاف کے لباس میں پوشیدہ ہے۔ ورنہ ہر شخص سے ارنی کی آواز آتی کیونکہ امت محمد ﷺ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ فرمایا ہے (یعنی تم بہترین امت ہو) لیکن موسیٰ نے ظاہر کیا اور فرمایا رب اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ (خداوند مجھے دکھا کہ میں تجھ کو دیکھوں) اس لئے لفظ شین توریت میں ظاہر تھا اور قرآن میں پوشیدہ ہے۔ چنانچہ قرآن کی ہر سورت کے اول میں بسم اللہ آیا ہے اور توریت میں بشم اللہ تھا اور فرقان میں موسیٰ علیہ السلام کا

دو ر عین کے ساتھ ہے اور توریت میں شین کے ساتھ تھا۔ یعنی موشی مو عبرانی زبان میں پانی کو اور شی لکڑی کو کہتے ہیں۔ چونکہ زمانہ طفل میں آپ دریا میں پانی اور لکڑی کے درمیان پایا اس لئے موشی نام رکھا۔ پس عین سین قاف عشق کے حروف ہے۔

نیز عارفین فرماتے ہیں کہ عشق ایک دولت خداداد ہے جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بطور احسان کے فرماتا ہے حم عسق۔ ح سے مراد اے حامد۔ م سے مراد اے محمد ﷺ۔ عسق سے مراد عشق ہے۔ لفظ شین کا متبادلہ س سے آتا ہے جیسا کہ مشک کا قرآن شریف میں مسک آیا ہے۔ ایسا ہی عشق کا عسق آیا ہے۔ کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم. یعنی جس طرح تجھ سے پہلے کل پیغمبروں پر وحی کی ہے علم اسرار اور عشق و محبت کی اس طرح آگے پر وحی کرتا ہوں آگے اللہ نے اپنے آپ کو عزیز اور حکیم فرمایا۔ یعنی میں غالب ہوں اپنی حکمت سے بے انتہا علم محبت اور معرفت تیرے اور تیرے اہل کے سینوں میں بھر دوں گا"۔

میم چو ماتین بود عرش خوان = سین دہد از وسعت کرسی نشان

میم پانی اور عین اس پر عرش کی طرح ہے اور سین کرسی کی وسعت کا نشان دیتا ہے

قاف دلیل قدمین آمدہ = علم الہی ست بہ عین آمدہ

قاف دونوں قدموں پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا علم عین میں آیا ہے

یعنی میم سے ماء اور عین سے عرش مراد ہے قولہ تعالیٰ ☆و کان

عرشہ علی الماء☆ یعنی اللہ کا عرش پانی پر تھا اور سین کا نیم دائرہ کرسی پر دلالت کرتا ہے۔ وسع کرسیہ السموت والارض. یعنی اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو سمالیا ہے۔۔

سورۃ زخرف

☆حم. والکتب المبین. انا جعلنہ قرءنا عربیا لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتب لدینا لعلی حکیم☆

حم. کتاب روشن کی قسم کہ ہم نے اس کو قرآن عربی بنایا ہے تاکہ تم سمجھو۔ اور یہ بڑی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہمارے پاس (لکھی ہوئی اور) بڑی فضیلت حکمت والی ہے

ذات احد چون بہ نبی ﷺ راز گفت = گوہر حامیم بہ قرآن سفت

خدا پاک نے جب نبی ﷺ کو راز فرمایا تو قرآن میں حامیم کا موتی پرویا

حا کہ تو زندہ حیات منی = میم کہ ہم مظہر ذات منی

حا یعنی تو میری حیات سے زندہ ہے میم کہ تو میری ذات کا مظہر ہے

سورۃ الدخان

☆حم. والکتب المبین☆

حم. کتاب روشن کی قسم۔

حا ز پئی حمد الٰہی امدست = میم ہمہ مدح رسول خدا ست

حا حمد سے خدا کی حمد کے واسطے ہے اور میم رسول خدا ﷺ کی مدحت کا خلاصہ ہے

یعنی ازل میں حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی حمد خود کی اور فرمایا☆الحمد للہ رب العالمین☆اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی نعت بھی خود فرمائی کہ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین. پس حا سے حمد الٰہی اور میم سے مدحت جناب رسالت پناہی ﷺ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے بذاتِ خود فرمائی ہے۔

سورۃ جاثیہ

☆حٰمٓ. تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ☆

حٰم اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب حکمت والے طرف سے ہے۔

حرف (تعین اول) نخستین کتاب وجود = سر سُور حا نے (حقیقت انسانیہ) حوامیم بود
کتاب وجود کا پہلا حرف حامیوں کی (ح) تھی جو کہ تمام سورتوں کا راز ہے

شیخ الاکبرؒ فتوحات مکیہ کے باب دوم میں فرماتے ہیں۔

حاءُ الحَوامِيم سِرُّاللّٰهِ فِي السُّوَرِ = اَخفٰى حَقِيقَتَهٗ عَنْ رُؤْيَةِ الْبَشَرِ

یعنی حامیوں کی (ح) سورتوں میں خدا تعالیٰ کا راز ہے جس کی حقیقت کو اس نے آدمی کے دیکھنے سے مخفی رکھا۔

گشت زحا میم محمد ﷺ عیان = سورۂ الحمد کتاب جہان
محمد ﷺ کی حا میم سے کتاب عالم کی سورۃ الحمد ظاہر ہوئی
ذاتِ تو قرآن کریم ویست = روح تو حا جسم تو میم ویست
تیری ذات قرآن کریم ہے تیری ذات روح حا اور تیرا جسم میم ہے

شیخ الاکبرؒ کتاب الاسرار میں فرماتے ہیں۔

انا القرآن والسبع المثانی = وروح الروح لا روح الاوانی

میں ہی قرآن مجید اور سبع مثانی ہوں اور میں روح کی روح ہوں نہ برتنوں کی روح

خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ فرماتے ہیں

تن چو از خاکست اوراخاک میباید شدن

روح زافلاکست بر افلاک میبا بر شدن

سورۃ الاحقاف

☆حٰمٓ. تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ☆

حٰم (یہ) کتاب خدائے غالب (اور) حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

کاتب (حق سبحانہ) الاسرار چو ابجد (ا ب ت ث حروف تہجی) نوشت = حائی حق و میم محمد ﷺ نوشت
اسرار کے کاتب نے جب ابجد کو لکھا تو حق سبحانہ کی حا اور محمد ﷺ کی میم تحریر کی
یعنی کہ حق عین محمد ﷺ بود = ظاہر و باطن ہمہ احمد ﷺ بود
یعنی حق عین محمد ﷺ ہے ظاہر اور باطن سب احمد ﷺ ہے

سورۃ ق

☆قٓ. وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِيۡدِ☆

قٓ. قسم ہے قرآن بزرگ کی

قاف کہ چون شمس و قمر بست = تاج سر شاہد قرآن ہست
ق جس کی شکل سورج اور چاند کی طرح ہے قرآن مجید کے سر کا تاج ہے

یعنی قؔ سے مراد قرآن مجید ہے۔ چنانچہ قؔ کا سر آفتاب کی طرح گول ہے اور اس کا دامن چاند کی مانند ہے اور سورج اور چاند کو اللہ تعالیٰ نے نور فرمایا ہے کہ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا. (اور چاند کو آسمانوں میں نور اور سورج کو چراغ کیا) اور قرآن مجید بھی نور ہے جیسا کہ فرمایا وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا. (اور ہم نے تم پر ظاہر نور اتارا) پس جیسا کہ چاند اور سورج سے زمین اور آسمان روشن ہیں ایسے ہی قرآن مجید سے مومن کا جسم اور جان منور ہوتا ہے۔ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ میں واو عطف تفسیری کی ہے۔ پس قؔ معطوف علیہ اور قرآن مجید اس پر معطوف ہے۔ یعنی قسم ہے قؔ کی اور قرآن مجید کی جو ایک ہی چیز ہے۔

قاف قدیم ست مراد از قلم = قبلہ جان نور نبی پاک ﷺ ہم
قاف قدیم سے قلم اور قبلہِ جان نبی پاک ﷺ کا نور مراد ہے

یعنی قاف قلمِ اعلیٰ کی طرف اشارہ ہے اس لئے کہ قاف قلم کا پہلا حرف ہے اور جیسا کہ قؔ اس صورت کا اول ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ (سب سے پہلے جو خدا نے پیدا کی وہ قلم ہے) نیز قاف سے قبلہِ جان محمد ﷺ کا نور مراد ہے جیسا کہ فرمایا۔

اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ (سب سے پہلے خدا نے میرا نور پیدا کیا)

سورۃ نٓ

☆نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ☆

نٓ قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی کہ لکھتے ہیں۔

سالت رقم عشق زنون و القلم = نقطہ وحدت چو بلوح دلم
عشق نے جب نون و القلم سے میرے دل کی تختی پر وحدت کا نقطہ لکھا

نٓ سے لوح محفوظ مراد ہے اور اس کا نقطہ ذات الٰہی کی طرف اشارہ ہے اور لوح محفوظ انسان کا دل ہے جس میں ذات الٰہی کا نور ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ. ترجمہ: ان کا جھٹلانا بے سود ہے وہ قرآن ہے بڑی عظمت والا۔ لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے (سورۃ البروج آیت ۲۱۔ ۲۲)

باب ہفتم

اس باب میں ہم عربی کی مشہور کتاب ابریز جس کا اردو ترجمہ خزینہ معارف کے نام سے شائع ہوا ہے ماخوذ حروف مقطعات سے متعلقہ تشریحات تحریر کرتے ہیں۔یہ کتاب معرفت اور علم لدنی کا شاہکار ہے۔اس کتاب میں حضرت علامہ احمد بن مبارک سلجماسی نے غوثِ زماں حضرت سید عبدالعزیز دباغ مغربیؒ کے مختصر سوانح حیات ،عقائد، کرامات،بعض آیات قرآنی واحادیثِ نبوی ﷺ کی بینظیر تشریحات اور علم وعرفان کی نادر باتیں جمع کی ہیں۔یہ تمام تشریحات مصنف ومؤلف نے حضرت سید عبدالعزیز دباغ مغربیؒ سے دریافت کی تھیں۔

کیا قرآن مجید لوحِ محفوظ میں عربی میں لکھا ہوا ہے

پھر میں نے دریافت کیا کہ قرآن مجید لوح محفوظ میں عربی زبان میں لکھا گیا ہے؟حضرت نے فرمایا ہاں اور کچھ حصہ سریانی میں بھی لکھا ہوا ہے۔میں نے عرض کیا کہ کون سا حصہ سریانی میں لکھا ہوا ہے؟حضرت نے فرمایا:سورتوں کی ابتدا میں جو حروف مقطعات ہیں۔

میں نے کہا یہ وہی ہے جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ آج ہاتھ آئی۔میری حضرت سے ملاقات رجب 1125ھ میں ہوئی اور میں آپ سے گفتگو کرتا رہا اور ولایت سے متعلق امور کے متعلق پوچھتا رہا۔میں نے حضرت سے وہ باتیں سنیں کہ میں حیران رہ گیا۔جب حضرت نے دیکھا کہ مجھے آپ کے جواب پسند آتے ہیں،تو فرمایا:تمہارا جو دل چاہے پوچھ۔اس پر میں نے سورتوں کی ابتدا میں حروفِ مقطعات کے متعلق دریافت کیا کہ

صٓ ۔وَالْقُراٰنِ ذِی الذِّکْرِ۔(سورہ ص،پارہ ۲۳ آیت ۱)کے کیا معنی ہیں؟

حضرت نے فرمایا:اگر لوگوں کو صٓ کے معنی اوراس کی حقیقت کا علم ہو جائے تو کسی کو بھی اللہ کے حکم کی مخالفت پر کبھی بھی جرات نہ ہو۔ مگر آپ نے اس کی تشریح نہیں کی۔

کٓھٰیٰعٓصٓ

پھر میں نے کٓھٰیٰعٓصٓ کے معنی دریافت کیے۔

فرمایا:اس میں عجیب راز ہے اور جو کچھ بھی اس میں مذکور ہے مثلاً

حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت مریم، حضرت عیسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت اسمعیل، حضرت اسحٰق، حضرت یعقوب، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ادریس، حضرت آدم و حضرت نوح علیہم وعلیٰ نبینا السلام کے قصے اور ہر وہ قصہ جس کا ذکر اس کے بعد سورۃ میں آیا ہے، وہ سب کٓھٰیٰعٓصٓ کے معنی میں داخل ہے اور اس سے زیادہ حصہ اس کے معنی کا ابھی باقی رہ گیا۔

پھر فرمایا کہ یہ رموز لوح میں لکھی ہوئی ہیں اور ہر رمز کے ساتھ اس کی شرح لکھی جاتی ہے لہٰذا اس کو بڑی شکلوں میں لکھا جاتا ہے اور ان کی تشریح کبھی اوپر کبھی نیچے اور کبھی درمیان میں لکھی جاتی ہے۔ اس کی تشبیہ تو یہ ہو سکتی ہے جس طرح کہ مصنف مزاج آدمیوں کو جب کوئی لفظ دستاویز میں سے چھوٹ گیا ہو اور پھر یاد آجائے تو وہ اس کے حرف کو حرفوں کے اوپر مہار کی شکل میں درج کر لیتے ہیں۔ چنانچہ سورۃ کے ابتدائی حروف اس شکل کی طرح ہیں اور جو کچھ باقی سورۃ میں دیا ہے وہ اس کی تفسیر ہے۔ لوح محفوظ کا یہی دستور ہے کہ پہلے رمز ہو گی پھر اس کی تفسیر۔ اس سے فارغ ہو کر دوسرے رموز و تشریحات آئیں گی۔ یہ سلسلہ اسی طرح آخر تک چلتا ہے اور تفسیر حرف کے بیچ میں لکھی جاتی ہے، جب حرف ص کی شکل کا ہو یہی وجہ ہے کہ ص کی شکل لوح محفوظ میں اتنی بڑی نظر آتی ہے کہ کوئی چلے تو کم و بیش ایک دن میں اس کی مسافت کے طے کرے۔

پھر فرمایا کہ سورتوں کے ابتدائی حروف کا علم صرف دو شخصوں کو ہوتا ہے۔ ایک وہ جس کی نظر میں لوح محفوظ ہو یا وہ شخص جو اہل تصرف

دیوان الاولیاء سے میل جول رکھتا ہو۔ ان دونوں شخصوں کے سوا کسی کو فواتح السور کے جاننے کی ہرگز خواہش نہیں کرنی چاہئے۔

الٓمٓ

پھر میں نے دریافت کیا کہ الٓمٓ جو سورۃ بقرہ میں ہے اور الم جو سورۃ آل عمران کے شروع میں ہے کیا ان دونوں کا اشارہ ایک ہی شئے کی طرف ہے یا دونوں کے معنی مختلف ہیں؟

حضرتؒ نے فرمایا! دونوں کے الگ الگ معنی ہے۔ اور ہر ایک کی تشریح ان مضامین سے کر دی گئی ہے جو اس سورۃ میں ہیں۔ میں نے یہ تقریر حضرت سے ابتدائی ملاقات کے زمانہ میں سنی تھی اور میں سمجھ گیا تھا کہ وہ اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ کیونکہ میں نے اکابر صوفیہ کو دیکھا ہے کہ جب فواتح سُوَر کا ذکر کرتے ہیں اور جن باتوں کا ذکر حضرت نے کیا ہے ان کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو یہ بات واضح الفاظ میں کہہ دیتے ہیں کہ فواتح سُوَر کے معانی صرف وہ اولیاء جانتے ہیں جو اوتاد الارضؑ ہیں۔ لہٰذا یہ بات میرے لئے اس کی بڑی شہادت تھی کہ حضرت جلیل القدر ولی ہیں۔ خدا ہمیں ان کی محبت کی عطا کرے اور ہمیں ان علوم تک پہنچائے جو آپ سے ظاہر ہوتے تھے۔ حالانکہ آپ نے ان کے علوم نہ بڑے ہو کر نہ بچپن میں پڑھے تھے بلکہ قرآن تک نہ پڑھا تھا اور آپ کو چند ایک سورتیں یاد تھیں اور وہ بھی وہ سورتیں جن کی ابتداء سَبَّحَ سے ہوتی ہے۔ مگر جب آپ انہیں قرآن کی

تذکرہ کرتے سن لیں تو آپ نہایت ہی عجیب باتیں سنیں گے۔ اور صوفیہ کی
یہ واضح عبارتیں ہیں جو آپ کی ولایت کی شاہد ہیں اور ان کی تمام باتوں کی
شاہد ہیں جن کی طرف حضرت نے اشارہ کیا۔

چنانچہ حکیم ترمذی نوادر الاصول(1) میں فرماتے ہیں کہ سورتوں
کے ابتدائی حروف مقطعات میں ان مضامین کی طرف اشارہ ہے جو ان
سورتوں میں بیان کیے گئے ہیں اور اس کا علم صرف ان لوگوں کو ہے جو اللہ
تعالیٰ کی زمین پر اللہ کے حکیم ہیں اور اوتادالارض ہیں۔ انہیں یہ علم اللہ کی
عنایت سے ملا اور یہ شریف فلسفی ہوتے ہیں اور یہ ایسی قوم ہے جن کے دل خدا
کی وحدانیت تک پہنچ گئے اور اس علم کو انہوں نے خدائے واحد سے حاصل
کیا۔ یہ علم حروف معجم کا علم کہلاتا ہے۔ انہی حروف سے تمام کی تعبیر کی
جاتی ہے اور انہی حروف سے اسماء خداوندی کا ظہور ہوا جس کے لوگوں نے
اپنی زبانوں میں ادا کیا۔ اس عبارت کی ولی عارف باللہ سیدی ابوزید
عبدالرحمن(2)

1۔ نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول، ابو عبداللہ محمد بن علی بن حسن
شیر المؤذن الحکیم ترمذی کی تالیف ہے۔ انہوں نے 255ھ میں وفات پائی
2۔ ابوزید عبدالرحمن فاسی، ابوزید عبدالرحمن بن محمد فاسی، انہوں نے شاذلی
کی حزب کبیر کی شرح لکھی ہے۔

فاسی نے قطب کبیر ابوالحسن شاذلی(1) کی حزب کبیر کے حاشیہ میں
نقل کیا ہے۔ ابوزید فاسی اسی حاشیہ میں فرماتے ''کسی ایک صوفی نے کہا ہے

کہ حروف و اسماء کی معرفت خصوصیات علوم انبیاء میں سے ہے اولیاء
ہونے کے سبب۔ یہی وجہ ہے اولیاء اور انبیاء دونوں اس علم میں شریک ہوتے
ہیں کیونکہ یہ کشفی علوم میں سے ہے اس لئے عقل کے سرمایہ کے ساتھ ان
علوم میں تصرف کرنا بے سود ہے بلکہ جو اس علم سے ناواقف ہے وہ اسے
جان ہی نہیں سکتا اور جو اس علم کو جان گیا وہ ناواقف نہیں رہ سکتا اور جس
کو اتنا علم عطا ہوتا ہے جتنی کہ اسے فتح نصیب ہو۔ اسی لئے اولیاء میں تفاوت
پایا جاتا ہے اور ان کے اشارات میں بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ تسقی بماء
واحد ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل (انہیں ایک ہی پانی (یہاں
مراد حضور خداوندی ہے) سے سیراب کیا جاتا ہے مگر ہم پھل میں ایک
دوسرے پر فضیلت دے دیتے ہیں)(سورہ رعد آیت ۴)

نیز اسی حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ ورتی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ
حروف مقطعات قرآنی سورتوں کے معانی کی رموز ہیں اور ان امور کے معانی
کو ربانیون کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔

مؤلف حاشیہ سیدی عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ اس پر یہ اعتراض
وارد ہوتا ہے کہ ایک ہی رمز متعدد سورتوں میں مختلف معنوں میں آئی ہے
جیسے الم، حم وغیرہ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ رمز اس حرف(3) کی طرح ہے
جو کئی ایک معنوں مستعمل ہو۔

مؤلف کہتا ہے کہ ان اکابر کی ان عظیم شہادت پر غور کریں۔
عبدالرحمن فاسی نے اس حاشیہ میں اور حوالے بھی درج کئے ہیں مثلاً سیدی

عبدالنبی کا، سیدی محمد بن سلطان کا، دیدی داؤد باخلی کا، سیدی شیخ ابوالحسن شاذلی کی حزب البحر کی شرح میں تو آپ کو اس امام کبیر کے مرتبہ کا پتہ چل جائے گا۔ خدا ہمیں ان کی سچی محبت عطا کرے۔ حاشیہ کی تشریح

(1۔ ابوالحسن شاذلی: نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول، ابو عبداللہ محمد بن علی بن حسن بن شیر المؤذن الحکیم الترمذی کی تالیف ہے۔ انھوں نے ۲۵۵ھ میں وفات پائی۔)

(2۔ ابو زید عبدالرحمن فارسی، ابوزید عبدالرحمن بن محمد فاسی انھوں نے شاذلی کی حزب کبیر کی شرح لکھی ہے۔)

(3۔ ابوالحسن علی بن عبداللہ بن عبدالجبار شاذلی۔ یہ نابینا تھے اور صوفیہ کے شاذلیہ فرقہ کے بانی تھے۔ ان کی وفات ۶۵۶ھ = ۱۲۵۸ء میں صحرائے عیذاب میں ہوئی جبکہ یہ حج کے لئے جا رہے تھے اور وہیں دفن ہوئے۔ شیخ ابو عبداللہ بن النعمان نے ان کے قطب ہونے کی شہادت دی ہے۔ شیخ تقی الدین بن دقیق العید نے بھی ان کی بزرگی کا اعتراف کیا ہے۔ انھوں نے حزب البحر لکھی ہے جو صوفیاء کے ہاں بہت مقبول ہے۔ ایک حزب البحر صغیر اور دوسری کبیر۔ حزب البحر اسے اس لئے کہا گیا کہ یہ سمندر کے سفر میں اس کے مصائب سے نجات کی غرض سے لکھی گئی۔ واقعہ یوں ہوا کہ شاذلیؒ نے بحر قلزم کا سفر اختیار کیا۔ سمندر کے درمیان جہاز رک گیا اور کئی دن تک ہوا بند رہی۔ نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی کہ آنحضرت ﷺ کا دیدار مبارک ہوا اور انھوں نے یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی۔ چنانچہ

انھوں نے یہ دعا پڑھی اور ہوا چل پڑی۔ اسے حزب صغیر بھی کہتے ہیں۔ اس کی ابتدا، یا اللہ یا علی یا عظیم یا حلیم الخ سے ہوتی ہے حزب کبیر کی ابتدا، وذا جاء ک الدین الاؤ منون سے ہوتی ہے) (کشف الظنون: ۱: ۳۳۳)

مؤلف کہتا ہے کہ اوائل السُّوَر کے متعلق جو کچھ میں نے حضرت سے سنا، ان کے خاص معانی کی وجہ سے میں ان سے مستفید نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ ۸۔ ذی الحجہ ۱۱۲۹ھ کا دن آ گیا تو میں نے مذکورہ بالا بات حضرت سے سنی اور وہ یہ ہے کہ قرآن کا کچھ حصہ لوح محفوظ میں سریانی زبان میں لکھا گیا ہے اور یہ حصہ فواتح السور کا ہے (یعنی حروف مقطعات) اس پر میں نے حضرت سے درخواست کی کہ ہر حرف کی الگ الگ تشریح کریں اور ان تمام رموز کی شرح بیان کریں۔ آپ نے بحمد اللہ میری درخواست قبول کر لی۔ میں اس کا کچھ حصہ بیان کرتا ہوں کیونکہ تمام کی تمام تشریح نقل کرنے کے لئے ایک مستقل تالیف کی ضرورت ہے۔

۱۔ ص

ص کی تفسیر میں حضرت نے فرمایا کہ اس سورت میں ص سے مراد وہ خلا ہے جہاں روزِ محشر لوگ اور تمام مخلوقات جمع ہوں گی اور آیت میں اسے بطور وعدہ وعید کے لایا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ص ہے یعنی جس خوفناک منظر سے تم کو ڈرایا جاتا ہے اور وہ خوشنما منظر جس کی تم کو بشارت دی جاتی ہے۔ وہ ص یعنی محشر کا وسیع میدان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ خلا

انسان کے افعال کے تقاضا کے مطابق مختلف صورتیں اختیار کرتی ہے۔ چنانچہ کافر کے لئے عذاب کی صورت اختیار کرے گی اور اس کے پہلو میں ایک مومن ہوگا اس کے لئے رحمت بن جائے گی اور ایک اور کافر کیلئے جو اس مومن کے پہلو میں کھڑا ہوگا عذاب ہوگا، مگر اس قسم کا نہیں جو پہلے کافر کو ہو رہا تھا، بلکہ کسی اور قسم کا ہوگا۔ اسی طرح ایک اور مومن کیلئے جو اس مومن کے پاس کھڑا ہوگا رحمت ہوگی مگر اس قسم کی نہیں جو پہلے مومن کیلئے تھی، بلکہ کسی اور قسم کی، اس کے افعال کے تقاضا کے مطابق۔ اسی طرح جتنے بھی لوگ محشر میں جمع ہوں گے ان میں ہر ایک میں سے پر جدا قسم کی رحمت ہوگی اور جدا قسم کا عذاب اور باوجود اس کے کہ دیکھنے میں تو فضا ایک ہی ہے اور جس طرح کی دنیا کی طبیعت کا تقاضا ہے، ایک جگہ دوسری جگہ کے مشابہ نہ ہوگی اور صاحب فتح اس تمام کو آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ زید اپنی تقدیر کی لکھت کے موافق میں اپنے مقام میں نظر آ رہا ہے اور عمر اپنی جگہ پر۔ گویا کہ کہ وہ اللہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ اسی لئے میں نے تو کہا تھا کہ اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ حس سے کیا مراد اور اس کا کس طرف اشارہ ہے تو کوئی شخص بھی اللہ کے حکم کی مخالفت کرنے کی جرأت نہ کرے کیونکہ اگر لوگوں کے لئے پردہ اٹھا کر ان کے مقام دکھا دیئے جائیں تو اطاعت گذار رشک کرے کہ کاش اور عمل کرتا تو بہتر درجہ پاتا اور مخالف افسوس سے مر جائے اور ظاہر ہے کہ اس مقام میں کفار بھی ہوں گے، مومن بھی انبیاء بھی، ملائکہ بھی، جن اور شیاطین بھی۔ لہذا

سورت کی ابتداء میں کافروں کی چند جماعتوں کا ذکر کر کے کفار کی طرف اشارہ کر دیا اور انبیاء کی چند جماعتوں کا ذکر کر کے انبیاء کی طرف اشارہ کر دیا۔ اسی طرح انبیاء کے ذکر کے دوران میں مومنین کا ذکر کر کے ان کی طرف اشارہ کر دیا اور سورت کے آخر میں جن اور شیاطین کا ذکر کر دیا اور ان کے دنیاوی حالات کا تذکرہ کیا۔ اگرچہ یہ حالات محشر میں نہ ہوں گے اس لئے کہ یہی احوال اس خلا میں جس میں ان کا حشر ہوگا۔ ان کے حالات کے اختلاف کا سبب بنیں گے۔ اس سورت کے متعلق اور بہت سے اسرار ہیں جن کا ظاہر کرنا روا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ کٓھٰیٰعٓصٓ

کٓھٰیٰعٓصٓ کا مفہوم اس کے ہر حرف کی الگ الگ تشریح کے بعد سمجھ میں آئے گا۔ چنانچہ کاف مفتوحہ کے معنی ہیں بندہ اور فاء ساکن مفتوحہ کے معنی کو محقق کرنے کیلئے آتا انداز اس میں فاء مفتوحہ کے معنی اور تحقیق و تقریر دونوں مفہوم پائے جاتے ہیں اور فاء مفتوحہ کے معنی ہیں ایسی چیز جس کی طاقت ہو۔ لہذا فاء ساکن کے معنی ہوئے کہ اس کا لایطاق ہونا حق ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں۔

ھا مفتوحہ کے معنی ہیں صاف و پاک رحمت جس میں کوئی کدورت نہیں اور یہ تغیر پذیر ہے۔

یا حرف ندا ہے۔

ع (کہ منقطع میں مبنی ہے) مفتوحہ ایک حال سے دوسرے حال

میں منتقل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

ی ساکنہ بیان اختلاط پر دلالت کرتی ہے

ن ساکن نون مفتوحہ کے معنی کی تحقیق کے لئے ہے اور نون مفتوحہ

کے معنی ہیں وجود خیر و خوبی جو ذات میں قائم و شامل ہے۔

ص مفتوحہ سے مراد فنا ہے۔

اور دال ساکن ص کے معنی کو محقق کرتی ہے کیوں کہ یہ حروف اشارہ میں
سے ہے اور حروف اشارہ اپنے ماقبل کے معانی کی تصدیق کرتے ہیں،
بر خلاف دوسرے حروف کے کیوں کہ جب وہ ساکن ہوں تو اپنے مفتوح
کے معانی کو محقق کرتے ہیں۔

اصلی وضع کے مطابق حروف کی تفسیر کر دی گئی ہے۔ اب معنی
یوں ہوئے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو نبی ﷺ کے درجہ اور بڑے مرتبے کی
خبر دے رہا ہے اور اس بات کی اطلاع دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تمام
مخلوقات پر یہ احسان ہے انہیں ایسا بنایا کہ وہ اپنا نور اس نبی کریم ﷺ سے
حاصل کریں۔

ك

اس کی تشریح تفسیر سابق سے اس طرح ہوگی کہ کاف سے مراد
یہ ہے کہ نبی ﷺ اللہ کے بندے ہے۔ فا، ساکن نے دلالت کی کہ آپ
کی سی کوئی طاقت نہیں رکھ سکتا اور آپ کے ایسے ہونے میں کوئی شک د

شبہ نہیں اور آپ کے لائق ہونے سے [illegible] آپ نے تمام
مخلوقات کو فائدہ [illegible] کر دیا ہے [illegible] آپ سے [illegible]
پاسکے گا۔ اسی لئے تو آپ سے [illegible] ہوتے ہیں۔

ه

اور ھ مفتوحہ نے دلالت کی کہ آپ اور دونوں جہانوں کیلئے پاک وصاف
رحمت ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ارسلنک الا رحمۃ
للعلمین (سورۃ انبیاء آیت: ۱۰۷) خود آنحضرت نے بھی فرمایا ہے: انما
انا رحمۃ مھداۃ للخلق (میں مخلوقات کے لئے رحمت کا ہدیہ ہوں۔)

ی

ی ندا ہے بندہ مذکور کو اور جس غرض کے لئے آپ کو پکارا گیا ہے
۔ وہ رحلت و انتقال مکانی ہے جس پر ع دلالت اور یا، ساکنہ نے جو اشارہ ہے
اس کی تاکید کر دی ہے۔ اس لئے جیسا کہ ذکر کیا گیا حروف اشارہ تاکید
کے لئے آتے ہیں۔ مزید براں اس معنی کا بھی فائدہ دیتی ہے کہ کوچ اور
اختلاط کرنا ضروری ہے اور جس چیز کو کوچ کرایا جائے گا وہ نور وجود ہے
جس کی بدولت تمام موجودات قائم ہے اور یہ معنی حروف ساکنہ سے حاصل
ہوتے ہیں اور جس کی طرف کوچ کرتا ہے اس پر دلالت کرتا ہے ص۔

لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ اے میرے ذی عزت و احترام بندے، آپ
کو ان تمام لوگوں کی طرف جو اس خلا محشر میں جمع ہیں، ضرور جانا پڑے گا

ان انوار کے ساتھ جن سے ان کے وجود قائم ہیں، تا کہ وہ آپ سے مستفیض ہوں کیونکہ ان سب کا اصل مادہ آپ ہی سے ہے۔

اس تشریح سے ان حروف کے معانی عمدہ طور پر مرتب ہو گئے اور کلام بھی بہترین طریق پر منظم ہو گئی کیونکہ سریانی زبان میں حروف کے معنی سے وہی فائدہ حاصل ہے جس طرح دوسری زبانوں میں کلمات کے معنی سے، چنانچہ کسی زبان میں جب کوئی کلام کلمات سے مرکب ہو تو جب تک اس کے کلمات کے معانی باہم مرتب نہ ہوں، کلام درست نہیں ہو سکتا۔ یہی حال سریانی زبان میں کلام کا ہے کہ جب وہ حروف سے مرکب ہو تو اسی صورت میں وہ کلام درست ہو گا جب اس کے حروف کے معانی مترتب ہوں اور ان کی ترکیب بھی مضبوط ہوں۔ اور جس طرح علاوہ سریانی زبان کے دوسری زبان میں کلام کلمات سے مرکب ہو تو ان کے معانی کو ترتیب دینے کے لئے کبھی تقدیم و تاخیر کی ضرورت ہوتی ہے یا باہم متصل معنوں میں سے ایک اجنبی کا فصل لانے کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی طرح کسی چیز کا ضمیر کی صورت میں لانا ضروری ہوتا ہے۔ تا کہ معنی درست بیٹھ جائیں۔ یہی حال سریانی زبان کا ہے کہ جب یہ حروف سے مرکب ہو جائے تو بھی ترتیب معانی کی غرض سے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ حروف کو مقدم یا مؤخر لایا جائے یا کہیں حذف کیا جائے یا ضمیر لائی جائے وغیرہ۔

حضرت نے فرمایا: میں نے جو تشریح ان رموز کے معانی کی کی ہے وہ کشف و مشاہدہ کے ذریعہ سے اہل کشف کو معلوم ہے کیونکہ وہ آنحضرت

ﷺ کو ان تمام خداوندی عنایات و کرامات کے ساتھ جو اوروں کی طاقت سے باہر ہے مشاہدہ کرتے ہیں اور وہ دیگر مخلوقات کو جن میں انبیاء، فرشتے وغیرہ شامل ہیں اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے مشاہدہ کرتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ سید الوجود سے نکل کر مادۂ نور کے ذروں میں تمام مخلوق کی طرف جا رہی ہے اور انبیاء و فرشتوں تک پھیلا ہوا ہے۔ اس طرح یہ اہل کشف اس استفادہ کی عجیب و غریب کیفیت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

حضرت نے فرمایا ایک صالح شخص نے کھانے کے لئے روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس میں وہ نعمت نظر آئی جو بنی آدم کو عطا کی گئی تو اس روٹی میں نور کا ذرہ نظر آیا۔ اس نے اس کے نور کا پیچھا کیا۔ دیکھا تو وہ اس نور کے ذرے سے ملا ہوا تھا جو نور محمدی سے جا ملا تھا۔ پھر دیکھا کہ نور کا ذرہ ایک ہے۔ پھر تھوڑی دور تک جا کر کر ذروں کی متعدد شاخیں نکلنی شروع ہو گئیں۔ ہر شاخ اس نعمت سے ملی ہوئی تھی جو ان ذوات کو عطا کی گئی تھیں۔

مؤلف کہتا ہے: یہ قصہ خود حضرت کا اپنا ہے۔ خدا ان سے راضی ہو اور ہمیں آپ کی جماعت اور گروہ سے بنائے اور ہمارا تعلق کبھی ان سے منقطع نہ ہو۔

ایک واقعہ

حضرت نے فرمایا کہ ایک بد نصیب کا واقعہ ہے کہ کہنے لگا آنحضرت ﷺ نے تو مجھے صرف ایمان کی راہ دکھائی ہے۔ باقی رہا نور ایمان

سو وہ اللہ کی طرف سے ہے، نبی ﷺ کی طرف سے نہیں۔ صالحین نے اس سے کہا: اچھا اگر ہم اس تعلق کو جو تمہارے نور ایمان اور نور محمدی ﷺ کے درمیان ہے منقطع کر دیں اور محض ہدایت جس کا تم ذکر کر رہے ہو، رہنے دیں تو کیا اس پر راضی ہو؟ کہنے لگا، ہاں راضی ہوں۔ ابھی اس نے بات ختم ہی نہ کی تھی کہ اس نے صلیب کو سجدہ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا اور کفر پر مرا۔ خدا اپنے فضل و کرم سے ہمیں بچائے۔

مختصر یہ کہ اولیاء اللہ جنہیں اللہ عزوجل اور آنحضرت ﷺ کی قدر و منزلت کا علم ہے ان تمام مذکورہ بالا چیزوں کا اپنی آنکھوں سے بعینہ اسی طرح مشاہدہ کرتے ہیں جس طرح تمام محسوسات کا، بلکہ اس سے زیادہ، کیونکہ نظر بصیرت نظر بصارت سے زیادہ قوی ہے، جیسا کہ آگے ذکر ہوگا۔ چنانچہ وہ دیکھتے ہیں کہ حضرت زکریا کے احوال و مقامات جو اللہ تعالیٰ نے ان کا عطا فرمائے ہیں۔ وہ سید الوجود ﷺ سے ممتد ہو کر حضرت زکریا تک پہنچے ہیں۔ اسی طرح تمام احوال و مقامات حضرت یحییٰ کی اس سورت میں ذکر ہوئے ہیں۔ نیز مریم اور ان احوال و مقامات، عیسیٰ اور ان کے احوال و مقامات، ابراہیم، اسمٰعیل، موسیٰ، ہارون، ادریس، آدم اور نوح اور ہر نبی جس پر اللہ کا انعام ہوا (سب نور محمدی سے استفادہ کرتے ہیں) یہ تھوڑا سا بیان معانی رموز کا ہے، ورنہ جو ابھی معانی باقی ہیں، وہ بے شمار ہیں۔ اس لئے ہم نے کہا ہے کہ اس سورت میں رموز کا نہایت ہی تھوڑا حصہ ہے کیونکہ تمام موجودات خواہ ناطقہ ہوں یا صامتہ، عاقلہ ہوں یا غیر عاقلہ، ذی روح ہوں یا

غیر ذی روح، سب ہی ان رموز میں داخل ہیں۔

ایک اعتراض

حضرت سے یہ عمدہ تفسیر سن لینے کے بعد میں نے سوال کیا کہ حاشیہ سابقہ میں ابو زید نے سیدی محمد بن سلطانؒ سے یوں نقل کیا ہے۔ سیدی عبدالنورؒ نے سیدی عبداللہ بن سلطانؒ سے جو امام شاذلیؒ کے خواص میں سے ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فقیہ کے ساتھ کٰھیٰعص اور حمعسق تفسیر کے بارے میں بحث کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر یہ جاری کر دیا یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان راز کی باتوں میں سے ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں:

ک: اے محمد تو کہف الوجود ہو جس کے پاس آ کر تمام موجودات پناہ لیتی ہے۔ آپ کا کل وجود ہیں۔

ھ: ہم نے آپ کو ملک عطا کیا اور ملکوت مہیا کیا۔ ی ع: اے عین العیون۔

ص: تم میری صفات میں سے ہو کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ح: ہم تمہارے حامی ہیں۔

م: ہم نے آپ کو مالک بنا دیا۔

ع: ہم نے آپ کو علم سکھایا۔

س: ہم نے آپ پر اسرار کھول دیئے۔

ق: ہم نے آپ کو اپنا قرب بخشا۔

سوال: اس پر انھوں نے مجھ سے جھگڑا شروع کر دیا اور اس تفسیر کو قبول نہ کیا۔ اس پر میں نے کہا چلو ہم رسول ﷺ کی خدمت میں جا کر فیصلہ کرا آتے ہیں۔ ہم گئے اور آنحضرت ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ فرمایا کہ جو محمد بن سلطانؒ نے کہا ہے ٹھیک ہے۔ اھ

جواب: حضرت نے فرمایا: سیدی محمد بن سلطانؒ نے جو کچھ آنحضرت ﷺ کے مقام کے متعلق بیان کیا ہے، درست ہے مگر ان حروف کی اپنی وضع اور اصل کے اعتبار سے وہی تشریح ہے جو ہم نے بیان کی۔

مؤلف کہتا ہے کہ حضرت کی بیان کردہ تفسیر کا بلند مقام مخفی نہیں کیونکہ ملک کا ہبہ اور ملکوت کا مہیا کرنا ہر ایک اس بات کا مقتضی ہے کہ آنحضرت ﷺ اور یہ چیزیں دو الگ الگ چیزیں ہیں اور یہ کہ ان کی شاخیں آنحضرت ﷺ سے نہیں نکلیں۔ کہاں یہ تفسیر اور کہاں وہ تفسیر کہ ملک اور ملکوت اور تمام مخلوقات ص میں شامل ہے۔ پھر حرف نون اور عین کے تقاضا کے مطابق سب پر یہ حکم لگانا کہ ان کا مادہ سید الوجود سے حاصل ہوا ہے، آنحضرت ﷺ کے کہف الوجود کا بھی یہی معنی ہے کہ یہاں پر

موجودات پناہ لیتی ہے۔ لہٰذا جو کچھ سیدی محمد بن سلطانؒ نے بیان فرمایا وہ سب ن ع ص کے تحت آ جاتا ہے۔

اس کے بعد میں نے حضرت سے تمام حروف مقطعات کی ایک ایک رمز کر کے سنی، جس کے طویل ہونے کے باعث تحریر کرنے کی گنجائش نہیں۔ لہٰذا صرف دو جوابوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک حضرت نے ایک فقیہ کے سوال کے جواب میں فرمایا جسے فقراء کی محبت کا دعویٰ تھا۔

سوال: ان سوالات میں سے ایک سوال یہ ہے کہ حرف مقطع ق میں کون سا راز خداوندی ہے کہ بعض عارفین کہتے ہیں اس میں حضرت قدیمہ اور حضرت حدیثہ کے دائرہ کا راز جمع ہو گیا ہے۔ ان سوالات میں سے اس کا مقصد حضرت کا امتحان کرنا تھا اور یہ معلوم کرنا تھا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ آپ کو علوم لدنیہ حاصل ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟ چنانچہ اس فقیہ نے علامہ حاتمیؒ (1) وغیرہ کی کتابوں کا مطالعہ کر کے چند ایک سوال اکٹھے کر لئے کہ اس

(1) حاتمیؒ: حاتمیؒ سے مراد محمد محی الدین ابن العربی صوفی ہے جو حاتم طائی کی اولاد میں سے تھے۔)

کے خیال میں کوئی شخص بھی ان کا جواب نہیں دے سکے گا۔ چنانچہ اس یہ سوالات حضرت کی خدمت میں روانہ کئے۔ حضرت نے باوجود اُمی عامی ہونے کے ان سب کا جواب دیا۔

جواب: حضرۃ قدیمہ سے مراد وہ انوار حادثہ ہیں جو ارواح و اشباح اور زمینوں اور آسمانوں کے پیدا ہونے سے پہلے پیدا کئے جا چکے تھے۔ یہاں قدم

سے مراد قدم حقیقی نہیں کہ کان اللہ ولم یکن معہ شیئ (اللہ تھا اور کوئی چیز نہ تھی) حضرۃ حادثہ سے مراد وہ ارواح واشباح ہے جو اس کے بعد آئیں اور اس میں شک نہیں کہ ارواح جب اجسام سے مل جائیں تو بعض سے تو اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے اور بعض سے دوزخ کا۔ پھر جن سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے وہ بعض انوار حضرۃ الانوار کی ایک فرع ہے جس طرح کہ جن سے دوزخ کا وعدہ کیا ہے وہ بھی بعض انوار حضرۃ الانوار کی فرع ہے۔ لہٰذا حضرۃ الانوار کی دوسری قسم پہلی قسم کی فرع ہوئی اور ان کی دو قسمیں ہو گئیں۔

(۱) پسندیدہ اور (2) ناپسندیدہ۔

جب تم یہ سمجھ چکے تو اب جان لو کہ اس حرف مقطع میں تلفظ کے اعتبار سے تین حرف ہیں۔ ق، ا، ف، ۔ چنانچہ ق کو جب الف سے ملا دیا جائے تو سریانی زبان میں اس کے معنی حضرۃ قدیمہ اور حضرۃ حادثہ دونوں میں خیر و شر اور فضل وعدل کے ساتھ تصرف کرنے کے ہیں اور سریانی زبان میں ف ساکن کے معنی اپنے ماقبل سے قبیح کو زائل کرنے کے ہیں اور ان دونوں میں قبیح وہ ہے جسے شر کی وعید فرمائی گئی ہے اور جب موعود بالشر کو زائل کر دیا گیا تو موعود بالخیر باقی رہ گیا اور موعود بالخیر خاصانِ خدا ہیں۔ لہٰذا اس حرف مقطع ق کا اشارہ خاصانِ خدا اور خیرات کی طرف ہے، جن کا انعام اللہ نے ان پر کیا۔ حضرتین کا یہی راز ہے لہٰذا یہ ایک اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ جس کی اضافت اللہ تعالیٰ کی معزز ترین مخلوق سے کی گئی ہے، بعینہٖ اس طرح جس طرح عربی زبان میں لفظ سلطان۔ چنانچہ یہ لفظ ہے اشارہ بادشاہ اور اس کی رعایا

کی طرف، خواہ وہ سعادت مند ہوں جیسے مسلمان یا بدبخت ہوں جیسے ذمی (کافر) پس جب بادشاہ کی تعریف کرنا ہو تو یہ کہیں گے سلطان الاسلام۔ اسلام کا لفظ لانے سے اہل ذمہ ادب، تعظیم اور وقار کے لحاظ سے خارج ہو جائیں گے۔ مگر درحقیقت وہ خارج نہ ہوں گے لہٰذا اس کے معنی یوں ہوئے کہ کوئی کہے اے محمد! انبیاء، ملائکہ اور اہل سعادت کے رب یہاں تک کہ ان کی کل تعداد اور ان کے اللہ کے ہاں مقامات واحوال کو گنتے جاؤ۔ نیز اہل جنت، ان کے منازل اور درجات کا ذکر کرو۔ پس جب ان تمام کا ذکر کر چکو کہ ذرہ بھر نہ چھوٹے تو یہ ق کے معنی ہوں گے۔ لہٰذا اس میں اسرار رسالت، اسرار نبوت، اسرار ملائکہ، اسرار ولایت، اسرار سعادت، اسرار جنت، تمامی انوار کے اسرار اور وہ تمام خیرات ہوں گے جو تمام موجودات میں پائے جاتے ہیں۔ وَمَایَعلَم جُنُو دَرِبّکَ اِلَّاھُوَ (تیرے رب کے لشکروں کا علم خود اسی کو ہے)

سریانی زبان کا قاعدہ ہے کہ ف جو، الگ کرنے، کے معنی میں آتی ہے، اسے کتابت میں نہیں لایا جائے تا کہ کتابت و معنی ایک دوسرے کے موافق بن جائیں۔ اسی لئے اسے ق کی کتابت میں نہیں لایا گیا۔

حضرت نے فرمایا: اگر چاہو تو حضرۃ قدیمہ سے مراد وہ امور ہیں جو علم ازلی میں آ چکے ہیں اور قدیم اپنے معنوں میں ہو اور حضرۃ حادثہ سے مراد وہ معلومات ہوں جن کو اللہ تعالیٰ وجود میں لایا اور انہیں اس دنیا میں ظاہر کیا تو یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں اور معنی اپنی حالت پر ہی رہیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مؤلف کہتا ہے خدا آپ کو توفیق دے۔ ذرا غور کریں یہ کس قدر

کہ سائل سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: کہو حضرت کا عمدہ جواب ہے۔ میری سائل سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: کہو حضرت کا جواب کیسا ہے؟ تو کہنے لگا: شیخ زروق(1) نے اس کی تشریح یوں کی ہے کہ حضرۃ قدیمہ سے مراد قاف کا دائرہ ہے حضرۃ حادثہ سے مراد دائرہ کے نیچے کا شوشہ ہے اور اس میں جو راز ہے وہ اشارہ ہے جسے ہم نے دائرہ کہا ہے۔ لہٰذا اس کے اتصال سے اشارہ ہو گیا حادثہ قدیمہ سے مستفیض ہونے کی طرف۔ لہٰذا سورت ق سے قدیم وحادث دونوں حضرتوں کی طرف اشارہ پایا گیا ہے، اس طرح کہ حلقہ کا اشارہ حضرت قدیمہ کی طرف ہے اور تعریقہ کا حادثہ کی طرف اور حلقہ کے ساتھ کے اتصال کا اشارہ قدیمہ سے حادثہ قدیمہ کے استفادہ کی طرف۔

میں نے کہا کجا یہ تشریح اور کجا وہ تشریح جو حضرت نے بیان فرمائی کیونکہ سوال تو ق جو کہ ایک لفظ ہے کے معنی کے متعلق تھا اور جو کچھ آپ نے ذکر کیا اس کا تعلق کتابت سے ہے نہ کہ لفظ سے کیونکہ ق میں نہ کوئی حلقہ ہے نہ کوئی تعریقہ۔ مزید برآں آپ کی تشریح میں نہ حضرۃ قدیمہ کا

(نمبر 1 شیخ احمد زروق، ان کا ذکر آگے آئے گا۔)

ذکر ہے نہ حادثہ کا، پھر حضرۃ قدیمہ اور حادثہ میں کون سی مناسبت پائی جاتی ہے اور تعریقہ اور حضرۃ حادثہ میں کونسی مناسبت ہے؟ اگر یہ مناسبت محض اتصال کی وجہ سے ہے تو یہ میم کے حلقہ اور اس کے تعریقہ اور ص، ض، ع، غ، وغیرہ حروف میں جن میں حلقہ اور تعریقہ پایا جاتا ہے موجود ہے۔ سائل اس اعتراض کا جواب نہ دے سکا۔ اس سے میرا مقصد حضرت زروق پر

اعتراض کرنا نہیں۔ معاذ اللہ کہ میں ان پر یا کسی اور ولی پر اعتراض کروں۔ خدا ہمیں ان کے علوم سے فائدہ پہنچائے۔ میرا مقصد صرف سائل سے بحث و جھگڑا کرنا تھا۔ مزید برآں میں شیخ زروق کی تشریح سے واقف نہ تھا۔ ہو سکتا ہے کہ سائل نے صرف اس کا مفہوم ادا کیا ہو اور اس کی حقیقت سے بے خبر رہا ہو اور اسی لئے اس پر اعتراض وارد ہوا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دوسرا سوال: حضرت کا دوسرا جواب اس اعتراض کے متعلق تھا جس کی طرف حاشیہ مذکورہ بالا کے مصنف عبدالرحمٰن فاسی نے کیا ہے اس اعتراض کا ماحصل یہ ہے کہ جب فواتح السور یعنی حروف مقطعات ان سورتوں کے مضامین کے رموز ٹھہرے تو پھر کیا وجہ ہے کہ رمز تو ایک ہی ہے مگر سورتیں تو مختلف ہیں کیونکہ اختلاف سور کا تقاضا تھا کہ رموز بھی الگ الگ ہوں۔

جواب: حضرت نے جواب دیا کہ رمز کے ایک ہونے کے باوجود سورتوں کے مختلف ہونے کا سبب یہ ہے کہ قرآنی آیات کے انوار تین قسم کے ہیں:

(1) بیض (سفید) اور یہ رنگ ان کلمات کا ہے جن کے قائل بندے ہوتے ہیں اور جن کا سوال اپنے رب سے کرتے ہیں (1) (یعنی کلمات دعائیہ) (2) اخضر (سبز) جن کا قائل خود حق تعالیٰ ہو (2) اور (3) اصفر (زرد) یہ وہ کلمات ہیں جن کا تعلق ان لوگوں سے ہے جن پر اللہ کا غضب ہوا۔ مثال کے طور پر سورۃ فاتحہ میں سبز رنگ صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا ہے کہ یہ قول ہے حق

سجانہ کا اور سفید رنگ ہے اَلعَالَمِین سے لے کر غَیرِ المَغضُوب تک اور زرد رنگ ہے مَغضُوب عَلَیہِم سے آخر سورۃ تک اور تینوں انوار ہر سورہ میں پائے جاتے ہیں، البتہ کسی میں کوئی نور کم اور کوئی زیادہ ہو گا۔ جیسا کہ تم نے سورہ فاتحہ میں دیکھ لیا۔ ان تینوں کے انوار کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ لوح محفوظ تین مختلف رخوں میں ہوتا ہے کیونکہ اس کا رخ دنیا کی طرف ہے۔ یعنی دنیا اور اہل دنیا کے حالات کے متعلق ہے اور اس میں ہر وہ چیز درج ہے جس کا تعلق دنیا اور دنیا والوں سے ہے۔ اس کا دوسرا رخ جنت کی طرف ہے اور اس میں جنت اور اہل جنت کے احوال وصفات درج ہیں اور تیسرا رخ جہنم کی طرف ہے اور اس میں جہنم اور جہنمیوں کے احوال وصفات درج ہیں۔ خدا ہمیں جہنم اور جہنم کی عذاب سے پناہ دے۔ چنانچہ دنیا کی طرف جو رخ ہے اس کا نور سفید ہے۔ جو جنت کی طرف ہے اس کا نور سبز ہے اور جو جہنم کی طرف ہے اس کا نور زرد ہے۔ در حقیقت یہ نور سیاہ ہے مگر مومن کی نگاہ میں یہ زرد نظر آتا ہے کیونکہ جب ان کا نور بصیرت سیاہ

(1) مثلاً رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (خدا مجھے اور علم دے)

(2) جیسے اَقِیْمُو الصَّلٰوۃ (نماز پڑھو)

رنگت پر پڑتا ہے تو اسے اس کی نگاہ میں زرد بنا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ مومن جب محشر میں کھڑا ہو گا اور اس کو اس لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق نور ملے گا اور اس سے دور ایک کافر ہو گا جسے بہت بڑی سیاہی اور تاریکیوں نے گھیرا ہو گا تو کافر مومن کو زرد رنگ کا دکھائی دے گا۔ اس سے مومن سمجھ جائے گا

کہ یہ کس کافر کا وجود ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ کافر کوئی چیز نہ دیکھ سکے گا کیونکہ وہ تاریکی جو اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہو گی۔ اس کے لئے حجاب (پردہ) کا کام دے گی۔ لہٰذا اسے سیاہی پر سیاہی کے سوا کچھ دکھائی نہ دے گا۔

میں نے عرض کیا تب تو اس کے دل میں صرف انہی لوگوں کا خیال آئے گا جن کا حال محشر میں اس جیسا ہو گا۔ لہٰذا وہ مومن کو اپنے بہتر حال میں نہ دیکھ سکے گا اور اس کے دل میں یہ تمنا بھی پیدا ہو گی کہ کاش دنیا میں مسلمان ہوتا!

حضرت نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت اور اہل جنت کے حالات کا اس قدر علم جتنا کہ ضروری ہے اس کے دل میں پیدا کر دے گا۔

جب تم یہ سمجھ گئے تو پھر آیت کی طرف آؤ۔ اگر اسے اس رخ سے لیا جائے جو جنت کی طرف ہے تو اس کا نور سبز ہو گا۔ اگر دوزخ والے رخ سے لیا جائے تو اس کا نور زرد ہو گا اور اگر دنیا والے رخ سے دیکھا جائے تو اس کا نور سفید ہو گا۔ پھر ہر رخ میں کئی قسم کی تفصیل اور تقسیم پائی جاتی ہے جس کا احاطہ سوائے اللہ کے کوئی نہیں کر سکتا۔

یہ حروف مقطعات جو سورتوں کے شروع میں ہیں، لوح محفوظ میں بعینہٖ اس طرح لکھے ہوئے ہیں جس طرح قرآن مجید میں، البتہ ہر حرف کے ساتھ سریانی زبان میں اس کی شرح بھی لکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ اگر ہر حرف مقطع کی شرح میں جو لکھا ہوا ہے اسے دیکھو تو ان کے الگ الگ ہونے کا علم

ہو جائے۔ اس کی شرح یہ ہے کہ الٓمٓ رموز ہیں جن کا اشارہ اس نور محمدی کی طرف ہے جس سے تمام مخلوقات استفادہ کرتی ہے۔ اگر اس نور کو جس کی طرف اس رمز سے اشارہ کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے کہ مخلوقات میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو آپ پر ایمان لائے اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے کفر کیا اور یہ ہے کہ مومنین کے کیا حالات ہیں اور کفار کے کیا۔ نیز وہ امور جن کا تعلق اس سے ہے اور کلام کا ربط بھی ان سے ہے تو یہ الٓمٓ وہ ہے جو سورہ بقرہ میں آیا ہے اور یہ ان ہی معنوں میں نازل ہوئی ہے۔

اگر نور محمدی پر ان بھلائیوں کے اعتبار سے نظر ڈالی جائے جو انہیں اس نور سے حاصل ہیں اور یہ کہ وہ کس طرح حاصل ہوتی ہے اور ان لوگوں میں سے چند لوگوں کا ذکر کیا جائے جنہیں یہ نعمتیں اور یہ بھلائیاں حاصل ہوئیں تو یہ الم وہ ہے جس کا ذکر سورۃ آل عمران میں آیا ہے اور یہ اس غرض کے لئے نازل بھی ہوئی۔

اگر اس نور محمدی کو ان سزاؤں اور عذاب کے اعتبار سے دیکھا جائے جو نااہل لوگوں پر نازل ہوا نیز ان مصائب کے اعتبار سے جو اس دنیا میں انہیں پہنچیں، وغیرہ وغیرہ، تو یہ الم وہ ہے جس کا ذکر سورہ عنکبوت میں آیا ہے۔ اس طرح ہر اس سورۃ کے متعلق کہا جائے گا جس کے شروع میں یہ رمز آئے گا۔ اس بیان کو ہر وہ شخص جانتا ہے جو لوح محفوظ کو دیکھ رہا ہو۔

اس کے بعد میں نے ایک اور سوال کیا جس کا جواب حضرت نے ایسا دیا کہ عقلوں کے احاطہ سے باہر ہے۔ اسی لئے میں نے اسے نہیں لکھا۔ واللہ

تعالیٰ اعلم۔

مؤلف کہتا ہے کہ یہ حضرت کے بیان کی صرف سطحی تشریح ہے اور نہ ان معنی کی تحقیق جن کی طرف حضرت نے اشارہ کیا اور ان کی کنہ تک پہنچنا سوائے فتح کے نہیں ہو سکتا یا اس طرح ہو سکتا ہے کہ شیخ کے سامنے بیٹھ کر ان سے سمجھا جائے۔ چنانچہ جب کوئی شخص اس کی تعلیم حضرت سے لے اور سائل جس طرح کا سوال دل میں آئے کرے، تو خواہ وہ صاحب فتح نہ بھی ہو پھر بھی تمام معنی سمجھ جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سریانی زبان میں حروف تہجی کے معانی

اب میری رائے یہ ہے کہ حروف تہجی کے متعلق یہ بیان کردوں کہ سریانی میں وہ کسی معنی کے لئے وضع کیے جائے گئے ہیں۔ کیوں کہ ان کی کبھی ضرورت پڑ جاتی ہے اور ہم اس سے پہلے اس کی طرف اشارہ بھی کر چکے ہے۔ لہٰذا افادہ کی تکمیل کی غرض سے ہے یہاں دے دیتا ہوں۔

ھمزہ

ء۔ (ہمزہ) اگر مفتوح ہو تو اس سے تمام اشیاء کی طرف کم ہوں یا زیادہ، اشارہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات متکلم اپنی ذات اور نفس کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ اس اشارہ میں قبض نہیں ہوتا اور اگر ہمزہ مضموم ہو (ءُ) تو یہ شے کی طرف جو قریب اور کم ہو اشارہ ہوتا ہے اور اگر ہمزہ مکسور (ءِ) ہو تو اشارہ ہوتا ہے اس چیز پر کی طرف جو مناسب طور پر کم ہو۔

ب

بَ اگر مفتوح ہو تو اس سے مراد وہ چیز ہو گی جو غایت درجہ باعزت یا غایت درجہ ذلیل ہو۔ اگر مکسور ہو (بِ) تو وہ شے جو ذات میں داخل یا داخل ہونے والی ہو۔ اگر مضموم ہو (بُ) ہو تو ایسا اشارہ ہے جس کے ساتھ قبض پایا جاتا ہے۔

ت

تَ اگر مفتوح ہو تو اس کا مطلب خیر کثیر و عظیم ہے اور اگر مکسور (تِ) ہو تو مصنوع جو ظاہر ہو اور اگر مضموم ہو (تُ) تو قلیل و ظاہر چیز مراد ہے اور کبھی اجتماع ضدین کے لئے بھی آتا ہے۔

ث

ثَ اگر مفتوح ہو تو نور یا ظلمت کی طرف اشارہ ہے۔ اگر مضموم ہو (ثُ) ہو تو مراد ہے کسی چیز کا کسی چیز سے زائل ہونا اور اگر مکسور (ثِ) ہو تو ایک چیز کا دوسری کا چیز کے اوپر مقرر کرنا مراد ہے۔

ج

جَ اگر مفتوح ہو تو نبوت یا ولایت مراد ہے بشرطیکہ کہ اس سے پہلے

یا اس کے بعد حرف ہو جو اس پر دلالت کرے ورنہ اس کے معنی اس خیر کے ہوں گے جو کبھی زائل نہ ہو۔ اگر مضموم ہو تو وہ اچھی چیز جو کھانے میں آئے یا لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اگر مکسور ہو تو وہ کم بھلائی جو ذاتِ انسانی میں نورِ ایمان کی پائی جاتی ہے۔ حضرت نے ایک بار یوں بھی فرمایا کہ اگر مکسور ہو تو کم اور کم کمزور بھلائی یا نور۔

ح

حَ مفتوح ہو تو مراد اشیاء کا احاطہ اور سب پر شمولیت ہے۔ اگر مضموم ہو تو بنی آدم کے علاوہ کسی اور چیز کا عددِ کثیر۔ مثلاً ستارے اور اگر مکسور ہو تو وہ عدد جو ذات میں داخل ہو یا ذات، ان کی مالک ہو، مثلاً غلام اور درہم و دینار وغیرہ۔

خ

خَ مفتوح ہو تو حد درجہ کا طول جس کے ساتھ رقت بھی ہو اگر مضموم ہو (خُ) تو وہ کمال جو حیوانوں میں ہو اور اگر مکسور ہو تو وہ کمال جو جمادات میں ہو۔

د

دَ مفتوح ہو تو وہ شے جو ذات سے خارج ہو۔ اگر مکسور ہو تو وہ شے جو ذات میں داخل ہو یا ذات پر داخل ہونے والی ہو یا ذات کے قریب ہو اور اگر

مضموم ہو تو وہ قلیل یا قبیح جس کے ساتھ غصہ بھی ہو۔

ذ

ذ اگر مفتوح ہو تو وہ شے جو ذات کے اندر ہے اور ساتھ اس شے کی عظمت بھی مراد ہو۔ اگر مضموم ہو تو شے جو فی نفسہ کرخت یا عظیم یا قبیح ہو اور اگر مکسور ہو تو وہ قبیح شے جس کے بعد غصہ نہ آئے۔

ر

ر اگر مفتوح ہو تو جمیع خیرات (بھلائیاں) ظاہرہ اور باطنہ۔ اگر مضموم ہو (رُ) تو شے جو اکیلی ظاہر ہو اور اگر مکسور ہو تو بنی آدم کے علاوہ کوئی اور ذی روح یا خود روح۔

ز

ز اگر مفتوح ہو تو وہ چیز جو کسی اور چیز پر داخل ہو تو اسے ضرر پہنچائے اور کبھی یوں فرمایا وہ شے جس سے احتراز کیا جائے اور اگر مضموم ہو (زُ) تو وہ قبیح جس میں ضرر پایا جائے مثلاً کبائر۔ اگر مکسور ہو تو (زِ) تو وہ قبیح جس میں ضرر نہ ہو مثلاً صغائر، شبہات اور نجاست۔

س

س (ا) اگر مفتوح ہو تو وہ ملیح شے جو طبعاً رقیق ہو۔ اگر مضموم ہو (سُ) تو قبیح اور کفری شے یا ظاہر اور باطن سے سیاہ چیز اور اگر مکسور ہو (سِ)

[illegible]

ش

ش اگر مفتوح ہو تو ایسی رحمت جس کے بعد عذاب نہ ہو یا وہ شخص جس سے عذاب دور ہو چکا ہو اور رحمت اس پر داخل ہو چکی ہو اور پاک ہو گیا ہو۔ اگر مضموم ہو تو وہ شخص جو بذات خود بلند درجہ اور اس کی تعظیم کی جاتی ہو اور اگر مکسور ہو تو وہ شے جس کی طبیعت میں پوشیدہ رکھتا ہو اور کبھی وہ چیز مراد ہوتی ہے جو قلب وغیرہ میں چھپی ہوئی ہو۔ یہ بیان ان کی تحریر کا ہے لیکن حضرت سے میں نے اس طرح سنا ش مفتوح رحمت جس کے بعد عذاب نہ ہو۔ مضموم جس میں ذاتی تحیر رہ جائے یا آنکھوں کو دکھ دے مثلاً تنگ (ککڑ) وغیرہ اور اگر مکسور ہو تو جسے کسی عضو یا کسی پاؤں سے روندا جائے مگر وہ ظاہر نہ ہو یا وہ قلب میں چھپی ہو اور ظاہر نہ ہو۔

ص

اگر مفتوح ہو تو زمین کا وہ سارا غبار جو قیامت میں دن اللہ کے سامنے پیش ہو گا۔ اگر مکسور ہو تو ساری زمینیں اور اگر مضموم ہو تو زمین کی

قائم ہو اور یہ معانی میں مرقوم کئے ہیں اور اگر ضمہ ہو تو مفتوح ہونے کی صورت میں وہ زمین جس پر اللہ کا غضب ہوا جس پر نجات نہ ہو اور مکسور ہو تو وہ ذات جس میں نجات نہ ہو یا جس ذات میں کوئی خوبی نہ ہو۔ اگر مضموم ہو تو وہ ضرر جو وہ کو وہ چیزوں سے جنہیں پہنچے۔ ایک اور بار فرمایا کہ ص مفتوح سے مراد تمام زمین اور ایک فرسخ تک جو کچھ اس پر ہے۔ مضموم ہو تو تمام چیزیں اور وہ چیز جو مٹی سے بنی ہے اور مکسور ہو تو زمین کی سطح کی نباتات اور اگر مضمومہ ہو تو اشیاء جو اس پر ہے مگر ساتھ ہی اللہ کا غضب بھی ہو۔ دوسری تشریح میں نے آپ کی وفات کے بعد آپ کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی پڑی ہوئی ہے۔ پہلی تشریح خود میں نے ان سے سنی تھی اور دوسری تشریح کی عبارت بھی حضرت کی ہے۔

ض

ض جب مفتوح ہو تو مراد صحت اور تکلیف کا نہ ہونا ہے۔ اگر مضموم ہو تو وہ شے جس میں قطعاً نور یا ظلمت نہ ہو۔ اگر مکسور ہو تو خشوع و خضوع۔

ط

ط اگر مفتوح ہو تو وہ شے جس کی جنس اور ذات نہایت دونوں پاک و صاف ہوں۔ اگر مضموم ہو تو پہلے کے بہ عکس انتہا درجے کی خبیث شے اور اگر مکسور ہو تو شے جس کی خباثت میں ساکن میں رہتا ہو یا جسے ساکن

رہنے کا حکم دیا گیا ہو۔

ظ

ظ مفتوح ہو تو نفس عظیم شے مگر اس کے ساتھ اس کی ضد نہ ہو۔ مثلاً شرفا میں جو دوستی اور یہود میں کھوٹ اور دھوکہ دہی۔ مضموم ہو تو وہ نفسانی تحریک جس کے پیچھے چلے حالانکہ وہ نفس اسے تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر مکسور ہو تو وہ شے طبعی طور پر ضرر رساں ہو اور بندہ اس سے ضرر بھی محسوس کرے۔

ع

ع مفتوح ہو تو کسی کا آنا یا کوچ کرنا۔ اگر مضموم ہو تو وہ ساکن جو اس ذات میں ہے جس پر اس کے وجود کا دارومدار اور اگر مکسور ہو تو ذاتی خبث۔ یہ تشریح میں نے حضرت سے سنی تھی مگر آپ کی تحریر میں یوں پایا گیا۔ ع مفتوح سے مراد قبول کرنے والی چیز۔ مضموم ہو تو وہ چیز جو اپنے ارادہ کے مطابق نفع اور ضرر پہنچائے اور مکسور ہو تو عبودیت کی خباثت اور یہ معنی پہلے معنی کے قریب قریب ہیں۔ کیونکہ جو چیز کسی چیز کو قبول کرتی ہے اس میں کسی چیز کا آنا ہوتا ہے اور وہ ساکن جو اس چیز میں ہو جس سے اس کا قیام ہے اس کی مثال ہے روح۔ فرشتے بامر خداوندی نفع بھی پہنچاتے ہیں اور ضرر بھی اور خبث عبودیت وہی ذات کی خباثت اور اس کی تاریکی ہے۔

غ

مفتوح ہو تو وہ نگاہ جو شے کی حقیقت کو پہنچ جائے۔ مضموم ہو تو اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم جس میں مہربانی پائی جاتی ہے۔ مکسور ہو تو نامعلوم سوال تا کہ وہ مراد اپنے علم کے مطابق جواب دے۔ یہ میں نے حضرت سے سنا مگر آپ کی تحریر میں یوں ہے غ مفتوح وہ شے جو غلط تا ہے اس شے کو دور کرے جو اس کے قریب آئے۔ مضموم سے مراد مہربانی اور تعظیم اور کمال عزت، مکسور سے مراد وہ چیز جو بغیر جاننے کے کوئی کلمہ بولے اور یہ غیر معلوم چیز کی طرف اشارہ ہے۔ یہ دونوں تشریحیں تقریباً ایک جیسی ہیں۔

ف

مفتوح ہو تو جس کے متعلق معلوم ہو کہ اس کے جنس میں گندگی پائی جاتی ہے اس سے گندگی دور کرنا۔ یعنی اس طرف اشارہ ظاہر ہے اور اس کی جنس خبیث ہے۔ اس کی مثال معاصی وغیرہ ہیں۔ اگر مکسور ہو تو مراد ذات اور جس پر مشتمل ہو اور کبھی اس کے ساتھ قلت کا اظہار بھی ہوتا ہے اگر مضموم ہو تو خبث زائل کرنے کے لئے۔

ق

ق مفتوح ہو تو تمام خوبیوں کو اپنے اندر جمع کرنا یا جمیع انوار مراد

ہیں۔ اگر مضموم ہو تو اصل آفرینش یا علم قدیم۔ اگر مکسور ہو تو مراد ذات ہے۔

ک

ک مفتوح ہو تو حقیقت عبودیت کاملہ۔ مضموم ہو تو سیاہ فام یا قبیح فام۔ مکسور ہو تو بندگی کا تمہاری طرف منسوب ہوتا ہے۔

ل

ل مفتوح ہو تو متکلم کا بہت بڑی چیز کا حاصل کرنا اور عظیم شے کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔ مضموم ہو تو وہ شے جس کی انتہا نہیں۔ مکسور ہو تو مراد متکلم کا اپنی ذات کے وجود یا ذات کی طرف اشارہ کرنا ہے۔ یہ معنی اس وقت ہوں گے جب لام مُرقّق ہو لیکن اگر مفخم ہو تو یہ اشارہ ہے مع اضطراب کے اور ایک اور بار فرمایا مع فتح کے۔

م

م مفتوح ہو تو مراد تمام کائنات سے ہے۔ مکسور ہو تو ذات کا ظاہری نور کا جیسے آنکھ کا نور، باطنی نور جیسے دل کا نور اور اگر مضموم ہو تو چھوٹی مگر پیاری چیز جیسے آنکھ کا پانی اور اسی سے ہے مؤمؤ۔

ن

ن مفتوح ہو تو وہ خیر جو ذات کے اندر ساکن اور روشن ہو۔ مضموم

ہو تو غیر کامل یا چھپا ہوا نور۔ مکسور ہو تو وہ چیز جسے متکلم حاصل کرے یا وہ چیز اسی کی ہو۔

ھ

ھا گر مفتوح ہو تو بے انتہا پاک رحمت ہو گی۔ اگر مضموم ہو تو اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم اور اگر مکسور ہو تو وہ خیر جو مخلوق سے متعلق ہے۔ یہ تشریح آپ کی تحریر میں پائی گئی تھی لیکن میں نے حضرت سے ایسے سنا تھا فتح سے بے انتہا رحمت ظاہرہ، پیش سے اللہ کا نام جس میں تمام کائنات کا مشاہدہ بھی پایا جاتا ہے بر خلاف نون مضموم کے گویا کہہ رہا ربی (اے میرے رب) اور پیش والی ہ کے معنی اس طرح ہیں جس طرح کوئی کہہ رہا ہو رَبُّ العٰلمین (اے عالمین کے رب) اور زیر سے وہ تمام وہ نور جو مومنین کے اجسام سے نکلے۔

و

واو مفتوح ہو تو وہ اشیاء جو انسان کے اندر جال کی طرح پھیلی ہوئی ہیں مثلاً رگیں، انگلیاں وغیرہ اگر مضموم ہو تو وہ اشیاء جو انسان سے مختلف ہیں مثلاً افلاک اور پہاڑ وغیرہ اور اگر مکسور ہو تو پھیلی ہوئی چیزیں جنہیں پلید یا ناپسند سمجھا جاتا ہے مثلاً آنتیں وغیرہ۔

ی

ی اگر مفتوح ہو تو ندا کے لئے ہے مگر کبھی اسے تاکید کے لئے بھی لایا جاتا ہے۔ یہ بھی حضرت سے سنا تھا مگر ان کی تحریر میں یوں تھا۔ مفتوح ہو ندا کے لئے لیکن کبھی ایک خبر کے لئے بھی آتا ہے جس میں خصوصاً ہو شرف یللہ کی تک جملہ کی خبر ہے جس کے ندا کے معنی پائے جاتے ہیں (یعنی اے وہ ذات جس کا کوئی نہیں جتا۔ اگر مضموم ہو تو وہ چیز جسے قرار نہ ہو مثلاً بجلی وغیرہ۔ مکسور ہو تو وہ شے جس سے حیا کی جائے یا جس سے حیا آئے مثلاً شرمگاہ۔

باب ہشتم

اس باب میں قرآن پاک کی سورتوں کے اوئل میں آنے والے حروفِ مقطعات کے عددی اسرار کو عیاں کیا گیا ہے۔ مقطعات کے عددی اسرار سے آگاہی کے بعد انسان بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ

"اللہ کی قسم یہ انسانی کلام نہیں ہے"

کمپیوٹر کے ذریعے محیر العقول انکشاف ہیں کہ عدد 19 پر تمام حروف مقطعات تقسیم ہوتے ہیں۔ ان شماریاتی کوششوں سے آپ تذبذب میں نہ پڑیں۔ بہت ممکن ہے کہ ابلیس علیہ اللعنت آپ کے دل و دماغ میں وسوسوں کی پھونک مار دے کہ یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی ایسی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ دار الشعب قاہرہ مصر نے اس سلسلہ میں ایک گراں مایہ و مستند کتاب "المجمہ المفہرس لالفاظ القرآن الکریم" شائع کی گئی۔

قرآن اور کمپیوٹر

قرآن الحکیم میں سورۃ المدثر آیت ۳۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اس پر انیس ہے"

اس کی کیا ماہیت اور مطلب ہے؟ مفسرین اس سے مراد جسم کے فرشتے لیتے ہیں۔ ظاہر اسباق کلام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہیں لیکن خود سید عالم ﷺ نے اس ضمن میں یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اس سے صرف دوزخ ہی کے فرشتے مراد لئے جائیں۔ قرآن کریم خالق کائنات کی تصنیف ہے اور اس کا اپنا کلام ہے۔ اگر حضور ﷺ کا اپنا کلام اور اپنی تصنیف ہوتی تو سرکار ﷺ اس کی پوری وضاحت فرماتے۔ غور کرنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غالباً اس عقدہ کو کمپیوٹر کے دور کیلئے (Reserve) رکھا تھا۔

(19) کے ہندسہ میں ایک دھائی اور (9) اکائیاں ہے۔ گنتی میں مکمل قدرتی ہندسہ ایک سے کم اور نو سے زیادہ نہیں۔ کوئی بھی فلاسفر آج تک (9) سے بڑا آج عدد ہندسہ نہیں لا سکا اور نہ ہی لا سکے گا۔ گویا کہ اس (19) عدد نے ایک سے لے کر (9) تک کے تمام ہندسوں کو اپنے احاطہ میں لے لیا اور (9) کا ہندسہ ایک ایسا ہندسہ ہے کہ اسے ایک سے لے کر کسی بھی بڑے ہندسے سے ضرب دی جائے تو حاصل ضرب کو آپس میں جمع کر کے ایک ہندسہ جواب میں لائیں تو جواب 9 ہی آئے گا مثلاً

9 ×2=18 جواب کو جمع کریں 8+1= 9

9x8=72 جواب کو جمع کریں 2+7=9

1386=154x9

اب اسے آپس میں جمع کیا 1+6+8+3+1=18 ایک عدد حاصل کرنے کے لئے مزید جمع کریں۔ 1+8=9 اسی طرح کسی بھی مکمل عدد کو 9 سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو مذکورہ بالا طریقہ سے جمع فرمائے گے تو جواب 9 ہی آئے گا۔ جب آپ 19 ہندسہ کی تفصیل میں جائیں گے تو ایسے حیرت انگیز حقائق سامنے آئے گے کہ انسان بے ساختہ پکار اٹھے گا۔ 'اللہ کی قسم یہ انسانی کلام نہیں ہے'۔

1۔ قرآن کریم میں چھوٹی بڑی 114 سورتیں ہیں جو 19 کو 6 سے ضرب دینے کا حاصل ہے یعنی 19×6=114

2۔ جب آپ قرآن مجید کی سورتوں کو آخر سے پیچھے کی طرف گنیں گے یعنی پہلے والناس پھر فلق تو ٹھیک 19 ویں نمبر پر سورۂ اقراء جو پہلی وحی سے آتی ہے۔

3۔ قرآن پاک کا آغاز بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اسے ہوتا ہے بسم اللہ شریف کے حروف کی تعداد بھی 19 ہے آپ حیران ہونگے کہ بسم اللہ شریف میں آنے والے چاروں الفاظ یعنی اسم 'اللہ' 'الرحمان' 'الرحیم' قرآن مجید میں جتنی بار آئے ہیں وہ 19 پر پورے پورے تقسیم ہو جاتے ہیں کسی ایک لفظ کی بھی کمی بیشی نہیں۔ مثلاً لفظ 'اسم' قرآن پاک میں کل 19 بار آیا ہے۔ لفظ 'اللہ' 2698 مرتبہ آیا ہے جو 142 کو 19 سے ضرب دینے کا

حاصل ہے۔ 142=19÷2698 لفظ 'الرحمان' 57 مرتبہ آیا جو 19×3 کا حاصل ہے۔ لفظ 'الرحیم' 114 مرتبہ آیا ہے جو کہ 19×6 کا حاصل ہے 6=9÷114 الفاظ کی یہ زبردست ترتیب قرآن کریم کی سچائی اور عظمت کی دلیل ہے۔

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے کہ قرآن مجید میں سورتوں کی تعداد 114 ہے جو 19×6 کا حاصل ضرب ہے اور اسی طرح بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی تعداد بھی 114 ہے سورۂ توبہ کے شروع میں بسم اللہ شریف نہیں ہے اور سورۃ النمل میں بسم اللہ دو دفعہ آئی ہے ایک دفعہ آغاز میں اور ایک دفعہ متن میں، اگر سورۃ توبہ کے آغاز میں بھی بسم اللہ ہوتی تو اس کی کل تعداد 145 ہو جاتی جو کہ 19 پر تقسیم نہ ہوتی۔ غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ترتیب قرآنی اور متن قرآنی سب اللہ تعالیٰ کا عجیب شاہکار ہے۔

کمپیوٹر کے ذریعے محیر العقول انکشاف

قرآن کریم کی 29 سورتوں کی ابتداء جو حروف مقطعات آئے ہیں یہ حروف جتنی باران سورتوں میں آئے ہیں ان کا مجموعہ 19 پر پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

7۔ حروف قطعات میں کھیعص والی سورۃ۔ یہ حروف سورۂ مریم آغاز میں آتے ہیں ان کی تعداد مندرجہ ذیل ہے

137 + 168 + 345 + 122 + 26 = 798 یہ بھی 19 پر پورا پورا تقسیم ہوتا ہے۔ 42=19÷798 یا 798=19×42

8۔ جیسا کہ پہلے وضاحت ہو چکی ہے کہ حروف مقطعات قرآن مجید کی 49 سورتوں کے آغاز میں آئے ہیں۔ انتہائی غور و فکر کا مقام ہے کہ جب ہم ان حروف کو مذکورہ سورتوں سے علیحدہ علیحدہ جمع کرتے ہیں تو پھر ہر حرف کی تعداد کا مجموعہ 19 پر پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے مثلاً

حروف ا کی ان سورتوں میں کل تعداد 798

42=19÷798

حروف ل کی ان سورتوں میں کل تعداد 11780

620=19÷11780

حروف م کی ان سورتوں میں کل تعداد 8683

457=19÷8683

حروف ر کی ان سورتوں میں کل تعداد 1235

65=19÷1235

حروف ص کی ان سورتوں میں کل تعداد 152

8=19÷152

حرف ع کی ان سورتوں میں کل تعداد 304

16=19÷304

حرف ق کی ان سورتوں میں کل تعداد 114

6=19÷114

حرف ن کی ان سورتوں میں کل تعداد 133

7=19÷133

مذکورہ بالا تفصیل پر غور و خوض کے بعد یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید کا حسابی نظام اتنا پیچیدہ مگر منظم ہے کہ یہ انسانی عقل کے بس کی بات نہیں۔ لاریب تمام جن و انس مل کر بھی ایسی بے مثال محیر القول کتاب تیار نہیں کر سکتے۔ زمانے حاضرہ پر نظر ڈالیں اس وقت شام و مشق مصر اور عراق میں لاکھوں عیسائی اور یہودی ایک محتاط اندازے کے مطابق 200 ملین کے قریب موجود ہیں۔ جن کی مادری زبان عربی ہے جو عربی زبان میں نثر لکھنے پر قادر ہیں جن کی ادارت میں اخبار اور رسائل اشاعت پزیر ہیں ان میں ایسے ایسے ادیب اور ماہر لسانیات ہیں جنہوں لغات عربیہ پر نظر المحیط المنجد: اقرب الموارد اوالمحیط جیسی ضخیم کتابیں لکھ ڈالیں مگر وہ تورات، زبور اور انجیل کے بارے میں اس قسم کے کمپیوٹر رائزڈ نظام نہ پیش کر سکے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ قدرت نے یہ نظام ازل ہی سے قرآن مجید کے لئے مختص فرما دیا تھا۔ جس کا اظہار اب کمپیوٹر کے زمانے میں ہوا ہے۔

حروف مقطعات یعنی ''الم'' مندرجہ ذیل سورتوں کے شروع میں آئے۔

سورۃ	ابتدائی حروف	تعداد الف	تعداد لام	تعداد میم	میزان
البقرہ	الم	4592	3204	2195	9991
العنکبوت	الم	784	554	347	1685
الروم	الم	545	396	318	1259
لقمان	الم	348	298	177	823
السجدہ	الم	268	154	158	580
الرعد	المر	625	479	260	1364
الاعراف	المص	2572	1523	1165	5260

کل "الف" =12312

کل "لام" =8493

کل "میم" =5871

میزان =26676

الف =12312÷19=648

لام =8493÷19=447

میم =5871÷19=309

مجموعی میزان =26676÷19=1404

حروف مقطعات میں سے "الر" مندرجہ ذیل سورتوں کے شروع میں آئے۔

سورۃ	ابتدائی حروف	تعداد الف	تعداد لام	تعداد "را"	ٹوٹل
یونس	الر	1353	912	257	2522
ھود	الر	1402	788	324	2514
یوسف	الر	1335	812	258	2405
ابراہیم	الر	294	425	160	1206
الحجر	الر	503	323	99	925
الرعد	المر	-	-	137	137
الشوریٰ	حم عسق	53	-	308	361
الاحقاف	حم	37	-	227	364
ٹوٹل	-	304	-	1862	2166

الف =5187÷19=273

لام =3287÷19=173

ر =1235÷19=65

ٹوٹل =9709÷19=511

خا =304÷19=16

میم =1862÷19=98

ٹوٹل =2166 ÷19=14

چونکہ "الر" پہلے شمار کیا گیا ہے اس لئے یہاں شمار نہ کریں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ 19 پر پورا نہ آئے گا۔ پھر بھی پورا آئے گا۔

مثلاً "الرعد" میں "المر" 1364+137=1501÷19=79

سورۃ طہٰ میں حروف مقطعات "ط" اور "ہ" ہیں۔ اس سورہ میں "ط" 28 مرتبہ اور "ہ" 314 بار آیا ہے۔ ان دونوں کا مجموعہ 28+314=342 ہے جو کہ 19×18 کا حاصل ہے۔ 342÷19 جواب 18۔ سورۃ یسین میں بھی "ی" اور "س" دو حروف ہیں۔ اس سورۃ مبارک میں "ی" کی تعداد 237 اور "س" کی تعداد 48 ہے۔ ان کا مجموعہ 237+48=342 ہے جو کہ 15 مرتبہ 19 پر تقسیم ہو جاتا ہے 285÷19 جواب 15

حروف مقطعات میں سے "حم" مندرجہ ذیل سورتوں کے شروع میں آتے ہیں۔ یہ 19 پر پورے پورے تقسیم ہو جاتے ہیں۔

سورۃ	ابتدائی حروف	تعداد ح	تعداد م	ٹوٹل
المومن	حم	64	389	457
حم السجدہ	حم	58	276	334
الزخرف	حم	45	317	226
الدخان	حم	16	145	161
الجاثیہ	حم	31	200	231

حروف مقطعات میں سے حم عسق والی سورتیں

یہ صرف سورۃ الشوریٰ کے ابتداء میں آتے ہیں۔ ان میں "ح" کی تعداد 53، "م" کی تعداد 308، "ع" کی تعداد 99، "س" کی تعداد 53، "ق" کی تعداد 57 ہے۔ جس کا مجموعی ٹوٹل 570 بنتا ہے۔ یہ بھی دوسری سورتوں کے حروف مقطعات کی طرح 19 پر پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے۔ 570÷19=30۔

حروف مقطعات میں "ط" اور "س" ان سورتوں کی ابتداء میں آتے ہیں۔ ان کی تعداد 19 پر تقسیم ہو جاتی ہے۔

سورۃ	ابتدائی حروف	تعداد ط	تعداد س	ٹوٹل
النمل	طس	27	93	120
الشعراء	طسم	19	100	119
طہ	طہ	61	93	154
یس	یس	-	48	48
الشوری	حم عسق	-	53	53
ٹوٹل	-	107	387	494

مجموعی ٹوٹل =494÷19=26

حروف مقطعات میں سے "ص" ان سورتوں کے آغاز میں آیا۔ یہ

قرآن اور شماریات

ان شماریاتی کوششوں سے آپ تذبذب میں نہ پڑیں۔ بہت ممکن ہے کہ ابلیس علیہ اللعنت آپ کے دماغ میں وسوسوں کی پھونک مار دے کہ یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ قرآن جیسی عظیم کتاب کے اعداد نکالنا کس کے بس کی بات ہے؟ قرآن پاک کے الفاظ اور حروف ہی نہیں نقطے بھی شمار کر لئے گئے ہیں۔ جو آپ ذیل میں پڑھنے والے ہیں۔

قُلْ لِئنْ اجتمعت الانس والجن علٰی آن یا توابمثل هٰذالقرآن لایاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیراً.

ترجمہ: کہہ دو کہ اگر انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لا سکیں گے اگر وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

یہ آیت کریمہ سورہ الاسراء کی اٹھاسویں ۸۸ آیت ہے۔ جس کی معجزانہ حقیقت کا مشاہدہ اور ناقابل تردید ثبوت آپ پڑھ رہے ہیں۔ آپ ان بصیرت افروز شہادتوں اور حقیقت پسندانہ معلومات سے مطمئن ہو جائیں گے کہ قرآن پاک فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں جو انتہائی احتیاط سے ہم تک پہنچا دیئے گئے ہیں۔

جیسا کہ ہم سب بخوبی واقف ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء علیہم السلام کو معجزوں سے سرفراز فرمایا جو ان کی شان نبوت کے مظہر تھے

بھی 19 پر تقسیم ہو جاتا ہے۔

سورۃ	ابتدائی حروف	ص تعداد	ٹوٹل
ص	ص	28	28
الاعراف	المص (ص)	98	98
مریم	کھیعص (ص)	26	26

ٹوٹل =152÷19=8

اور جو اہل ایمان میں پیغمبران خدا کی ذات اقدس کا سبب بنتے تھے۔ مثلاً
حضرت موسیٰ فرعون کے دربار میں حقانیت کے علمبردار کی حیثیت سے گئے تو
آپ کا عصا بحکم ربی ایک اژدہا بن گیا۔ حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے
معجزات مرحمت فرمائے کہ آپ کے دستِ مبارک سے کوڑھی شفایاب
ہو جاتے۔ نابینوں کو بینائی مل جاتی اور مردہ زندہ ہو جاتے۔

دوامی معجزہ

چونکہ حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء تھے اور یہ بات مسلم تھی کہ
آپ کا معجزہ آخری ہوتا بے نظیر ہوتا اور دائمی ہوتا جو کہ عالمسلمین اور تمام
بنی نوع انسانیت کے لئے دوامی ہوتا۔ حضور ﷺ سرور کائنات کی بعثت سے
رہتی دنیا تک کے لئے دیکھا اور پرکھا جا سکتا اور یہی اس کے من اللہ ہونے کی
دلیل ہوتی۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ انبیائے سابقین علیہم السلام کے
تمام معجزات ایک محدود وقت اور زمانے کے لئے محیط تھے یا اس طرح سمجھ لیجئے
کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے تمام معجزات ہم میں سے کسی بھی بچشم
خود نہیں دیکھے۔ نہ لاٹھی کو سانپ بنتے دیکھا۔ ماسوائے ان ناظرین کے جو
کہ آپ کے زمانہ میں شرف باریابی سے مستفیض ہوئے۔ لیکن محمد ﷺ کے
معجزہ کا نظارہ پچھلی تمام نسلوں نے کیا۔ ہماری نسلیں کر رہی ہے اور ابد لآباد
تک تمام نسل انسانی اس کا مشاہدہ کرتی رہے گی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محمد رسول ﷺ کا وہ معجزہ کونسا تھا؟

قرآن پاک میں سورت العنکبوت۔ (۵۰) اس کا [illegible]
ہے۔ یہاں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول ﷺ کا معجزہ قرآن [illegible]
یہ معجزہ دوامی حیثیت کا حامل ہے۔ گذشتہ چودہ سو برس میں [illegible]
اس زندہ جاوید معجزہ کا مشاہدہ کیا۔ وہ تمام ارضی و سماوی رموز جن کا [illegible]
تحقیق قرآن ہے۔ سائنس کی ترقی و ترویج سے سائنسدانوں نے بے نقاب
دکھائے۔ مثال کے طور پر کرۂ ارض پر نباتات، جمادات، حیاتیات کی ظہور
پذیری، سورج کی روشنی، چاند اور ستاروں کے راستے۔ ان سب کی اپنے مدار
پر گردش، ان کے علم کو حاصل کرنے کی ترغیب مثلاً سمندر سے بادلوں کا
انخلاء پھر بارش کا عمل میں آنا زلزلے اور سمندری راستوں کی نقاب
کشائی۔ آلاتِ حرب میں لوہے کا استعمال، علم الانسان و علم الابدان میں کثیر
رہنمائی بہتر اور افضل اشیاء کا خوراک میں استعمال و رغبت اور مضرت رساں
اشیاء کے استعمال سے گریز۔ یہ تمام رموز جن سے انسان بہرہ ور ہو تا رہا اور
ہو رہا ہے۔ سب قرآن پاک کی بصیرت افروز تعلیمات میں سائنس کے نام
لیواؤں سے پیشتر مندرجات ہیں۔

ان معجزاتی تفاصیل پر تو دفتر لکھے جا سکتے ہیں جو گزشتہ چودہ سو سالوں
میں قرآن پاک کی تحریروں سے ثابت ہو چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں
یہاں صرف اس قرآنی معجزہ کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو موجودہ نسل اور زمانہ
میں بازیافت ہوا ہے۔ ہم اس معجزہ کو جو حضور محمد ﷺ کی ذات بابرکات کو
عطا فرمایا گیا۔ اسی طرح دیکھتے ہیں۔ جیسے دربار فرعون کے جادوگر اور اہل

یہود حضرت موسیٰ کے معجزات بچشم مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہم پر یہ حقیقت زیادہ تعجب اور انگیز طریقہ سے منکشف ہوتی ہے کہ خدائے جل و علا نے قرآن کے من اللہ ثابت کرنے کے لئے یہ معجزہ محمد رسول ﷺ کو عنایت فرمایا۔

قرآن پاک کی پہلی آیت ہی اس امر کی مصدقہ دلیل ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا معجزہ جاوداں اور دوامی ہے۔ جہاں فرمایا گیا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جب اس آیت مبارکہ کے حروف کا شمار کرتے ہیں تو یہ حروف ۱۹ بنتے ہیں۔ اس شمار کے عمل میں تو کسی ردو کد کی گنجائش ہے ہی نہیں۔ جب پتہ لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ اس آیت کے ہر لفظ کا استعمال قرآن پاک میں اس ترتیب سے ہوا ہے کہ ان کا شمار ۱۹ ہی کا مرکب مضاعف بنتا ہے۔ آپ اس طرح سمجھ لیجئے کہ اس آیت کا پہلا لفظ ''اسم'' ہے اس کا استعمال قرآن پاک میں ۱۹ مرتبہ ہوا ہے دوسرا لفظ اللہ ہے اور یہ قرآن میں ۲۶۹۸ مرتبہ آیا ہے جو کہ ۱۹ ہی کا حاصل ضرب ہے۔ ۱۴۲+۱۹ = ۲۶۹۸ تیسرا لفظ الرحمٰن ہے۔ یہ لفظ قرآن میں ۵۷ مرتبہ تحریر ہوا ہے جو کہ ۱۹ کا ۳ سے حاصل ضرب ہے اس کے علاوہ ''الرحیم'' آخری لفظ ہے جو قرآن میں ۱۱۴ مرتبہ استعمال ہوا ہے یہ بھی ۱۹ سے ۶ کا حاصل ضرب ہے۔

شیطانی وسوسہ

ان شماریاتی کرشموں کو دیکھ کر آپ نہ انگشت بدنداں ہوں نہ

[illegible]

الفاظ کا شمار [illegible]

[illegible] مختلف تصنیفات [illegible]

سلسلہ میں ایک کتاب [illegible]

شائع کی۔ اس مقالہ میں قرآن پاک کے الفاظ کی تعداد و شمار کے حوالہ جات اس بیش بہا کتاب کے علاوہ اور بھی مسودات ترتیب دئے گئے ہیں جو کہ بے شمار مرتبہ الیکٹرونک کمپیوٹر پر بھی شمار ہو چکے ہیں تاکہ تحقیق میں ذرہ بھر کی بھی کوتاہی نہ ہو سکے۔

اس سے پیشتر کہ ہم آگے [illegible] پ کو لگے ہاتھوں معلوم ہو جانا چاہیئے کہ ہمارا معاملہ اس وقت شماریات سے ہے جس کے لئے قطعاً عربی دانی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ آیت متذکرہ بالا کے حروف بخوبی گن سکتے ہیں اور قائل ہو جائیں کہ وہ صرف ۱۹ ہی ہیں کم و بیش نہیں اور یہ حقیقت ہے جس میں کسی شک و شبہ، تعبیری شق یا توضیح و شرائط کی گنجائش نہیں ہے۔ غور فرمایئے کہ ۱۹ کا ہندسہ بذات خود ایک عجیب ہندسہ ہے جس میں ایک اور نو آتے ہیں۔ یعنی علم ریاضی کے منجملہ اول تا آخر تمام اشکال ہندسہ موجود ہیں جن پر علم الحساب کا انحصار ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ۰، ۵

بعد سے نا قابل تقسیم ہے۔ ۲۰ کا بعد سے ۲، ۴، ۵ اور دس پر تقسیم ہو جاتا ہے اور ۱۹ کا ۲، ۳، ۶ اور نو پر تقسیم قابل ہے مگر ۱۹ کسی صورت میں بھی تقسیم پذیر نہیں ہے۔

غیر بشری قوت

ان تمام مشاہدات کا کیا مطلب ہے؟ جن کے بارے میں کسی قسم کی جرح و تنقید ممکن نہیں۔ یہ حقائق کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ۱۹ حرف ہیں اور قرآن پاک میں چاروں الفاظ اس ترکیب سے استعمال ہوتے ہیں کہ سب کے سب ۱۹ ہی کا حاصل ضرب بنتے ہیں۔ قدرت کی بوالعجبی نہیں ہے بلکہ نور ہدایت کا منبع ہے۔ ان پر حقیقت پسندانہ نظر ڈالی جائے تو تین جواب ذہن میں ابھرتے ہیں۔

اولاً کیا یہ مظاہر حادثاتی یا اتفاقی طور پر رونما ہو گئے؟ اگرچہ ان امکانات کو مستثنیٰ نہیں کیا جاسکتا مگر گزارش یہ ہے کہ حادثاتی یا اتفاقی امر انی الواقع ایک مرتبہ، دو مرتبہ، چلئے تین مرتبہ بھی مان سکتے ہیں مگر ایک مختصر سی آیت جس میں چار ہی لفظ ہیں اور چاروں الفاظ کے ساتھ یہ اتفاق ناممکن ہے۔ آپ دنیا کی کوئی کتاب ماسوائے قرآن کے اٹھا لائیں اور اس میں سے کوئی جملہ تلاش کریں جس کے دو الفاظ ہی اس کتاب کے اس ہی جیسے الفاظ کے کسی بھی حاصل ضرب کے تناسب سے دہرائے گئے ہوں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، آپ ایسا نہ کر سکیں گے۔ جس کے بعد ضرور آپ

مطمئن ہو جائیں گے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کا معجزہ قرآن ابدی و دوامی ہے اور بشری نہیں بلکہ من اللہ ہے۔

ثانیاً اس کے بارے میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی مصالح تدبیر، قوت ملکیہ و فکریہ کو بروئے کار لا کر قرآن میں الفاظ کی ترکیب شماریات وضع کر ڈالی ہو۔ یہی اعتراض عموماً غیر مسلم اقوام زیادہ کرتی ہیں مگر ان کی سوچ اس نہج پر منطبق نہ ہوتی۔ وہ اگر قرآن کو کتاب من اللہ مان لیتے تو کب کے مسلمان ہو جاتے۔ آپ تصور فرمائیں کہ ساتویں صدی کا ایک شخص جو نہ پڑھ سکتا ہو نہ لکھ سکتا ہو۔ کیا علم الحساب میں اس قدر صائب و اہلیت کا حامل اور تنقیحات و تصریحات میں کامل ہو سکتا ہے؟ یہ ممکن نہیں۔ مگر اب بھی فریق مخالف اگر تعصباتی جنون میں یہی کہے جائیں کہ قرآن مجید تو محمد ﷺ نے ہی تالیف کیا ہے تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ چودہ سو سال قبل کے اہل عرب سے آج تک کے تمام عالم کے علماء و مفسرین یہی اعتراف کرتے چلے آتے ہیں کہ قرآن میں فصاحت و بلاغت نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے اور ایسے کلام کی تحریر کسی بشر کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ یہ بات تو حضور ﷺ کے علم میں بھی تھی۔ مگر دنیا کی تاریخ ایسے ارفع کلام کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے جس میں شماریات کی ترتیب ایسے محیر العقل طریقہ پر مربوط کی گئی ہو کہ پہلی ہی آیت کے الفاظ کا حاصلِ مجموعہ قرآن میں مستعمل ان الفاظ کی تعداد کے مجموعہ سے عجیب انداز میں نسبت رکھتی ہو۔ اگر بالفرض یہ تالیف محمد ﷺ کی ہی ہوتی تو کم از کم ان کو اس کا ضرور

علم ہوتا اور اس کا ذکر آپ ﷺ ضرور فرماتے۔ جس پر آپ کو بھی فخر ہوتا۔ مگر یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہ راز چودہ سو سال پوشیدہ رہا اور جون ۷۵ سے پیشتر افشاء نہ ہو سکا۔

ثالثاً و آخری امکان صرف یہی رہ جاتا ہے کہ شماریاتی عقدہ کے پس پشت ضرور ایک غیر بشری قوت تھی جس نے قرآن مجید نہایت اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ فصاحت وبلاغت پر مرتب کیا۔ جس نے اس کی با کمال شماریاتی عمل سے تنظیم کی اور اس بے مثل و بے نظیر کلام کو پیغمبر انسانیت محمد ﷺ کے قلب نبوت پر نہ کہ بطور معنی و مضمون بلکہ باللفظ ڈال دیا۔ جس سے اس کے من اللہ ہونے میں قطعاً شبہ نہیں کیا جا سکتا۔

تحریف و تنسیخ

ان ناقابل تردید دلائل سے نہ صرف یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں بلکہ یہ بھی امتیازی حقیقت ہے کہ قرآن میں تحریف و تنسیخ کبھی نہیں ہوئی۔ نہ کبھی اس کا کوئی حصہ گم ہوا، نہ ضائع ہوا اور نہ قطع و برید ہوئی۔ سورۃ اخلاص میں قل ھو اللہ احد فرمایا گیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ اللہ تعالیٰ تمام قرآن پاک میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے جو کہ ۱۹ کا ۱۴۲ سے حاصل ضرب ہے۔ اگر قرآن میں کسی درجہ پر بھی تحریف یا قطع برید کا عمل ہوا ہوتا تو یہ کسر تناسب کبھی درست نہ ہوتی جس کی وجہ سے ہم دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اولاً قرآن ہی معجزہ رسول ﷺ ہے۔

جو کہ تمام بنی نوع انسانی کے لئے ہے۔ ثانیاً قرآن کا انصرام ماعین و حفاظت بحکم ربی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے۔ ترجمہ :۔ بیشک یہ کتاب نصیحت ہم نے اتاری اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں (الحجر ۱۵)

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ۱۹ ہندسہ کا ذکر بھی کہیں قرآن پاک میں آیا ہے اور واقعی وتشریحی صورت میں استعمال ہوا ہے ؟ جی ہاں ضرور! سورۃ المدثر کا مطالعہ کرنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ۱۹ کے ہندسہ کا استعمال آیت ۳۰ میں موجود ہے اور اس بین ثبوت کی حیثیت سے ان لوگوں کے جواب میں استعمال ہوا ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن پاک خدا کی کتاب نہیں ہے۔ ملاحظ فرمایئے۔

ہمیں اس شخص سے سمجھ لینے دو۔ جس کو ہم نے اکیلا پیدا کیا اور مال کثیر دیا اور ہر وقت اس کے پاس اس کے رہنے والے بیٹے دیئے اور ہر طرح کے سامان میں وسعت دی اور اب بھی خواہش رکھتا ہے کہ اور زیادہ دیں۔ ایسا ہرگز نہ ہو گا۔ یہ ہماری آیتوں کا دشمن رہا۔ ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے اس نے فکر کیا اور تجویز کی پھر یہ مارا جائے اس نے ایسے تجویز کی۔ پھر تامل کیا۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا۔ پھر پشت پھیر کا چلا اور قبول حق میں غرور کیا۔ پھر کہنے لگا یہ تو جادو ہے۔ جو منتقل ہوتا آیا ہے۔ پھر بولا یہ خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بشری کلام ہے ہم عنقریب اسے سقر میں داخل کریں گے اور تم کیا سمجھتے ہو کہ سقر کیا ہے ؟ نہ باقی رکھے گی اور نہ باقی چھوڑے گی بدن کو جھلسا کر رکھ دے گی اس پر ۱۹ دارو غے پہرہ دیں گے۔

(سورۃ المدثر ۳۰-۱۱)

کیا سمجھے آپ یہ فرامین خداوندی ہیں اس شخص کے لئے جس نے قرآن کو بشری تخلیق سمجھا اور اس لاریب کتاب کو من اللہ نہ سمجھ کر استہزا کیا۔ ایسے شخص پر ۱۹ کا پہرہ ہو گا۔

سرچشمہ ہدایت

اس امر کی تائید میں ایک انتہائی تاریخی ثبوت فراہم کیا گیا ہے جو کہ قرآن فہمی پر منتج ہوتا ہے کہ رسول ﷺ پر پہلی وحی جو حضرت جبرائیل لے کر آئے وہ سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیات پر مشتمل تھی۔ سورۃ علق قرآن پاک کی آخری جانب سے ۱۹ نمبر پر آئی ہے ایک لمبی مدت کے بعد پھر سورۃ المدثر کی آیات کا نزول اس مقام تک ہوا جہاں جہاں اس سورۃ میں ۱۹ کا ذکر ہے۔ اس سورۃ کے نزول کے بعد جبرئیل ایک مکمل سورۃ الفتح لے کر تشریف لائے۔ جس کے ابتداء میں ایک آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم تھی جس کے الفاظ کی تعداد ۱۹ ہے۔ اس تواتر کے ساتھ ۱۹ ہندسہ کی مراجعت، شدید طور پر اپنے بے نظیر و مؤثر کلام ہونے میں قطعی گنجائش نہیں رکھتا جو انسانی وسعت اختیار سے باہر ہو۔

گو قرآن پاک کے بشری تحریر نہ ہونے کے ہمارے پاس لاتعداد ثبوت موجود ہیں جہاں عقلی صلاحیتوں اور استدلال کی گنجائش نہیں ہے کہ کہ قرآن پاک من اللہ کتاب ہے۔ مگر رب العرش العظیم نے حکیمانہ

فلسفیانہ انداز میں بتقاضائے فطرت بنی نوع انسان کو علوم و فنون پر قادر پا کر وہ اسرار ودیعت فرما دیئے جو ان پہلے حروف میں پنہاں ہیں جن سے چند گراں مایہ سورتوں کا آغاز ہوتا ہے۔ ہم سعی کریں تو دیکھ لیں گے کہ ایسی ۲۹ سورتیں ہیں جن کا آغاز چند پر اسرار حرفوں سے ہوتا ہے بظاہر یہ الفاظ لامعنی ہیں۔ مثال کے طور پر سورت البقرہ کی ابتداء الف۔ لام میم سے ہوتی ہے ان کے کیا معنی ہیں؟ ابھی آپ ملاحظہ فرمالیں گے کہ یہی پر اسرار و لامعنی الفاظ ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچائیں گے۔ جن سے یقین آ جائے گا کہ قرآن بغیر کسی تحریف کے موجود ہے اور بنی نوع انسان کے لئے منجانب اللہ ایک ابدی ہدایت کا سرچشمہ حیات ہے۔

دلنشین عجوبہ

ان ناقابل فہم حروف کی تعداد عربی کے حروف تہجی کی نصف ہیں۔

یعنی صرف ۱۴۔ اور ان حروف سے ۲۹ سورتوں کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ چودہ حروف ا، ح، ر، س، ص، ط، ع، ق، ک، م، ن، ہ، اور ی ہیں۔ یہی حروف ۲۹ سورتوں کے ابتدائیہ ۱۴ سیٹ بناتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔ ق، ن، ص، طٰہٰ، یٰس، طس، حم، الم، الر، ا ل م ر، حم عسق، المص، کھیعص، جو ۲۹ آیات ان الفاظ سے شروع ہوتی ہیں ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ البقر، العمران، الاعراف، الیونس، الہود، الرعد، الابراہیم، الحجر، المریم، طٰہٰ، الشعراء، النمل، القصص، العنکبوت، الروم، اللقمان، السجدہ، یٰسین، الصافات، ص، المومن،

الم، السجدہ، الشوریٰ، الزخرف، الدخان، الجاثیہ، الاحقاف، ق، القلم۔

ہم ابھی خود دیکھ لیں گے کہ قرآن پاک کی سورتوں کے یہ ابتدائیہ حروف کی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے مجموعہ حروف ۱۹ سے کس قدر قریبی نسبت ہے۔ فی الحال آپ یہ غور کریں کہ یہ حروف ۱۴ ہیں جو کہ ۱۴ ہیت بناتے ہیں اور ۲۹ سورتوں کے ابتدائیہ الفاظ ہیں۔ اگر ہم ان کو جمع کر دیں ۲۹ + ۱۴ + ۱۴ = ۵۷ ہے جو کہ ۱۹×۳ پر حاصل ضرب ہے کہیے اب آپ پر ۱۹ کی اہمیت واضح ہوئی۔ ایک اور مثال لیجئے۔ "ق" دو سورتوں (سورۃ ق اور سورۃ الشعراء) میں حرف ابتدائیہ کی حیثیت سے آیا ہے۔ یہ حرف سورۃ ق میں ۵۷ مرتبہ استعمال ہوا ہے جو کہ ۱۹ کا ۳ پر حاصل ضرب ہے اور سورۃ الشعراء میں بھی ۵۷ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ کیا اس ترکیب استعمال کو حادثاتی یا اتفاقی کہیں گے۔ ایک اور دلنشین عجوبہ دیکھئے۔ اگر ہم دونوں سورتوں میں مستعمل "ق" کے حروف کو جمع کریں۔ ۵۷ + ۵۷ = ۱۱۴ بنتے ہیں۔ معلوم ہے کہ یہ کیا ہندسہ ہے؟ یہ تمام قرآنی سورتوں کا حاصل جمع ہے یعنی قرآن پاک میں صرف ۱۱۴ سورتیں ہیں۔ ایک اور طریقہ سے اس عقل رس اور دماغ سوز معاملہ پر غور کریں کہ حرف "ق" قرآن کا پہلا حرف ہے پس "ق" سے جو سورتیں بنتی ہے ان کے اندر "ق" کا ۱۱۴ بار استعمال ہونا اس بات کا عملی و عقلی استدلال ہے کہ چونکہ "ق" سے قرآن بنتا ہے۔ اسی وجہ سے "ق" کی تعداد ۱۱۴ ان سورتوں میں قرآن کی مکمل سورتوں کی تعداد ۱۱۴ کی کھلی دلیل ہے۔ کہیئے کیا اس عجوبہ ہم

آہنگی کو بھی آپ اتفاق پر محمول کریں گے؟

ان حقائق پر کسی تنقید و تبصرہ کی تو قطعاً گنجائش رہ ہی نہیں جاتی۔ غور کیجئے، حساب لگایئے، خود گن لیجئے، کسی سے گنوا لیجئے کہ یہ تعداد درست ہے یا نہیں۔ اچھا آگے چلئے، یہ ۱۱۴ کا ہندسہ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کی تعداد ۱۹ سے ۶ کا حاصل ضرب ہے یعنی ۶×۱۹ = ۱۱۴۔ ابھی حیران کیوں ہوتے ہیں۔ اس کرشمہ قدرت کو دیکھئے اور اگر کوئی کور چشم اس حقیقت کو خود دیکھ کر بھی قرآن پاک کو من اللہ نہ سمجھے تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں بجز اس کے کہ اسے خدا سمجھے۔

عددی معجزات

اس موقع پر ایک اور جامع حقیقت پر آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں کہ سورۃ "ق" کی آیت ۱۳ میں وعاد و فرعونہ واخوانہ لوط آیا ہے۔ گو کہ لوط کا تذکرہ قرآن پاک میں ۱۲ مرتبہ کیا گیا ہے اور ماسوائے اس آیت میں جہاں اخوان لوط تحریر ہے۔ ہر جگہ قوم لوط لکھا ہوا ہے۔ معنوی لحاظ سے تو کوئی خاص فرق نہیں ہے مگر ایسا کیوں ہوا ہے؟ جب اس سوالیہ نشان پر عقل استعمال کی گئی تو حیرت و استعجاب کے پردے اٹھ گئے اور نظر آیا کہ سورہ "ق" میں ق کا استعمال ۵۷ مرتبہ ہوا ہے اگر یہاں بجائے اخوان لوط کے قوم لوط کا لفظ آجاتا تو "ق" کی تعداد بجائے ۵۷ کے ۵۸ ہو جاتی جو کہ ۱۹ پر تقسیم پذیر نہ ہوتی۔ اس کا مطلب کیا ہوا؟ جناب عالی قرآن کی حفاظت اس کے

ایک ایک حرف کی تامین اس عظیم نگہبان کے سپرد ہے جس نے اس معجزہ کو خاتم الانبیاء کے سپرد فرمایا۔ ایک قرآن دان کے لئے کیا ایک کم فہم انسان بھی اس امر کو باآسانی سمجھ لے گا کہ گذشتہ چودہ سو سالوں میں کیا بڑی بات تھی کہ اس منزہ کتاب کا ایک آدھ حرف اُدھر اُدھر ہو جاتا۔ مگر آپ شماریات کے ناقابل تردید ثبوت سے جو فراہم کئے گئے ہیں۔ بہ آسانی دیکھ سکتے ہیں۔ سوچ سکتے ہیں کہ ایک حرف ''ق'' تک بھی تحریف نہ ہوا۔ اگر ایسا ہوتا تو ۱۹ کے معجزاتی حساب میں کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

آیئے! ہم آپ کو چند اور مثالوں سے اس حقیقت سے روشناس کرائیں۔ سورۃ القلم کی ابتدا ''ن'' کے حرف سے ہوتی ہے اگر اس سورۃ میں ''ن'' کی تعداد شمار کی جائے تو ۱۳۳ بنتی ہے۔ یہ تعداد ۱۹ سے ۷ کا حاصل ضرب ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ حرف ''ص'' قرآن پاک کی تین سورتوں (الاعراف، المریم اور سورۃ ص) کے ابتدائی حروف ہیں۔ اگر ص کا شمار ان متذکرہ سورتوں میں کیا جائے تو ۱۵۲ بنتی ہے جو کہ ۱۹ سے ۸ کا حاصل ضرب ہے۔ آپ کی توجہ کے لئے آخر میں ایک نقشہ میں تمام عددی کیفیات و معجزاتی کثرت نمائیوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے جس کے مطالعہ کے بعد کسی رد و کد کے بغیر مر کہ دمہ بخوبی سمجھ لے گا کہ قرآن درحقیقت کسی طرح بھی بشری تحریر نہیں بلکہ صحیفہ آسمانی ہے اور ہر صورت میں ایک دائمی و دوامی معجزہ ہے جو ہمارے نبی کریم ﷺ کو رب ذوالجلال نے عطا فرمایا ہے اور اس میں آج تک کسی حالت میں بھی قطع و برید نہ ہوئی نہ ہونے کا امکان ہے اور

اس کمپیوٹرائزڈ دور میں جو انکشافات ہوئے ہیں وہ انکشافات ہر حالت میں بدیہیات جامعی ہونے کی قطعی و عملی ثبوت ہیں۔

اسی سلسلہ میں ایک اور مثال اس موقعہ پر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جس سے آپ مزید سمجھ لیں گے کہ قرآنی حروف کی تدبیر و تدوین میں کس قدر ضبط و نظم سے کام لیا گیا ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا بھی منحرف بھی اپنی تمام اہلیتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر بھی ایسا کرنے پر قادر نہیں۔ ملاحظہ فرمایئے سورۃ الاعراف کا آغاز (آلمّص) سے ہوتا ہے جس کی آیت ۲۹ میں ایک لفظ (بصطۃً) آیا ہے عربی زبان میں یہ لفظ کسی جگہ بھی ص سے استعمال نہیں ہوا اور نہ کسی عربی لغت میں موجود ہے۔ دراصل یہ لفظ س سے (بَسطَۃً) لکھا جاتا ہے مگر یہاں اس کا استعمال اس طرح کیوں ہوا؟! اس قدر تو ہمیں معلوم ہے کہ حرف ص میں اس کی آمیزش توقیفیہ ہے اور جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت جبرئیل نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ اپنے کاتب کو بتادیجئے گا کہ اس جگہ بَسطَۃً میں ''ص'' استعمال کریں۔ اس کی حیثیت کو سرسری اہمیت دی گئی۔ مگر آج چودہ سو سال کے بعد جب اس راز پر غور خوض کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اگر یہاں ''ص'' کی جگہ ''س'' استعمال ہو جاتا تو تینوں سورتوں (الاعراف المریم، ص) میں جیسا کہ اوپر بتا جاچکا ہے، ''ص'' کی تعداد ۱۵۲ کی بجائے ۱۵۱ رہ جاتی جو کہ ۱۹ پر تقسیم نہ ہو سکتی نتیجۂ ۱۹ کے ہندسہ کی مبین۔ مدال اور محیر العقل شماریاتی توازن میں خلل پڑنے کا احتمال ہو جاتا۔ ان کی تفویضی حوالگی انفرادی تناسب معکوس کی جوازی

کیفیت اثر انداز ہو جاتی۔ اب یہ امر مصدقہ اور منصوص ہے جو کہ شماریاتی جواز سے ثابت ہو گیا کہ قرآن من اللہ کتاب ہے اور فاطر السماوات نے بطریق احسن و اکمل حضرت محمد ﷺ کو دوامی معجزہ کی حیثیت سے مرحمت فرمادی۔

باب نہم

الٓمٓ، الٓرٰ، الٓمٓصٓ، الٓمٓرٰ، کٓهٰیٰعٓصٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ، طٰهٰ، طٰسٓمٓ، طٰسٓ، یٰسٓ، نٓ والقلم، سے متعلق ہر حرف کے الگ الگ اعمال، نقوش اور ریاضتیں اس باب میں دی گئی ہیں۔ مختلف امور کے لئے ان سے فیض یابی کے مستند تحقیقی اور مجرب طریق دیئے گئے ہیں۔ مثلاً روحانی علاج، علم و معرفت، فرمانبرداری، تسخیر حکام، تسخیر فتوحات، تسخیر خلق، جسمانی امراض سے نجات، زبان بندی، دافع سحر جادو وغیرہ کے اعمال و نقوش دیئے گئے ہیں۔ اس باب سے متعلقہ حروف مقطعات کی ریاضتوں کے لئے ہر حرف کی الگ الگ ایک لوح (تختی) دوران ریاضت نظروں کے سامنے رکھنا ضروری ہے جو خوبصورت جلی حروف میں لکھی ہو۔ ہر حرف کی تیار شدہ لوح (تختی) آپ "ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان (رجسٹرڈ) اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ پنجاب سے ہدیۃً منگوا سکتے ہیں جو کہ خاص طور پر اسی مقصد کے لئے تیار کرائی گئی ہیں۔

اس باب میں حروف مقطعات کا انمول خزانہ موجود ہے آپ اپنی ہمت کے مطابق جتنے جواہرات نکالنا چاہیں نکال سکتے ہیں۔

عمل الٓمٓ

حروف مقطعات میں الف اور ی کا بڑا درجہ ہے کیونکہ حروف میں پہلا الف ہے اور آخری حرف ی ہے۔ چونکہ ناسوت کا عالم اس جو دانسانی کے مادی اور جسمانی عالم سے تعلق رکھتا ہے۔ اس واسطے اس کے لئے حرف الف کے عملیات مفید ہوتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک لوح (تختی) پر الٓمٓ عربی خط میں ملا ہوا الفظ خوش خط لکھوایا جائے یا اس کی تیار شدہ لوح ''ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان حویلی لکھا سے منگوالی جائے اور تخلیئے میں بیٹھ کر اس کو دیکھا جائے اور زبان سے اس کو پڑھا جائے۔ چالیس (40) یوم تک ایک چلہ کرنا ہو گا۔ اس طریقے سے کہ ایک مقررہ وقت خلوت کی جگہ احرام باندھ کر بیٹھ جایا کرے اور لکھے ہوئے الٓمٓ کی لوح کو سامنے اس طرح لگا لے کہ بیٹھے ہوئے آدمی کی نظروں کی سیدھ میں رہے۔ الٓمٓ کو دیکھتا رہے اور زبان سے الف لام میم ،الف لام میم پڑھتا رہے۔ ایک نشست میں پانچ ہزار (5000) بار پڑھنا ہو گا اور چالیس دن بلا ناغہ روزانہ پانچ ہزار (5000) بار پڑھا جائے گا اور کسی قسم کا اس عمل میں پرہیز نہیں ہے صرف یہ پابندی ہے۔ کہ ایک دن بھی ناغہ نہ ہو۔ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے گا تو پھر از سر نو پڑھنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ اگر انتالیس دن تک پڑھا جائے اور چالیسویں دن ناغہ ہوا ہے تو انتالیس دن کی محنت بے کار ہو جائے گی اور از سر نو پہلے دن سے پڑھنا ہو گا۔

چالیس دن کا چلہ پورے ہو جانے کے بعد عامل کی نگاہوں اور زبان میں ایسی قوت پیدا ہو جائے گی کہ جس بیمار کو پانچ منٹ تک نظریں جما کر دیکھے گا اور دل میں الٓمٓ پڑھے گا تو بیمار پہلے دن یا پانچویں دن یا نویں دن یا گیارھویں دن تندرست ہو جائے گا۔ عمل کے وقت بیمار کا چہرہ مشرق کی طرف ہو اور عامل کا چہرہ مغرب کی طرف ہونا چاہیے۔ بیمار چت لیٹا رہے گا اور عامل اس کے بائیں طرف بیٹھ کر اس کے جسم اور چہرے کو دیکھے گا اور عمل پڑھے گا۔

ہدایت

عامل پر لازم ہے کہ وہ کسی بیمار کے علاج کی ممانعت اور مخالفت نہ کرے۔ یعنی بیمار کا علاج اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم کر رہا ہو تو اسے نہ روکے۔ کیونکہ عامل کا علاج روحانی ہے اور روحانی علاج دواؤں کے علاج کے خلاف نہیں ہے بلکہ دواؤں کے علاج کا مددگار ہے۔ عامل کے روحانی علاج سے بیمار کی طبیعت مضبوط ہو جائے گی اور دواؤں کا اثر جلدی ہو گا۔

مقصد یہ ہے کہ عامل کسی شخص سے یہ وعدہ نہ کرے کہ اس کا عمل بیمار کو لازمی طور سے اچھا کر دے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ عامل کا درجہ تکمیل کو نہ پہنچا ہو اور کا عمل ٹھیک اثر نہ کرے۔ تاہم عامل کو اس بات کا یقین رکھنا چاہیے کہ عمل ضرور اثر کرے گا۔ کیونکہ اس میں اسم اعظم کی قوتیں پوشیدہ ہیں۔

علم و معرفت اور حافظہ کے لئے نقش

مشک و زعفران اور گلاب سے چینی کی پلیٹ پر یہ نقش لکھے۔ جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن تک بعد نماز فجر یہ تین نقش لکھے۔ جس کو استعمال کرانا مقصود ہو وہ جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن تک روزہ رکھے اور ہر دن نقش آب زم زم سے گھول کر روزہ افطار کرے۔ انشاء اللہ بے حد فوائد حاصل ہوں گے۔

الٓمٓ

الٓمٓ	الٓمٓ	الٓمٓ
الٓمٓ	الٓمٓ	الٓمٓ
الٓمٓ	نٓ والقلم ومایسطرون	الٓمٓ

قوی حافظہ اور علم و معرفت کے لئے

ہر شخص الم ذلک الکتاب لاریب فیہ ۔المفلحون تک بروز جمعرات دن کے پہلے پہر کسی پاکیزہ برتن میں مشک و زعفران سے لکھ کر اور شریں پانی سے دھو کر پی لیا کرے اور اس روز کھانا نہ کھایا کرے۔ بلکہ اسے رات کو بھی وہ پی لیا کرے اور دن کو روزہ رکھے۔ تین دن یا پانچ دن ایسا ہی کرے۔ حافظہ قوی اور علم و معرفت مستحکم ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالٰی۔

اولاد حکم مانے

اگر کسی کی اولاد اپنے والدین سے بدتمیزی کرتی ہو اور ان سے ناجائز خواہشات کی تکمیل چاہتی ہو تو اس نقش کو زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اسے کسی بھی میٹھی چیز میں ملا کر پلایا جائے اور دوسرے کو جتنے بھی بچے ہوں ان کے گلے میں زعفران سے لکھ کر پہنایا جائے۔ اللہ کے حکم سے بچے اپنی ناجائز خواہشات کا خاتمہ کرتے ہوئے اپنے والدین کی عزت کریں گے۔

الٓرٰ

فیه	لاریب	الکتاب	تنزیل
من	فیه	لاریب	الکتاب
رب	من	فیه	لاریب
العلیمن	رب	من	فیه

الٓرٰ

کان و ناف

اس نقش کو زعفران سے لکھ کر زیتون کے تیل میں ڈال دے اور اس تیل کے قطرے مریض کے کان میں ڈالے اور اگر ناف ہو تو اس تیل کی مالش پیٹ پر کرے اللہ کے حکم سے کان اور ناف کے جملہ امراض میں شفا

حاصل ہو گی۔

الٓمٓ

تنزیل	الکتاب	لاریب
الکتاب	لاریب	فیه من
لاریب	فیه من	رب العلمین

الٓمٓ

خواص الٓمٓ میں۔ علماء فرماتے ہیں کہ واسطے قوت حافظہ زیادتی نور معرفت اور عزیز خلائق کے، الٓمٓ کو مفلحون تک جمعرات کے دن صبح کے وقت چینی کی رکابی پر مشک اور زعفران اور گلاب سے لکھے اور دن کو روزہ رکھے اور پھر شام کو لکھ کر اس سے روزہ افطار کرے اور اسی طرح تین شبانہ روز پڑھے اور غذا ہر گز نہ کھائے۔ یہ عمل مجرب ہے۔ بعض کاملین فرماتے ہیں کہ کوئی الٓمٓ الفرقان تک دوسری ساعت میں جمعرات کے دن ہرن کی جھلی پر لکھے اور انگوٹھی میں نگینے کے نیچے رکھ کر پہنے حاکم ظالم مہربان ہو جائے۔ دشمن دوست بن جائے رزق غیب سے حاصل کرے گا۔ لوگ تعظیم و توقیر کریں اور جو کوئی اسے کاغذ سفید پر مشک اور زعفران اور گلاب سے لکھ کر سر کنڈے میں کہ قبل طلوع آفتاب کے کاٹا ہو رکھ کر موم کافوری سے منہ بند کر کے اور لڑکے کے گلے میں ڈالے۔ وہ مرض ام الصبیان اور نظر بد اور آسیب سے بچا رہے اور خواب میں نہ ڈرے گا۔

عمل الٓرٰ

یہ عمل حب اور تسخیر کے لئے بہت مفید ہے۔ چالیس (40) یوم تک روزانہ نو ہزار (9000) بار پڑھا جائے گا اور موٹے حروف میں کاغذ پر لکھا ہو، الٓرٰ آنکھوں کے سامنے رہے گا۔ جب یہ عمل پڑھا جائے گا۔ چالیس (40) دن کے بعد عامل جب کسی کے لئے عمل پڑھنا چاہے تو دو سو اکتیس (231) بار پڑھ کر خدا سے دعا مانگے کہ فلاں شخص کا مقصد پورا ہو جائے اور تعویذ دینا ہو تو نو خانوں کا نقش بنا کر ہر خانے میں الٓرٰ لکھے اور اس شخص کو دے دے جو ضرورت مند ہو۔ یہ عمل کھانے پینے والی چیزوں پر دو اکتیس بار پڑھ کر دم کیا جائے گا تو وہ کھانے پینے والی چیزیں بھی اس شخص کو جس کی محبت اور تسخیر مطلوب ہو کھلا دی جائیں یا پلا دی جائیں تو یقینی فائدہ ہو گا اور تعویذ لکھتے وقت مطلوب کا نام اور مطلوب کی ماں کا نام عامل کے تصور میں ہونا ضروری ہے۔ عامل کو یاد رکھنا چاہیے کہ الٓرٰ کے اعداد دو اکتیس (231) ہیں اس لئے اس کا چلہ پورے کرنے کے بعد جب بھی کسی کے لئے عمل کرنا ہو اس کے اعداد کے موافق دو سو اکتیس بار پڑھنا ہو گا۔

تاکید

ناجائز محبت اور حرام محبت اور تسخیر کے کاموں کے لئے اس عمل کی اجازت نہیں ہے۔

عمل المٓصٓ

یہ عمل کھیتی باڑی اور باغبانی کے لئے اور ہر قسم کی نباتات کی زندگی کے لئے بہت زیادہ مفید ہے۔ اس کے اعداد ایک سوا کسٹھ (161) ہیں۔ اس کا چلہ بارہ دن میں ختم ہوتا ہے اور رات کے وقت اندھیرے میں یہ عمل پڑھا جاتا ہے کیونکہ یہ بہت جلالی ہے اس واسطے بارہ دن ہر قسم کا گوشت اور انڈہ وغیرہ حیوانی خوراک چھوڑ دینی چاہیے اور ہر رات نوہزار (9000) کی تعداد پوری کرنی چاہیے۔ دن کے وقت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب چلہ پورا ہو جائے تو حسب ذیل طریقہ سے کام میں لایا جائے۔

(1) کھیتوں اور باغوں اور دوسری نباتات کی حفاظت اور سلامتی وترقی کے لئے ایک سوا کسٹھ (161) بار پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے اور وہ پانی کھیتوں اور باغوں کے درختوں اور پودوں کی جڑوں پر چھڑک دیا جائے۔

(2) کسی کھیت یا باغ میں کیڑا لگ گیا ہو اور اس کے لئے کوئی دوا استعمال کرنی ہو تو اس دوا پر ایک سوا کسٹھ (161) دفعہ یہ عمل دم کیا جائے گا۔

(3) کسی باغ یا کھیتی میں تخم ریزی کرنی ہو یا پود لگانا ہو تو یہ عمل ایک سوا کسٹھ (161) بیجوں پر اور پودوں پر دم کیا جائے گا۔

(4) باغوں اور کھیتوں کو آسمانی بلاؤں یعنی کیڑوں، ٹڈیوں اور

اولوں اور آندھیوں وغیرہ کے نقصان سے بچانے کے لئے یہ عمل ایک سو اکسٹھ (161) بار پانی پر دم کر کے سب پودوں اور درختوں کی جڑوں پر چھڑک دینا چاہیے۔

(5) کسی کھیت یا باغ کو چوروں سے بچانا ہو تو یا موذی جانوروں سے بچانا ہو تو سوا گز کے ایک سفید کپڑے پر یہ عمل ایک سوا کسٹھ (161) بار پڑھ کر دم کیا جائے اور وہ کپڑا باغ یا کھیت میں کسی بانس پر لگا دیا جائے۔

تسخیر حکام کیلئے

علامہ صفی نے حرز الامسان میں لکھا ہے کہ طالع برج کے وقت سونے چاندی کی تختی پر جس کا وزن ایک تولہ ہو المٓصٓ کا نقش مندرجہ ذیل طریقہ پر کندہ کرائیں اور زرد ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر زعفران اور موگل کی دھونی دیں۔ پھر بائیں بازو پر باندھ کر حاکم کے سامنے جائیں۔ حاکم مہربان ہو گا اور عزت کے ساتھ پیش آئے گا۔ نقش یہ ہے۔

ا	ل	م	ص
م	ص	ا	م
ص	م	ا	م
ل	ا	ص	م

تسخیر وفتوحات کیلئے

تسخیر وفتوحات کیلئے تاریخ سعد میں لکھ کر پاس رکھیں۔

ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل

خواص المص میں علما فرماتے ہیں کہ جو کوئی چاہے کہ مجھے کوئی منصب جلیلہ ملے یا حاکم میری طرف وقت رجوع کرلے تو اس کو چاہئے کہ المص ماتذکرون پر چاندی پر کندہ کراکے ہاتھ میں پہنے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہمیشہ طاہر رہے اور خوشبو بدن پر ملتا رہے۔ علامہ صفّی نے حرز الامان میں لکھا ہے کہ جو کوئی ان دونوں نقوش المص کو سونے یا تانبے کی کسی وزنی ایک تولہ تختی پر کھدوائے مگر کھودنے کے وقت طالع برج حمل اور اس میں آفتاب بدرجہ مشرف اور ناظرین مریخ بہ نظر تسدیس یا تثلیث اور سالم نحوست میں ہو اور دھونی زعفران اور سندور اور گوگل کی دے۔ اور تختی کو زرد ریشمی کپڑے کہ مستعمل نہ ہو لپیٹ کر اپنے بائیں بازو پر باندھے اور خوشبو سے معطر رکھے عزیز خلائق ہو گا اور حکام و سلاطین اس کے مسخر ہوں گے اور سب لوگ اس کی عظمت کریں گے اور اس کی ہیبت سب کے دلوں میں طاری ہو گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۲

ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل

عمل المرٰ

اس عمل کے اعداد دو سو اکہتر (271) ہیں اور اس کا تعلق آسمانی بلاؤں اور آسمانی راحتوں سے ہے۔ یعنی جن بیماریوں کا تعلق آسمانی ہواؤں سے ہے جیسے ہیضہ، طاعون، انفلوائنزا وغیرہ آسمان کے سورج اور چاند اور ستاروں کی گردش کی نحوست یا خوبی سے جن چیزوں کا تعلق ہے ان سب پر یہ عمل اثر کرتا ہے۔ چلہ اکہتر دن کا ہے اور دن کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ یعنی سورج نکلنے کے بعد سورج چھپنے تک پڑھ لینا ضروری ہے۔ ہر روز نو سو (900) بار پڑھا جائے گا۔ ناغہ نہ ہونا چاہیے۔ پرہیز کسی قسم کا نہیں ہے۔ چلہ پورا ہونے کے بعد کسی ایک شخص یا بہت سے اشخاص یا کسی شہر یا کسی قصبے یا کسی گاؤں کی وبا اور چھوت لگنے والی بیماری دور کرنی ہو تو یہ عمل دو سو اکہتر (271) بار پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے۔

(1) وہ پانی ان درختوں کی جڑوں پر چھڑک دیا جائے جن سے گزر ہوا گھروں اور آبادیوں میں وبا آتی ہو اور گھروں میں یہ پانی چھڑکا جائے۔

(2) کسی ایک شخص یا ایک گھر کے لئے بھی یہ عمل کیا جا سکتا۔

(3) اگر کسی ڈاکٹر یا طبی ماہر نے جگہ چھوڑ دینے یا گھروں کی صفائی کرنے کی ہدایت کی ہو تو عامل کا فرض ہو گا کہ وہ اس ڈاکٹر یا اس طبی ماہر کی تائید کرے۔ البتہ عامل کا حق ہو گا کہ وہ ڈاکٹر کی دوا طبی ماہر کی دوا پر جس کو وہ آبادی میں استعمال کرتا ہو یہ عمل دو سو اکہتر (271) بار پڑھ کر دم کر دے۔ عامل کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ موت سے نہ ڈرے اور جہاں کہیں کسی بیمار کو دم کرنے جاتا ہو تو خوشی بے خوف ہو کر وہاں چلا جائے۔ بیماری دور ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی شخص آسانی راحتیں حاصل کرنے کیلئے یہ عمل پڑھوانا چاہے تو دو سو اکہتر (271) بار پڑھ کر دم کیا جائے یا پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ خدا نے چاہا تو آئندہ ہر بلا سے حفاظت رہے گی۔

خواص الٓمّرٓ االم میں صاحب درالتنظیم نے لکھا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ حکام اور خلق میرے مطیع ہو جائیں اور خلق اللہ میں ممتاز ہو جاؤں تو شعبان کے ایام بیض میں روزہ رکھے نمک اور جو کی روٹی اور سرکہ اور ترکاری سے افطار کرکے بعد نماز شام کے قبلہ رخ بیٹھ کے درود وغیرہ پڑھے اور کسی سے کلام نہ کرے۔ جب نماز عشاء کا وقت آئے تو فرض اور سنت ادا کرے پھر صلوۃ التسبیح کہ جو مشہور نماز ہے پڑھے اور جب فارغ ہو جائے تو الرا سے افلا تذکرون تک کاغذ طاہر پر گلاب اور زعفران سے لکھے اور اس کو اپنے سر کے نیچے رکھے اور جب صبح کو اٹھے نماز فجر ادا کرے اور اس کاغذ کو اپنے بازو پر باندھے۔ جو کوئی چاہے کہ میرا حافظہ قوی ہو جائے اور

میرا دل عبادت پر مستعد رہے الٓرا سے قدیر تک مشک و زعفران اور گلاب سے اور اروی کے پتے پر لکھے اور میٹھے پانی سے دھو کر چار روز تک متواتر پئے جو کوئی چاہے کہ میرے گھر میں برکت ہو اور چوری سے میرا مال تلف نہ ہو وہ الٓمّرٓ سے یتفکرون تک زیتون کے چار پتوں پر لکھے اور ہر ایک کو مکان کے گوشوں میں دفن کرے۔ جملہ آفات سے محفوظ رہے گا اور اگر چاہے کہ میرے باغ اور کھیت میں برکت ہو اور پھل بہت آئے وہ بھی اسی طرح سے لکھے اور چاروں کونوں میں دفن کر دے۔ باغ و کھیت آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہے گا اور بہت برکت ہو گی اور اکثر جب یہ عمل کیا صحیح پایا۔

علوم رتبت اور تسخیر خلق کے لئے

یہ نقش علوم رتبت اور مخلوق میں امتیازی مقام کے اصول میں عجیب تاثیر کا حامل ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ قمر در عقرب کے وقت اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر موم جامہ کرکے اپنی ٹوپی یا پگڑی میں رکھے۔ نہایت مجرب اور زود اثر ہے۔ الٓرٰ

الٓمّرٓ

الٓرٰ	الٓرٰ	قٓ
صٓ	الٓرٰ	الٓرٰ
الٓرٰ	نٓ	الٓمّرٰ

مشترکہ بیماریوں سے نجات

ہر قسم کی بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لیے دو نقش بنائیں۔ ایک نقش کو مریض کے گلے میں پہنائے اور دوسرے کو چینی کے پیالے پر کالی سیاہی سے لکھ کر چوبیس گھنٹے اسی میں سے پانی پلایا جائے۔ اللہ کے حکم سے مریض کی سو بیماریوں کا خاتمہ ہو گا۔ گلے میں پہننے والے نقش کے نیچے مختصر سا مقصد بھی ضرور لکھا جائے۔

الٓرٰ

کتب	احکمت	ایتہ ثمر	فصلت
احکمت	ایتہ ثمر	فصلت	من لان
ایتہ ثمر	فصلت	من لان	حکیم
فصلت	من لان	حکیم	خبیر

الٓرٰ

حمل محفوظ ہو

اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور اس پر کوئی جادو یا بد عمل کرتا ہو جس سے اس کی اور اس کے بچے کی جان کو خطرہ ہو تو اس نقش کو یا موقع پر پانی میں ڈال کر پلایا جائے یا اگر حمل کے تین ماہ گزرنے کے بعد ایک گلے میں پہنایا جائے اور دوسرا پانی میں پلایا جائے تو حمل محفوظ رہے گا۔

الرٰ

تلک	الکتب
الکتب	المبین

الرٰ

دل کی بیماریاں

اگر کسی کے دل کے وال بند ہو جائیں یا دل کی کوئی بھی بیماری ہو تو اس نقش کو زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھے اور گلاب کے عرق سے دھو کر پی جائے۔ پھر اپنی انگلیاں پر تھوڑا سا شہد لگائے اور آیت کو سو (100) کی تعداد میں پڑھ کر اپنی انگلی پر لگا کر شہد پر دم کرے اور اسے کھائے۔ پھر اس نقش کو دوبارہ زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اسے اپنے دل کے مقام پر باندھے۔

الرٰ

تلک ایت	الکتب
الکتب	وقران
وقران	مبین

الرٰ

عمل کھیٰعص

یہ عمل سولھویں پارے سورۃ مریم کے شروع میں ہے اور تمام دنیا کی عورتوں کو اس سے خاص تعلق ہے۔ اس کے اعداد ایک سو پچانوے (195) ہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کسی عورت کا نام نہیں لیا۔ صرف حضرت عیسیٰ کی والدہ حضرت مریم کا نام لیا ہے۔ اور اس سورت کا نام ہی مریم رکھا گیا ہے۔ اور جن حروف سے اس سورت کو شروع کیا گیا ہے وہ پانچ ہیں۔ یعنی کٓ، ہٰ، یٰ، عٓ، صٓ اور ان پانچویں حروف کی تاثیرات عورتوں کے مقاصد ظاہر و باطن کے لئے الگ الگ ہیں اور اس کا چلہ عورتوں ہی کو کرنا چاہیئے۔ اگرچہ مردوں کے لئے بھی کوئی ممانعت نہیں ہے لیکن زیادہ اچھا یہی ہے کہ عورتیں اس کا چلہ ادا کریں۔ چلہ کی ترکیب یہ ہے کہ اس زمانے میں جبکہ عورتیں پاک ہوں نو دن اس کا عمل کیا جائے۔ ہر نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ جائے نماز پر بیٹھے پڑھا جائے گا۔ احرام باندھنا ضروری ہو گا اور کسی قسم کی پابندی نہیں۔ البتہ جگہ ایسی مقرر کی جائے جہاں شور و غل نہ ہو۔ اور جب عمل پڑھنے بیٹھے ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان سے منگوائی ہوئی کھیٰعص کی تختی سامنے لٹکائی جائے اور عمل پڑھتے وقت اس تختی پر نظر جمی رہے۔ اگر عورت پڑھی لکھی نہ ہو تب بھی یہ عمل پڑھتے وقت اس تختی پر نظریں جما کر دیکھتی رہے۔ ہر نماز کے وقت تھوڑے گلاب کے تازہ پھول کسی برتن میں قریب رکھ لے جائیں اور عمل پڑھتے وقت

کبھی کھیٰعص کی تختی کو دیکھا جائے اور کبھی گلاب کے پھولوں کو دیکھا جائے۔ جب نو دن پورے ہو جائیں تو جس وقت کی نماز سے عمل شروع کیا ہو اسی وقت کی نماز کے وقت نویں دن ختم کیا جائے اور پانچ غیر شادی شدہ لڑکیوں کو چاہے کسی مذہب اور کسی قوم کی بھی ہوں لیکن پاک صاف ہوں اپنے گھر میں بلا کر ان کی پسند کا کھانا کھلایا جائے یعنی جو کھانا لڑکیاں پسند کریں وہی کھانا کھلایا جائے۔ اگر پانچویں لڑکیوں کی پسند الگ الگ ہو تو ہر لڑکی کو اس کی پسند کا کھانا الگ الگ کھلانا ہو گا۔ اگر عامل مرد ہو تو وہی بھی مذکورہ طریقہ سے عمل پڑھے گا اور کھانا پانچ غیر شادی شدہ لڑکوں کو کھلائے گا۔ سب سے بہتر یہ بات ہے کہ عورتیں عمل پڑھیں تو وہ غیر شادی شدہ ہوں اور مرد عمل کریں تو وہ بھی غیر شادی شدہ ہوں یعنی نہ ان کی شادی ہوئی ہو اور نہ انہوں نے اپنے خون کے جوہر کو کسی طرح ضائع کیا ہو۔ لیکن شادی شدہ عورتیں اور شادی شدہ مرد بھی یہ عمل پڑھ سکتے ہیں مگر زیادہ فائدہ اسی وقت ہو گا کہ غیر شادی شدہ عورتیں اور غیر شادی شدہ مرد اس عمل کا چلہ کریں۔ عمل پڑھنے والے مرد اور عورت کی عمر پندرہ سال سے کم نہیں ہونی چاہئے۔ اس عمل کے فائدے یہ ہے۔

(1) چھوٹے بچوں کی سلامتی اور تندرستی کے لئے ایک سو پچانوے (195) مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے یا کسی کھانے پینے والی چیز پر یا کسی دوا پر یا کسی ایسے کپڑے پر جو اس بچے کے استعمال میں آ سکتا ہو۔ اگر عامل کی عمر کم ہو یعنی پندرہ (15) اور سترہ (17) برس کی ہو تو عمل کا بہت جلدی

اور بہت زیادہ اثر ہو گا۔ اگر کسی بالغ عورت یا مرد کی شادی ہو جائے یعنی
عمل کا چلہ پورے کرنے کے بعد شادی ہو جائے تب بھی اس عمل کی تاثیر
قائم رہے گی اور وہ عورت یا مرد اپنے جسم اور لباس اور مکان کی صفائی کی
شرط کے ساتھ لوگوں کے بچوں کا مذکورہ طریقے پر علاج کر سکے گا۔

(2) دو عورتوں میں یا دو مردوں میں ملاپ کرانا ہو تو ایک سو
پچانوے (195) بار اگربتیوں یا لوبان یا کسی اور جلنے والی خوشبو پر دم کر کے
وہ خوشبو دے دی جائے اور نو دن تک ان کی خوشبو رات کے اندھیرے
میں جلائی جائے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جگہ اور مکان وہ ہو جہاں کی
عورتوں اور مردوں کا ملاپ کرانا ہو۔ بلکہ ہر مقام پر اس نیت سے یہ خوشبو
جلائی جا سکتی ہے کہ فلاں عورتوں یا مردوں میں ملاپ ہو جائے۔ یہ نیت اور
ارادہ عامل کے دل میں بھی ہونا چاہیئے اور خوشبو جلانے والے کے دل میں بھی
ہونا چاہئے۔

(3) میاں بیوی یا بہن بھائی یا بیٹا بیٹی یا ماں باپ کے دلوں میں بگاڑ پیدا
ہو گیا ہو تو یہ عمل ایک سو پچانوے (195) بار ہر نماز کے بعد نو روز تک پڑھا
جائے اور آخر میں ان لوگوں کے نام لئے جائیں جن کے دل ملانے مطلوب
ہوں۔

(4) اگر کسی عامل عورت یا عامل مرد کو خود اپنے شوہر یا اپنی بیوی
کا دل اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے یہ عمل کرنا ہو تو کھیعص کی تختی روزانہ
صبح کے وقت نظریں جما کر دیکھ لینی چاہیئے۔ اس سے نگاہوں میں اتنی قوت

پیدا ہو جائے گی کہ میاں کی تسخیر مطلوب ہو تو وہ مسخر ہو جائے گا اور بیوی
کی تسخیر مطلوب ہو تو وہ مسخر ہو جائے گی۔

(5) رزق کی ترقی کے لئے، قرضہ ادا ہونے کے لئے، گھر کی
برکت کے لئے یعنی خرچ آمدنی سے کم رہنے کے لئے یا غیبی طریق سے آمدنی
کے ذرائع بڑھ جانے کے لئے یا نوکروں کی تنخواہ بڑھ جانے کے لئے یا تجارت
میں نفع حاصل ہونے کے لئے یہ عمل پڑھا جائے گا تو بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔
عمل کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ ضروریات والوں کے لئے اس عمل سے کام
لینا ہو تو عامل نو دن تک گلاب کے پھولوں پر یہ عمل ایک سو پچانوے
(195) دفعہ پڑھ کر دم کریں اور پھر وہ پھول بدل دیئے جائیں یعنی روزانہ
تازے پھول منگوائے جائیں اور عمل ختم ہونے کے بعد ہر دن کے پھولوں کو
حفاظت سے رکھ لیا جائے اور نو دن پورے ہو جانے کے بعد یہ پھول کام میں
لائے جائیں یعنی جس عورت یا مرد کو رزق کی ترقی مطلوب ہو تو گلاب کے
پھول کی پانچ پتیاں سبز رنگ کے کپڑے میں سی کر بازو پر باندھ لی جائیں
یا مکان یا دوکان کی چھت میں لٹکا دی جائیں اور جتنے آدمی اس مکان میں رہتے
ہوں یا کام کرتے ہوں وہ بھی سب اپنے بازوں پر یہ پھول باندھ لیں۔ اس
عمل کے صرف پانچ فائدے بیان کئے گئے ہیں لیکن پانچ سے بہت زیادہ اس
عمل میں فائدے ہیں۔ عامل لوگ اپنی سمجھ اور تمیز داری سے خود حسب
موقعہ و محل یہ عمل ایک سو پچانوے (195) دفعہ پڑھ کر وہ کام کر سکتے ہیں
خواص کھیعص میں فاضل ابن وحشیہ نے کتاب اوراد میں لکھا ہے

کہ جو کوئی نقش حروف کھیٰعص کو طلایا نقرہ یا تانبے کی تختی پر کھودے۔ وقت طالع برج ثور شرف زہرہ برج حوت میں ہو عنبر اشہب سے بخور کرے اور ایک پاک کپڑے میں لپیٹے۔ عجائب و غرائب دیکھے گا اور لوگ اس سے الفت کریں گے اور حاجتیں بر آئیں گی۔ مال کثیر ملے گا اور کوئی غم نہ ہو گا۔ ہمیشہ خوش و خرم رہے گا اور جس کے پاس یہ نقش ہو وہ ہمیشہ طاہر اور اکثر وضو سے رہے اور عطر سے لباس معطر رکھے۔ غسل خانہ میں اپنے ساتھ نہ لے جائے اور حالت جنابت میں اپنے پاس نہ رکھے اور اگر دریافت کرنا منظور ہو کہ فلاں شخص زندہ ہے یا مردہ۔ اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو رہے۔ خواب میں حال معلوم ہو جائے گا۔ ایک شخص خواب میں آ کر سب ظاہر کر دے گا اور جو کچھ یہ سوال کرے گا وہ صحیح جواب دے گا اور باقاعدہ لکھے ورنہ کچھ اثر نہ ہو گا نقش یہ ہے

۷۸۶ لوح طبعی

ع	ح	ھے	ف	۱۱
ف	ر	ع	ح	ھے
۸	۹	ف	ح	ع
۸	ع	۸	ھے	ف
ھے	ف	۸	ع	ھے

انتاف ۷۸۶ لوح طبعی

ع	ع	ھے	ف
ن	۱۰۱	ع	م
۸	۸	ن	۸۰۱
ن	ع	ف	ع
ھے	ف	۱۰	ع

۷۸۶ لوح عربی

ک	ھے	ی	ع	ص
ع	ص	ک	ھے	ی
ھے	ی	ع	ص	ک
ص	ن	ھے	ی	ع
ی	ع	س	ک	ص

انتاف ۷۸۶ لوح عربی

۲۰	۵۰	۱۰	۷۰	۹۰
۷۰	۹۰	۲۰	۵۰	۱۰
۵۰	۱۰	۷۰	۹۰	۲۰
۹۰	۲۰	۵۰	۱۰	۷۰
۱۰	۷۰	۱۰	۱۰	۲۰

روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کھیٰعص اسم اعظم ہے

اکابرین فرماتے ہیں کہ جو کوئی اس کو چاندی کی تختی پر جمعہ کے دن عروج ماہ میں کندہ کرے، وہ جہاں بھی ہو گا مقبول رہے گا۔ اس کے تین نقش یہ ہیں۔ اول خلائق میں عزیز ہونے کے لئے۔ اور دوسرا فتح و ظفر غلبہ دشمنوں پر کے لئے۔ اور تیسرا نقش دفع ہونے غم اور سرور حاصل ہونے کے مجرب ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶ اول

ی	ع	ص	ک ھے
ص	ک	ھے	ی ع
ہ	ی	ع	ص ل
ک	ہ	ی	ء س
ع	ص	ک	ہ ی

۷۸۶ دوم

ی	ع	ص	ک	ہ
ع	ص	ک	ہ	ی
ک	ہ	ی	ع	ص
ہ	ی	ع	ص	ک
ص	ک	ہ	ی	ک

۷۸۶ سوم

ک	ھے	ی	ع	ص
ع	ص	ک	ہ	ی
ہ	ی	ک	ع	ص
ص	ک	ہ	ی	ع
ی	ع	ص	ک	ہ

جس شخص کے لڑکا نہ ہو کہیعص کو مرضیا تک لکھے اور مرد اور عورت آب باراں سے دھو کر سات دن تک پئیں لڑکا پیدا ہو گا۔ مجرب ہے۔

محبت اور تسخیر کیلئے

۷۸۶

ک	ہ	ی	ع	ص
ہ	ی	ع	ص	ک
ی	ع	ص	ک	ہ
ع	ص	ک	ہ	ی
ص	ک	ہ	ی	ع

شمس المعارف میں امام بونیؒ نے لکھا ہے کہ یہ نقش محبت اور قبولیت عامہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ امام بونیؒ فرماتے ہیں کہ طالع مشتری کے وقت یہ نقش زرد رنگ کے ریشمی کپڑے پر لکھ کر پاس رکھے۔ کہیعص کا یہ اعدادی نقش ہے محبت و تسخیر میں مستعمل ہے۔ اور بار بار کا آزمودہ بھی۔

۷۸۶

۲۸	۶۱	۶۲
۶۳	۶۵	۶۷
۶۴	۲۹	۶۲

حاسدوں کی زبان بندی کے لئے پانچ در پانچ کے نقوش میں مقطعات کہیعص اور حمعسق پر کرو۔ دونوں کو ملا کر موم جامہ کر کے چھت کے نیچے رکھ دو اور جس سے بات مقصود کرنا ہو اس سے بات کرو۔ اس کے دل سے کدورت دور ہو گی۔

۷۸۶

ک	ہ	ی	ع	ص
ع	ص	ک	ہ	ک
ہ	ی	ع	ص	ک
ص	ک	ہ	ی	ع
ی	ع	ص	ک	ہ

۷۸۶

ح	م	ع	س	ق
س	ق	ح	م	ع
م	ع	س	ق	ح
ق	ح	م	ع	س
ع	س	ق	ح	م

دولت و عزت میں شہرت کے علاوہ شر اعداء سے محفوظ رہنے کے لئے عروج ماہ میں پہلے جمعہ کو چاندی کی تختی پر یہ نقش کندہ کرا کر پہنیں۔ نقش اگلے صفحہ پر ہے۔

۷۸۶

ک	ہ	ی	ع	ص
ع	ص	ک	ہ	ی
ہ	ی	ع	ص	ک
ص	ک	ہ	ی	ع
ی	ع	ص	ک	ہ

اگر کسی مشکل میں گرفتار ہوں اور چھٹکارا کی صورت نظر نہ آئے تو یہ دو نقش لکھ کر پاس رکھیں۔ حاجت بر آری ہو گی۔ دونوں کو ایک ساتھ رکھ لیں۔

۷۸۶

ک	ہ	ی
ہ	ی	ع
ی	ع	ص

۷۸۶

ح	م	ع
م	ق	س
ع	س	ق

صاحب شمس المعارف نے لکھا ہے کہ یہ نقش شرف قمر کے وقت چاندی کی تختی پر کندہ کر کے پاس رکھنے والا عجیب و غریب اثر دیکھے گا۔ ہر خواہش پوری ہو گی۔ کبریت احمر کی تاثیر رکھتا ہے۔

۷۸۶

ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق
ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک
ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ
ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی
ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع
ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص
م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح
ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م
س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع
ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س

تنگ دستی سے نجات حاصل کرنے کے لئے

کھیعص کے (195) اور حمعسق کے (278) دونوں کو جمع کر کے نقش مربع آتش چال میں پُر کریں۔ اور موم جامہ کر کے چاندی کی انگوٹھی میں پہنیں۔ مجموعہ 278+195=473 نقش اگلے صفحہ پر ہے۔

۷۸۶

۱۱۰	۱۲۳	۱۳۱	۱۱۸
۱۲۲	۱۱۷	۱۱۱	۱۳۳
۱۱۶	۱۱۹	۱۲۷	۱۱۳
۱۲۵	۱۱۳	۱۱۵	۱۳۰

دشمن کی زبان بندی کے لئے بد زبان بیوی یا خاوند کی زبان بندی کے لئے حمعسق کا نقش مخمس ذوالکتابۃ لکھ کر استعمال کریں۔ عدد 278 ہیں۔ نقش یہ ہے

۷۸۶

۸ح	۳۰م	۷۰ع	۶۰س	۱۰۰ق
۶۱	۱۰۱	۹	۳۶	۷۱
۳۷	۶۷	۶۲	۲۰۱	۱۰
۱۰۳	۱۱	۳۸	۲۸	۵۸
۶۹	۵۹	۹۹	۱۲	۳۹

رعشہ ختم

بلغم اور رعشے کے مکمل خاتمے کیلئے اس نقش کو زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں باندھے اور اس آیت کو نمک پر دم کر کے صبح نہار منہ ایک چٹکی کھائے۔ نقش اگلے صفحہ پر ہے۔

خواص میں ماہرین روحانیت فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعرات کے دن پہلی ساعت میں چاندی وغیرہ کی انگوٹھی کے نگینہ پر کہیعص اور حمعسق اور باقی حروف مقطعات کندہ کرا کے پہن لے۔ اس کے سب حاجات روا ہو جاتی ہیں اور سب لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور ابو بکر بن وحشیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کہیعص کے حروف تقطیعہ کے انگوٹھی کے بیچ گوشہ نگینہ پر جبکہ طالع برج ثور میں زہرہ ہو یا وہ گیارہویں طالع کے درجہ شرف میں ہو مگر وہ طالع مقبول سعود اور رجوع و احتراق سے سالم ہو اس طریقے سے کندہ کرائے جس کی شکل میں آگے لکھتے ہوں اور اس کو عود اور عنبر کی دھونی دے کر ریشمی سفید ٹکڑے میں لپیٹ کر پہن لے۔ مگر انگوٹھی خالص چاندی کی یا زرد تانبے کی ہو۔ اس کو وہ عجائب نظر آئیں گے جو بیان میں نہیں آسکتے۔ لوگ اس سے محبت کریں گے۔ اس کی حاجتیں پوری ہوں گی ہر وقت خوشی اور فرحت میں رہے گا۔ اور اس کو رزق اور خیر وبرکت بکثرت ملے گا۔ مگر اس انگوٹھی کو پاک وصاف ہو کر پہنے۔ جنابت اور حدث میں اس کو نہ پہنے۔ اور نہ ہی غسل خانہ میں اس کو لے جائے اور اس کی خاصیت یہی ہے کہ اس انگوٹھی کو سر کے نیچے رکھ کر سو جائے تو اس کو خواب میں وہ بات نظر آجائے گی۔ جس کو معلوم کرنا چاہتا ہے اور اگر اس کے سوئے ہوئے کے دل پر رکھ دے تو اس سے جو جو کام بیداری میں کیا ہے ۔ وہ سب نیند میں کہہ دے گا۔ اگر کوئی سفر یا کوئی امر در پیش آئے۔ اور معلوم کرنا ہو کہ اس کا انجام کیا ہو گا یا کہیں خزینہ اور دفینہ کا شبہ ہے اور

اس کو تحقیقی طور پر معلوم کرنا ہے تو اس انگوٹھی کو سر کے نیچے رکھ کر با وضو سو جائے تو خواب میں سب کچھ ظاہر ہو جائے گا جس میں کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا۔ الغرض! جب کوئی بات مشتبہ ہو جائے تو باوضو اس کو سر کے نیچے رکھ کر سو جائے، نیند میں اس کو دیکھ لے گا اور اس انگوٹھی کو خزانوں اور دفینوں کے معلوم کرنے میں بڑا اثر ہے۔ بلکہ ان مذکورہ خاصیات سے بھی اس میں زیادہ صفت ہے۔ چنانچہ تجربہ کرنے سے تمہیں سب حال معلوم ہو جائے گا۔

ایک اور خاصیت

اس کی یہ ہے کہ جمعرات کی پہلی ساعت میں اس نقش کو جس شے میں چاہے تسکین کیلئے لکھے اور جو شخص طالع برج ثور میں جبکہ زہرہ ثور میں اور مشتری برج حوت کے گیارہویں منزل میں ہو جس کا نام موتبہ ہے چاندی یا سونے یا دونوں کی انگوٹھی پر جس کا وزن دس درم ہو۔ کھیعص اور حمعسق کو ہی دس دس خانے کی شکل میں کندہ کرا کر عود اور لوبان اور عنبر کے دھونی دے اور ریشمی سفید پارچہ میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھے۔ عجائبات مشاہدہ کرے گا۔ شکل اگلے صفحہ پر ہے۔

ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق
ہ	ی	ع	ص	ح	م	غ	س	ق	ک
ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ
ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی
ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع
ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص
م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح
ع	س	ق	ک	ہ	ی	غ	ص	ح	م
س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع
ف	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س

نقش مخمس (۵×۵)

یہ نقش اسم الٰہی دیانُ (نگہبان، محاسب سے) تعلق رکھتا ہے۔ مخمس طبعی کے کل اعداد (65) ہوتے ہیں۔ یہ فرد الفرد نقش ہے۔ اس کے عدد تفریق (60) ہیں۔ یہ نقش منسوب بہ زہرہ ہے۔

مخمس پر کرنے کا طریقہ

مطلوبہ اعداد سے (60) عدد کم کر دیں اور باقی کو پانچ پر تقسیم کر دیں۔ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر مقررہ چال سے نقش پر کر لیں۔

کسر

تقسیم کے بعد اگر کسر واقع ہو تو اس کو ذہن میں رکھیں۔ ایک کسر ہو تو خانہ (21) میں اور دو ہو تو خانہ نمبر (16) میں اور تین کسر ہو تو خانہ نمبر (11) میں اور چار کسر ہو تو خانہ نمبر (6) میں صرف ایک کا اضافہ کر دیں۔

کسر یاد رکھنے کا آسان طریقہ

نقش مخمس کے ہر ضلع میں (5) خانے ہیں اس طرح پورے نقش میں کل خانے (25) ہوتے ہیں۔ ہم بتا چکے ہیں کہ مطلوبہ اعداد میں سے (60) عدد گھٹائے جاتے ہیں اور باقی کو پانچ پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

تقسیم کے بعد اگر ایک باقی بچے (25) خانوں پر (5) کا پہاڑہ پڑھے اور چار تک پہنچ کر رک جایئے جیسے (5) چوک (20) اب سمجھ لیجئے کہ اگلا خانہ نمبر (21) کا ہے جو ایک کسر کے لئے مخصوص ہے اور اگر (2) باقی بچے تو (21) میں سے (5) گھٹا دیجئے سولواں خانہ آجائے گا یہ (2) کسر کے لئے ہے۔ اور تین باقی بچے ہیں تو (16) میں سے (5) گھٹا دیں خانہ نمبر (11) آجائے گا یہ تین کسر کے لئے ہے اور چار باقی بچے ہیں تو اب (11) میں سے (5) گھٹا دیجئے خانہ نمبر (6) آجائے گا، یہ چار کسر کے لئے ہیں۔

نوٹ: کسر ایک ہو یا دو، تین، چار ہو کسر کے خانے میں صرف ایک ہی اضافہ کرنا ہوتا ہے۔

مخمس طبعی

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

مندرجہ بالا: نقش محبوب میں کام دیتا ہے بشرطیکہ طالب و مطلوب کا صحیح نام مع والدہ، آیات مناسبہ اور دیگر ملزومات کو ملحوظ رکھ کر نقش پر کیا جائے۔

حروف مقطعات کا وضعی نقش

۲۷۱	۲۷۷	۲۸۳	۲۸۹	۲۶۵
۲۸۴	۲۸۵	۲۶۶	۲۷۲	۲۷۸
۲۶۷	۲۷۳	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۶
۲۷۵	۲۸۱	۲۸۷	۲۶۸	۲۷۴
۲۸۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۶	۲۸۲

مندرجہ بالا نقش کو جمعہ کے دن زعفران و گلاب سے لکھے اور آب نہر جاری سے دھو کر نہار منہ کسی میٹھی چیز میں ملا کر سات جمعہ تک استعمال

کے سے محبت پیدا ہو گی۔

نقش مقطعات

حفاظت مکان، تحفظ اشیا

۷	۱۱۱۹	۱۱۲۶	۱۱۳۲	۱
۱۱۲۷	۱۱۲۸	۲	۸	۱۱۲۰
۳	۹	۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۴
۱۱۱۷	۱۱۲۲	۱۱۳۰	۴	۱۰
۱۱۳۱	۵	۶	۱۱۱۸	۱۱۲۵

مخمس کہیعص

ص ۹۰	ع ۷۰	ی ۱۰	ہ ۵	ک ۲۰
ی ۱۰	ہ ۵	ک ۲۰	ص ۹۰	ع ۷۰
ک ۲۰	ص ۹۰	ع ۷۰	ی ۱۰	ہ ۵
ع ۷۰	ی ۱۰	ہ ۵	ک ۲۰	ص ۹۰
ہ ۵	ک ۲۰	ص ۹۰	ع ۷۰	ی ۱۰

مندرجہ بالا نقش مخمس کہیعص مضطرب الحال کے لئے اکسیر ہے۔

اس کا طریقہ استعمال یہ ہے کہ (195) مرتبہ روزانہ چالیس یوم تک اس اسم کو پڑھے اور یہ نقش ساعت سعد میں لکھ کر پاس رکھے ان شاء اللہ مقصود حاصل ہو گا۔

نقش خنعنق

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٦١	١٠١	٨	٣٦	٢١
٣٧	٦٠	٩٢	١٠٢	١٠
١٠٣	١١	٣٩	٢٩	٥٩
٢٩	٥٩	٩٩	١٢	٣٩

مندرجہ بالا نقش دشمن کی زبان بندی کے لئے بہت مفید ہے۔ اس نقش کو سرخ رنگ کے باریک کاغذ پر لکھیں اور تعویذ بنا کر تالے میں رکھیں اور تالا بند کر کے کسی تاریک کنویں میں ڈال دیں۔ چند دن نہیں گزریں گے کہ دشمن کے منہ پر تالا لگ جائے گا۔

مخمس نقش پر کرنے کے اور آسان طریقے

مندرجہ ذیل قواعد کے ساتھ بھی اس نقش کو پر کیا جا سکتا ہے۔

1۔ اعداد مطلوبہ سے (41) عدد کم کر دیں باقی کو (4) پر تقسیم کر دیں۔ حاصل تقسیم کو چھٹے خانہ میں رکھیں اور مقررہ چال سے نقش پر کریں

2۔ اعداد مطلوبہ سے (32) عدد کم کر دیں باقی کو تین پر تقسیم کریں۔ حاصل تقسیم کو خانہ نمبر (11) میں رکھ کر نقش پر کر لیں۔

3۔ اعداد مطلوبہ سے (33) عدد کم کر کے باقی کو دو پر تقسیم کر

لیں۔ حاصل تقسیم کر خانہ نمبر (16) میں رکھیں اور مقررہ چال سے نقش پر کر لیں۔

عمل طٰہٰ

ان حروف کے عدد چودہ ہیں اور یہ سولھویں پارے کی سورۃ طٰہٰ کے شروع میں ہیں اور ان حروف سے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے اور یہ دونوں حرف لفظ طاہر کا مخفف ہیں جس کے معنی پاک کے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو لفظ طاہر اور پاک سے مخاطب کیا ہے اور اس لفظ طاہر میں دونوں قسم کی پاکیزیاں مقصود ہیں یعنی جسمانی اور روحانی جسمانی پاکیزگی سے مراد بدن کی پاکیزگی ہے۔ لباس کی پاکیزگی ہے، غذا کی پاکیزگی ہے، پینے کی چیزوں کی پاکیزگی ہے۔ روحانی پاکیزگی سے مراد خیالات کی پاکیزگی ہے نیت کی پاکیزگی ہے۔ ارادے کی پاکیزگی ہے اور تمام اعمال کی پاکیزگی ہے یعنی ہر کردار کی پاکیزگی ہے۔ ان حروف کا عمل صرف ص کے ملانے سے پورا ہو گا۔ یعنی چودہ عدد ط اور ہ کے (90) عدد ص کے ہیں یہ عمل عورتیں اس زمانے میں بھی پڑھ سکتی ہیں جبکہ وہ پاک نہ ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ عمل پڑھنے سے پہلے روزانہ غسل کر لیا کریں۔ اس عمل کا چلہ ایک سو چار دن میں پورا ہو گا۔ اور سورج چھپنے کے وقت یعنی غروب آفتاب کے وقت قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر روزانہ ایک سو چار (104) دفعہ طا، ھا، صاد پڑھا جائے گا۔ ایک سو

چار دن پورے ہو جانے کے بعد روزانہ صرف پانچ بار پڑھا جائے گا۔ دائیں طرف صرف ایک بار، بائیں طرف ایک بار نیچے دیکھ کر ایک بار، اوپر دیکھ کر ایک بار سامنے دیکھ کر ایک بار طا، ھا، صاد پڑھا جائے گا۔

چھوٹے بچے بھی یہ عمل کر سکتے ہیں۔ اس عمل کی تاثیر سے ہر ایک کے دل میں اپنے جسم کی صفائی، اپنے لباس کی صفائی، اپنے مکان کی صفائی اور اپنے خیالات کی صفائی کا اثر پیدا ہو جائے گا۔ مکتبوں اور سکولوں میں پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیاں بھی اس کا چلہ پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی ایک سو چار دن تک جماعت بندی کے استاد یا استانیاں ان سے یہ عمل ایک سو چار مرتبہ پڑھوایا کریں مگر سورج چھپنے کے وقت کی شرط بچوں کے لئے ضروری نہیں ہے۔ ان کے واسطے ہر وقت یہ عمل کرنے کی اجازت ہے۔ مناسب یہ ہے کہ جب بچے مکتب یا اسکول میں سے آئیں تو استاد اور استانیاں ان کو جمع کر کے صف بندی کریں اور سب بچے مل کر ایک سو چار مرتبہ طا، ھا، صاد۔ پڑھیں اور استاد اور استانیاں گنتے جائیں بچوں کے گننے کی ضرورت نہیں ہے اور جب ایک سو چار دن پورے ہو جائے تو صرف پانچ مرتبہ روزانہ استاد اور استانیاں یہ عمل پڑھوایا کریں گے۔ مذکورہ طریقے سے یعنی بچوں کی صف بندی کرا کر کہیں گے دیکھو دائیں طرف اور سنبھال سنبھال کر الگ الگ پڑھو طا، ھا، صاد پھر بائیں طرف دیکھو اور پڑھو طا، ھا، صاد پھر زمین کی طرف دیکھو اور پڑھو طا، ھا، صاد پھر آسمان کی طرف دیکھو اور پڑھو طا، ھا، صاد پھر اپنے سامنے کی طرف دیکھو اور پڑھو طا، ھا، صاد

طٰہٰ

در نظیم فی خواص القرآن العظیم میں علامہ ابن اسعد شافعیؒ نے طٰہٰ کے عجیب و غریب خواص تحریر کئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ سونے کی تختی پر طٰہٰ کو شرف آفتاب کے وقت اس طرح کندہ کرائے۔

طا	طا	طا	طا	طا	طا	طا	طا
ھا	ھا	ھا	ھا	ھا	ھا	ھا	ھا

یہ نقش دفع سحر، دفع آسیب، دشمنوں سے تحفظ، محبت و تسخیر اور فتوحات غیبی کے لئے اکسیر ہے۔

دیگر:

طٰہٰ سے الحسنٰی تک مشک و زعفران، کافور اور گلاب سے چینی کی پلیٹ پر لکھے اور خوشبو دار تیل سے پلیٹ کے حروف صاف کر کے وہ تیل ایک شیشی میں بھر لے۔ اس میں تھوڑا سا عنبر بھی ملا لے۔ جب حاکم کے سامنے جائے تو تھوڑا سا تیل چہرے پر مل کر جائے۔ حاکم محبت سے پیش آئے گا۔

خواص طٰہٰ میں صاحب حرز الامان نے درالنظیم میں نقل کیا ہے کہ جو کوئی طٰہٰ کو سونے کی تختی پر کندہ کرائے گا ططططططط ھے ھے ھے ھے ھے اور اس تختی کو اپنے پاس رکھے دشمنوں اور حاکموں پر غالب ہو گا اور جن و انس اس کے مطیع ہوں گے اور جس کے سر میں درد ہو وہ باندھے

تو درد دور ہو گا۔

﴿ایضاً﴾

طٰہٰ سے الحسنیٰ تک مشک و زعفران و کافور و گلاب سے چینی کی رکابی پر لکھے اور روغن خوشبو دار سے دھو کر ایک شیشے میں رکھ لے اور تھوڑا عنبر ملا دے۔ جس حاکم کے پاس سامنے جائے تھوڑا روغن منہ پر لگائے۔ جس کی نظر اس پر پڑے گی وہ عزت کرے گا اور اس مطیع ہو جائے گا اور جو کوئی طٰہٰ کو ہرن کی جھلی پر لکھے اسباب تجارت میں رکھے تو برکت بے اندازہ ہو گی اور جو کوئی سوتے وقت اپنے تکیہ میں رکھے خواب پریشان نہ دیکھے گا اور حضرت محمد ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو گا یہ بڑی عظمت اور شان والی چیز ہے۔ اس کی قدر و منزلت واجب ہے اس سے بڑے بڑے عجائبات اور غرائبات مشاہدہ ہوتے ہیں۔

خواص طٰسٓمٓ

جو کوئی طٰسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ اس کی جمیع مشکلات آسان ہو نگی اس کا اور رزق وسیع ہو گا اور مال تجارت میں بہت نفع ہو گا۔ جو کوئی طٰسم کو عقیق پر کندہ کرا کے پہنے حکام اس کی عزت کریں اور خلائق کے دلوں میں اس کی ہیبت بڑھے اور جو کوئی مشک و زعفران سے چینی کی رکابی پر لکھ کر دھو کر اس کو پیئے اس کا دل خباثت سے پاک ہو گا۔ مظہر انوار الٰہی ہو گا جو کوئی اس لکھے اور غلام اور لونڈی یا جانور سواری کو

آب باران سے دھو کر پلائے وہ اس کا مطیع ہو جائے گا۔ جس مہینے میں چودہ تاریخ شب جمعہ کو یہ طٰسم المبین ہرن کی جھلی پر عشا کی نماز کے بعد مشک و زعفران اور گلاب سے لکھے نرکل میں رکھے۔ منہ اس کا موم سے بند کرے اور دائیں بازو پر باندھے۔ خلائق کے قلوب میں اس کی ہیبت ہو گی اور فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا۔ مالدار ہو جائے گا۔ اگر مسحور کے گلے میں ڈالے تو سحر دور ہو جائے گا۔

عمل طٰسٓمٓ

یہ حروف انیسویں پارے کی سورۃ شعراء کے شروع میں ہیں۔ اور بیسویں پارے کی سورۃ قصص کے شروع میں بھی ہیں۔ ان کے عدد ایک سو نو (109) ہیں اور ان کا چلہ بارہ دن کا ہے۔ روزانہ ایک ہزار بار سورج نکلنے کی سمت بیٹھ کر پڑھا جائے اور جب چلہ پورا ہو جائے گا تو روزانہ بیدار ہوتے ہی بستر پر لیٹے لیٹے ہی پندرہ دفعہ پڑھا جائے۔ دائیں ہاتھ کی انگلیوں اور انگوٹھے کے جوڑوں پر انگوٹھا رکھ کر شمار کیا جائے گا۔ بارہ تک انگوٹھے سے شمار ہو گا اور تیرہ، چودہ، پندرہ کا شمار کلمے کی انگلی سے کیا جائے گا۔ اس طرح کہ تیرھویں دفعہ کلمے کی انگلی انگوٹھے کی جڑ پر رکھا جائے اور چودھویں دفعہ انگوٹھے کے درمیانی جوڑ پر رکھی جائے اور پندرھویں بار انگوٹھے کے سر پر انگلی رکھی جائے۔ اس عمل کی تاثیر دشمن کو مغلوب کر دیتی ہے۔ ان کے دل مسخر ہو جاتے ہیں۔ ان کے برے ارادے فنا ہو جاتے

[illegible] (109) [illegible]

یہ عمل پڑھتے اور سامنے آگ [illegible] ایک دفعہ طاسین میم پڑھ کر ایک آزو آگ میں ڈال دے پھر دوسری دفعہ پڑھ کر دوسرا آزو آگ میں ڈال دے یہاں تک کہ جب سب آزو آگ میں ڈال چکے تو آخر میں ان دشمنوں کا یا ایک دشمن ہو تو فقط اس کا نام لے کر کہے دشمنی ختم ہوئی اور جس کے دشمن کے لئے عمل پڑھا گیا ہو اس کا نام لے کر کہے کہ فلاں کے دشمن یا فلاں کا دشمن مغلوب ہوا یا مغلوب ہوئے یا وہ مقہور ہوا یا مقہور ہوئے اور ان کی یا ان کی دشمنی ختم ہو گئی اور اس کی یا ان کی دشمنی کے دروازے بند ہو گئے۔

یہ عمل نوراتے تک پڑھا جائے گا۔ بلا کی دشمن اور زبان بندی دشمن کے لئے بہت پر تاثیر ہے۔ نوذن سے لے کر نوے (90) دن کے اندر اندر اس عمل کا اثر ظاہر ہو جائے گا۔

طسٓمٓ

(تسخیر خلائق کا ایک مؤثر عمل)

طسٓمٓ کو اگر عقیق پر کندہ کرا کر پہنا جائے تو تسخیر خلائق حاصل ہو۔ ہر شخص اس کے ساتھ عزت و توقیر سے پیش آئے۔

۷۸۶

۳۷	۳۲	۳۰
۳۹	۳۶	۳۴
۳۳	۴۱	۳۵

طسٓمٓ کا یہ نقش دفع سحر اور تسخیر محبوب کے لئے لاجواب نقش ہے۔ گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔

عمل طسٓ

یہ حروف اٹھارہویں پارے کی سورۂ نمل کے شروع میں ہیں۔ ان کے عدد انہتر (69) ہیں اور یہ سفر کی کامیابی کے لئے بہت مفید ہیں۔ اگر کوئی عامل خود کہیں کا سفر کرنا چاہے یا اس کے گھر والے سفر کرنا چاہیں تو اس عمل کی تاثیر سے سفر کرنے والا ہر قسم کے خطروں اور حادثوں اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور خدا اس کے سفر کے سب مقاصد پورے کر دے گا لیکن شرط یہ ہے کہ ہر مقصد کے لئے الگ الگ عمل خوانی ہو گی۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز کے وقت سورج طلوع ہونے کے رخ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائے اور گیارہ ہزار مرتبہ طاسین پڑھے اور بارہ دن تک یہ چلہ کرے۔ جب چلہ پورا ہو جائے اور کسی کے لئے یہ عمل پڑھنا ہو تو بارہ دن تک روزانہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہوتے وقت انبتر (69) بار پڑھے۔ خدا نے چاہا تو سب مقاصد پورے ہوں گے۔

طٰسٓ

(تسخیر محبوب اور دفع سحر کا ایک نادر عمل)

طٰسٓ سے المبین تک اگر گلاب وزعفران سے لکھ کر سحر زدہ کو پلائیں تو شفا حاصل ہو اور اگر کسی پاگل کو چند روز پلائے تو وہ صحیح ہو جائے گا۔

۷۸۶

۲۴	۱۹	۲۶
۲۵	۲۳	۲۱
۲۰	۲۷	۲۲

طٰسٓ کا یہ نقش بچہ کے رونے اور ضد کرنے میں نہایت کار آمد ہے۔ دفع سحر کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ یہ نقش شادی کے خواہاں مرد یا عورت کے گلے میں ڈالیں تو کامیابی ہو۔ سبز کپڑے میں لپیٹ کر گلے یا بازو پر

[illegible] کوئی طٰسٓ کو المبین تک لکھے اور اپنے پاس رکھے۔ اپنے [illegible] ہمیشہ غالب رہے اور فقر و فاقہ سے بچا رہے اور اگر مسحور و مجبور [illegible] پڑھے مسحور شفا پائے اور محبوس خلاصی پائے اگر کوئی شخص مجنون ہو اس کو ہر روز گھول کر پلا دیا جائے تو اچھا ہو جائے گا اگر قرضدار [illegible] کر اپنے پاس رکھے قرض ادا ہو گا۔ اگر کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو [illegible] کر اس کے گلے میں ڈالے اسکی شادی ہو جائے گی اور شوہر زوجہ [illegible] رہے گا۔ اگر کسی کی دوکان پر سودا کم بکتا ہو تو دوکان کے دروازے پر [illegible] کر لگا دے خریدار غیب سے آئیں گے۔ منفعت خوب ہو گی۔ جس لڑکے کے گلے میں ڈالے خواب میں نہ ڈرے گا۔ اگر بہت روتا ہو نہ روئے گا۔

عمل یٰسٓ

بائیسواں پارہ سورۃ یٰسٓ کا شروع، اس کے عدد ستر (70) ہیں اور یہ سورۃ مسلمانوں میں بہت زیادہ مشہور ہے کیونکہ بہت سے عامل اس سورۃ کے پیچھے کرتے ہیں اور عمل پڑھتے ہیں اور مرتے وقت بھی یہ سورۃ مرنے والے کو سنائی جاتی ہے۔ اس لئے جو لوگ مرنے سے ڈرتے ہیں وہ یہ سورت نہ پڑھتے اور اس سورۃ کے نام لینے سے بھی بہت وہم کرتے ہیں۔ چنانچہ [illegible] کے قلعے میں آخری زمانے کے شاہی خاندان والے سورۃ یٰسین کا نام نہیں لیتے تھے [illegible] کو تناتوین کہتے تھے یعنی نام نہ لینے کے قابل سورت۔ مرتے وقت یہ سورت اس لئے سنائی جاتی ہے کہ اس سورت کی تاثیرات مشکلات

کی آسانی کے لئے بے حد کارگر ہیں۔ لہٰذا اس کو مرتے وقت سنایا جاتا ہے کہ مرنے والے کو مرنا آسان ہو جائے اور سکرات موت کی مشکل باقی نہ رہے۔ ورنہ یہ سورت ڈرنے کے قابل نہیں ہے اور اس کی تاثیر موت کا باعث بھی نہیں ہوتی بلکہ بہت سے قریب المرگ لوگوں کو جب یہ سورۃ سنائی جاتی ہے تو وہ موت سے بچ جاتے ہیں اور خاندان کو زندگی عطا فرمادیتا ہے۔ سورۃ یٰسین میں لفظ مُبِین سات جگہ آیا ہے اور ہر مُبِین میں خاص تاثیر ہے۔ اس کے عمل کا طریقہ یہ ہے کہ ستر دن تک رات کو سونے سے پہلے ستر بار یاسین مُبِین دو لفظ پڑھے جائیں اور جب ستر دن پورے ہو جائیں تو دنیا کی ہر مشکل کے لئے عامل ستر بار یاسین مُبِین پڑھے اور خدا سے مشکل دل ہو جانے کی دعا مانگے۔

پانچ خانوں کا تعویذ

جن بیماریوں کی تندرستی مشکل معلوم ہوتی ہو یا مقدمات کی مشکل پیش آئے تو عامل پانچ خانوں کا تعویذ لکھ کر دے دے۔ یہ تعویذ سبز کپڑے میں سی کر سیدھے ہاتھ کے بازو پر باندھا جائے گا اور تعویذ اس طرح لکھا جائے گا۔

یٰسِیْن مُبِیْن	
یٰسِیْن مُبِیْن	یٰسِیْن مُبِیْن
یٰسِیْن مُبِیْن	یٰسِیْن مُبِیْن

سورۃ یٰسین کے عملیات کے بے شمار طریقے ہیں۔ مگر یہاں صرف ایک ہی طریقہ لکھا گیا ہے۔ یٰسِیْن مُبِیْن کا چلہ جن عاملوں نے کر لیا ہو گا وہ جس مشکل کی آسانی کے لئے ستر بار یہ عمل پڑھیں گے اور جس مشکل کی آسانی کے لئے دعا مانگیں گے وہ مشکل ضرور آسان ہو جائے گی۔ اسی طرح جس مشکل کے لئے یہ تعویذ باندھا جائے گا۔ اس میں بھی اثر ہو گا۔

عمل خدا کا پنجہ

یہ عمل بھی چالیس دن پڑھا جائے گا۔ روزانہ سورج کے طلوع کے وقت احرام باندھ کر اور سورج کی طرف رخ کر کے بیٹھے اور آنکھیں بند کر کے ایک ہزار بار یہ عمل پڑھے یَدُ اللّٰہِ یٰسٓ اور جب ایک ہزار کی تعداد ہو جائے تو دوبارہ شروع کرے اور سورج کی طرف پشت کر کے بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھ ایک بار ملے۔ اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں آپس میں رگڑی جائیں اور اس کی تعداد پوری ہو جانے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر مل لے۔ اس طرح چالیس دن کا چلہ پورا کرنا ہو گا۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ البتہ چالیس دن میں ایک دن بھی ناغہ نہ ہونا چاہئے۔

علاج کا طریقہ

یَدُ اللّٰہِ یٰسٓ کا عامل کسی کا علاج کرنا چاہے تو ایک دن یا پانچ دن یا نو دن یا بارہ دن عمل کرے۔

عمل کے وقت بیمار کا چہرہ مشرق کی طرف ہو اور عامل کا چہرہ مغرب کی طرف ہو اور عامل عمل کے وقت احرام باندھے ہوئے ہو۔ پہلے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بارہ دفعہ یَدُ اللّٰہِ یٰسٓ پڑھے اور پھر اپنے دونوں ہاتھ بارہ دفعہ ملا کر رگڑے اور مریض کے سر پر ایک دفعہ دونوں ہاتھ مس کرے یعنی مل دے۔ اس کے بعد پھر دونوں ہاتھ بارہ دفعہ رگڑ کر مریض کے دل پر مس کرے۔ یعنی ملے اس کے بعد پھر ہاتھ رگڑ کر مریض کی دونوں ہتھیلیوں پر مس کرے۔ پھر بارہ دفعہ دونوں ہاتھ رگڑے اور مریض کے دونوں پاؤں کے تلووں پر مس کرے۔ پھر مریض کے پاؤں کی طرف کھڑا ہو کر اپنے دونوں ہاتھ ملا کر کہے "بیماری دور ہوئی یَدُ اللّٰہِ یٰسٓ کی برکت سے اور تندرستی واپس آ گئی۔" بیمار پہلے ہی دن اچھا ہو جائے گا ورنہ پانچ یا نو یا بارہ دن تک یہ عمل کرنا چاہیے۔

یَدُ اللّٰہِ یٰسٓ کا عامل اگر اپنے دونوں ہاتھ تین دفعہ اچھی طرح دھو کر اور پاک کر کے بارہ دفعہ دل ہی دل میں یَدُ اللّٰہِ یٰسٓ پڑھے اور ہاتھوں کو رگڑے اور پھر دونوں ہاتھ پانی سے بھرے ہوئے برتن میں کچھ دیر ڈبوئے رکھے تو وہ پانی جس بیمار کو پلایا جائے گا اس کی صحت اچھی ہو جائے گی۔

سلبِ امراض

یَدُ اللّٰہِ یٰسٓ ایسا پر تاثیر عمل ہے کہ اس کا عامل ہر مرض کے بیمار کی بیماری اس عمل کے ذریعے سلب کر سکتا ہے۔ عاملین یَدُ اللّٰہِ یٰسٓ کے عمل میں

بڑی بڑی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ جس کے عجائب و غرائب عقل میں بھی نہیں آ سکتے۔ جنہوں نے یَدُ اللّٰہ یٰسٓ کے عمل کی تکمیل کر لی ہو تو ان کے ہاتھوں میں غیر معمولی طاقتیں پیدا ہو جائیں گی۔ وہ جس مریض کو تندرست کرنے کی نیت سے ہاتھ لگائیں گے وہ بیمار فوراً تندرست ہو جائے گا یا جلدی اس کی تندرستی بحال ہو جائے گی یا اگر وہ تین دفعہ اپنے ہاتھ پاک صاف کرنے کے بعد پانی میں ہاتھ ڈال کر کسی کو دیں گے تو وہ پانی ہر قسم کی بیماریوں کو دور کر دے گا۔

یہاں تک کہ خود عامل یا اس کے متعلقین کسی بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو ان کو بھی اس عمل کے پانی سے فائدہ ہو گا۔

مگر یہ تاثیر اس وقت تک ترقی کرتی رہے گی جب تک عامل اپنی روح کی جوہر کی ہر قسم کے ناجائز خرچ سے حفاظت کرتے رہیں گے ورنہ تاثیرات گم ہو جائے گی یا کم ہو جائے گی۔

یٰسٓ

یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ۔ گلاب و زعفران سے اس طرح پانچ دفعہ لکھ کر روزانہ پینے سے حافظہ قوی ہوتا ہے۔ نورِ معرفت حاصل ہو اور عزیز خلائق ہو۔ بات چیت میں غالب رہے۔ رنج و غم دور ہو اور مال میں خیر و برکت ہو۔

خواص سورۃ یٰسٓ

جو کوئی یٰسٓ الحکیم تک لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ عزیز خلائق ہو گا اور سب لوگ اس کا احترام کریں گے اور اس کے مال میں بہت برکت ہو گی اور دشمن اس سرنگوں رہے گا اور سب مشکلیں اس کی آسان ہو نگی۔ اگر مریض کے گلے میں ڈالا جائے تو وہ شفایاب ہو جائے گا۔ اگر کسی غم والم میں مبتلا ہے، خدائے تعالیٰ اسے غم والم سے نجات دے گا اور جو کوئی اس طرح سے لکھے یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ اور صبح کو نہار منہ گھول کر پئے، حافظہ زیادہ ہو جائے اور قلب خیانت سے پاک اور نور معرفت سے باطن روشن ہو جائے گا۔

عمل صٓ

اس کا عدد نوے (90) ہے۔ یہ تیئسویں پارے کی سورۃ صاد کا شروع ہے اور یہ تختی پر لکھا ہوا ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ سے مل سکتا ہے کیونکہ اس کے عمل کیلئے اس کا تصور بھی ضروری ہے۔ جو لوگ اس کا چلہ ادا کرنا چاہیں وہ نوے (90) دن تک تختی پر اس حروف کو دیکھتے رہیں اور دل ہی دل میں نوے بار صاد صاد پڑھا کریں۔ جب چلہ پورا ہو جائے تو یہ عمل رد سحر جن بھوت آسیب اتارنے کے کام میں لایا جائے۔ اس طرح کہ تولہ بھر سرسوں کا تیل ایک برتن میں سامنے رکھا جائے اور عامل اس تیل کو دیکھ کر حرف ضاد خیال ہی خیال میں تیل کی سطح پر

لکھا جائے۔ پھر نوے (90) بار صاد صاد پڑھ کر تیل پر دم کرے اور اس تیل کا ایک ایک قطرہ مریض کے کانوں میں ڈال دے مگر ایک بوند سے زیادہ نہ ڈالے اور باقی تیل دماغ کے تالو اور ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں پر اور پشت پر گردن سے لے کر تھوڑی تک ریڑھ کی ہڈیوں پر مالش کرائے۔ خدا نے چاہا تو ہر قسم کے جادو کا اثر دور ہو جائے گا اور ہر طرح کا آسیب بھی دور ہو جائے گا۔

صٓ

ص ص ص ص ص ص ص

اس نقش کو پاس رکھنے سے تحفظ و سلامتی حاصل ہو۔ جن اور آسیب سے حفاظتی رہے۔ عورت کے گلے میں ڈالنے سے سعادت مند اولاد پیدا ہو۔ روزگار میں برکت پیدا ہو۔

خواص صٓ

جو کوئی صٓ والقران ذی الذکر بل الذین کفروافی عزۃ وشقاق تک لکھے اور اپنے پاس رکھے، سب مشکلیں آسان ہوں۔ اگر روزی سے تنگ ہے، مال سے مالا مال ہو۔ جس چیز کی آرزو میں ہو وہ بر آئے گی۔ لڑکا نیک بخت پیدا ہو گا۔ اگر سفر میں جائے تو سلامتی سے اپنے گھر میں آئے گا۔ چوروں اور ٹھگوں سے محفوظ رہے گا۔ آگ اور پانی سے سفر اور حضر میں

فرزند نہ پہنچے۔ بھوت پریت کا اس کے پاس گزر نہ ہو۔ جس عورت کے پاس
لڑکا نہ پیدا ہوتا ہو اس کو حمل رہے اور بفضلہٖ تعالیٰ فرزند صالح پیدا ہو۔ جو
کوئی لڑکا خواب میں ڈرتا ہو اس کے گلے میں ڈالے، کم روئے مگر اس طرح
پر لکھے صٓ صٓ صٓ صٓ۔

عمل حٰمٓ

یہ حروف قرآن میں کئی جگہ آئے ہیں مگر پہلی بار چوبیسویں پارے
کی سورۃ مومن کے شروع ہیں۔ ان کے اعداد اڑتالیس (48) ہیں اور ان کی
تاثیرات بے شمار ہیں اور ان کے عمل کے لئے لکھی ہوئی تختی کا تصور بھی
ضروری ہے۔ تختی ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ سے
ہدیۃً مل سکتی ہے۔

جب کوئی مرد عورت یا عامل ان حروف کا عمل کرنا چاہے تو
اڑتالیس (48) دن تک تختی پر لکھے ہوئے حروف کو دیکھتا رہے اور دل ہی
دل میں حامیٓم ایک ہزار بار پڑھا کرے۔ زبان سے نہ پڑھے دل ہی دل میں
پڑھے۔ جب اڑتالیس دن کا چلہ پورا ہو جائے تو دوبارہ اڑتالیس دن تک تختی
دیکھے بغیر زبان سے پانچ سو بار حامیٓم پڑھے ایک سو بار دائیں طرف
گردن موڑ کر اور ایک سو بار بائیں طرف گردن موڑ کر اور ایک سو بار
زمین کی طرف دیکھ کر اور ایک سو بار آسمان کی طرف دیکھ کر اور ایک
سو بار اپنے سامنے طرف جہاں تک نظر جائے دیکھ کر پڑھے اور جب

اڑتالیس دن کا یہ چلہ بھی ختم ہو جائے تو تیسرا چلہ کرے۔ اس کا طریقہ یہ
ہے کہ صبح کے وقت سورج نکلنے کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے اور
اڑتالیس بار حامیٓم دل ہی دل میں پڑھے مگر آنکھیں بند رکھے۔ اس طرح
یہ عمل اڑتالیس دن تک کرے۔ اس کے بعد جس شخص لئے پانچ خانوں والا
تعویذ لکھ دیا کرے گا اس شخص کی مراد پوری ہو گی یا جس شخص کے لئے
اڑتالیس دفعہ پڑھ کر دعا مانگے۔ وہ قبول ہو گی۔ تعویذ اس طرح لکھا جائے
گا۔

<table>
<tr><td colspan="2">حٰمٓ</td></tr>
<tr><td>حٰمٓ</td><td>حٰمٓ</td></tr>
<tr><td>حٰمٓ</td><td>حٰمٓ</td></tr>
</table>

اگر کسی قبر کے مدفون کا حال معلوم کرنا ہو تو جس نے حامیٓم
کے تینوں چلے کئے ہوئے ہوں اس سے صاحبِ قبر کا حال معلوم کرا سکتے ہیں۔
عامل کو چاہیے کہ قبر کے دائیں طرف قبلے کی طرف پشت کر کے آنکھیں
بند کر کے قبر کے قریب بیٹھ جائے اور دل ہی دل میں اڑتالیس بار حامیٓم پڑھے
اور پھر یہ تصور کرے کہ وہ قبر کے مدفون کو دیکھ رہا ہے اڑتالیس بار
حامیٓم پڑھنے کے بعد قبر کا مدفون عالم تصور میں عامل کے سامنے آ جائے
گا اور اس کی سب باتیں عامل کو معلوم ہو جائیں گی۔ اس طرح کسی مقام
پر دفینہ ہونے کا شبہ ہو تو وہاں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے اڑتالیس بار دل ہی

دل میں حامیم پڑھے پھر یہ تصور کرے کہ وہ زمین کے اندر کی حالت دیکھ رہا ہے۔ اگر کوئی دفینہ وہاں ہوگا تو عامل کو نظر آجائے گا۔

حٰمٓ

حٰمٓ قرآن کریم کی سات سورتوں کے شروع میں نازل ہوا ہے۔ حق تعالیٰ نے اس عدد یعنی سات عدد کو خاص اہمیت بخشی ہے۔ مثلاً سات آسمان، سات سیارے، سات طبقات، ہفتے کے سات دن، کلمہ طیبہ کے سات لفظ۔ (1) لَآ (2) اِلٰہَ (3) اِلَّا (4) اللّٰہُ (5) محمّد (6) رَسُول (7) اللّٰہ

حٰمٓ اور سات سورتیں

حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ (سورۃ مومن پ ۲۴)

حٰمٓ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (سورۃ حٰمٓ السجدہ پ ۲۴)

حٰمٓ عٓسٓقٓ (سورۃ الشوریٰ پ ۲۵)

حٰمٓ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ (سورۃ زخرف پ ۲۵)

حٰمٓ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ (سورۃ الدخان پ ۲۵)

حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ (سورۃ الجاثیہ پ ۲۵)

حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ (سورۃ الاحقاف پ ۲۶)

دوزخ سے نجات کا ذریعہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ "اعمالِ قرآنی" میں لکھتے ہیں: جو شخص ان ساتوں حٰمٓ کو معہ مندرجہ بالا آیات پڑھے گا اس پر دوزخ کے تمام دروازے بند ہو جائے گے۔ مندرجہ بالا آیات کے اعداد ۸۸۵۳ ہیں، جن کا نقش مندرجہ ذیل ہے۔

۷۸۶

۲۹۵۲	۲۹۴۶	۲۹۵۴
۲۹۵۳	۲۹۵۱	۲۹۴۸
۲۹۴۷	۲۹۵۵	۲۹۵۰

ساتوں حٰمٓ مع آیات مذکورہ بالا کا یہ نقش محبت و تسخیر، آسیب وسحر اور شفاء امراض میں نہایت کارآمد ہے۔ گلاب وزعفران سے لکھ کر سبز کپڑے میں سی کر سیدھے بازو پر باندھ لیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمٓعسق	حٓ مٓ	حمٓ	حٓ مٓ	حمٓ	حمٓ	حمٓ
حمٓ	حمٓعسق	حٓ مٓ	حمٓ	حٓ مٓ	حمٓ	حمٓ
حمٓ	حمٓ	حمٓعسق	حٓ مٓ	حمٓ	حٓ مٓ	حمٓ
حمٓ	حمٓ	حمٓ	حمٓعسق	حٓ مٓ	حمٓ	حٓ مٓ
حٓ مٓ	حمٓ	حمٓ	حمٓ	حمٓعسق	حٓ مٓ	حمٓ

حٰ مٓ	حٰمٓعٓسٓقٓ	حٰمٓ	حٰمٓ	عٓسٓقٓ	حٰ مٓ	حٰمٓ
حٰمٓعٓسٓقٓ	حٰمٓ	حٰمٓ	عٓسٓقٓ	حٰ مٓ	حٰمٓ	حٰ مٓ

یہ نقش معظم، تسخیر عام و خاص کے لئے اکسیر ہے۔ حل مشکلات، مقدمہ، شفا امراض، آسیب و سحر اور حب کے لئے نہایت مفید ہے۔ کاروباری رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اور ترقی کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس کو پہن کر حاکم کے روبرو جانے سے اس کے شر سے محفوظ رہے۔ بلکہ اس کی نظر میں اس کی قدر و منزلت بڑھے۔

خواص حٰمٓ عٓسٓقٓ

جو کوئی حٰمٓ ۔ کو ہرن کی جھلی پر لکھے اور اسے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ دشمنوں کے فریب دھوکے سے بچا رہے گا۔ جو کوئی اول آخر گیارہ مرتبہ درود اور حٰمٓ کو الیہ تک ستر ہزار بار جلسہ واحد میں پڑھے گا سب مشکلیں آسان ہو جائیں گی۔ اگر تاجر ہے تو اس کی تجارت میں برکت ہو گی اور جو بیروزگار ہے تو روزگار اچھا ملے گا اور اگر بیمار کے واسطے پڑھے تو بیمار شفا پائے گا۔ اگر کوئی شخص حاکم سے ڈرتا ہو تو حٰمٓ عٓسٓقٓ لاحول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم پڑھا کرے۔ اس کے قہر سے محفوظ رہے گا۔ جو کوئی حٰمٓ عٓسٓقٓ العزیز الحکیم تک لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ جملہ آفات سے بچا رہے گا اور عزیز خلائق ہو اور نعمائے الٰہی سے سرفرازی پائے گا اور جو مشک و زعفران سے لکھ کے اپنے گلے میں ڈالے گا ہیضہ سے بچے رہے

گا اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ جس کے پاس یہ تعویذ ہو اور کسی مرض میں مبتلا ہوا ہو۔ شیطان اس پر غالب ہوا ہو یا جن نے اسے ستایا ہو یا دریا میں ڈوبا ہو یا آگ میں جل گیا ہو۔ اور جو کوئی آب باراں سے لکھ کے محلول کر کے پیا کرے گا اس کا حافظہ تیز ہو جائے گا اور جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کے گلے میں ڈال دے نکاح ہو جائے گا اور مرد صالح ملے گا۔

عمل حٰمٓعٓسٓقٓ

یہ حروف پچیسویں پارے کی سورۃ شوریٰ کے شروع میں ہیں۔ ان حروف کے اعداد دو سو اٹھتر (278) ہیں اور ان کی لکھی ہوئی تختی بھی ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ سے بذریعہ منگوا سکتے ہیں۔ ان کے عمل کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک ان حروف کو تختی پر دیکھ کر دو سو اٹھتر (278) بار دل ہی دل میں پڑھے۔ پھر دوسرا چلہ بن دیکھے آنکھیں بند کر کے دو سو اٹھتر بار پڑھنے کا کرے۔ پھر تیسرا چلہ خا منیم کی طرح کیا جائے کہ دو سو اٹھتر بار دائیں طرف اور دو سو اٹھتر بار بائیں طرف اور دو سو اٹھتر بار زمین کو دیکھ کر اور دو سو اٹھتر دفعہ آسمان کو دیکھ کر اور دو سو اٹھتر دفعہ سامنے دیکھ کر روزانہ چالیس دن تک پڑھے۔ اس کے بعد عامل اس عمل میں کامل ہو جائے گا اور جس مراد کے لئے پانچوں خانوں والا تعویذ کسی کو دے گا وہ مراد پوری ہو گی۔

حمعسق	
حمعسق	حمعسق
حمعسق	حمعسق

اور جس مراد کے لئے اس عمل کو دو سو اٹھتر بار پڑھ کر خدا سے دعا مانگے گا وہ دعا قبول ہو گی۔

عمل حٰمٓ اَلحَیُّ القَیُّوم

اس عمل کا چلہ نو دن پڑھا جائے گا۔ ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھنا پایئے۔ اس کے بعد عامل کو کمال حاصل ہو جائے گا اور بیماروں کی تندرستی کے لئے اور بچوں جوانوں اور بوڑھوں کی درازی عمر کے لئے پانچ خانوں کے نقش میں جس کو دیا جائے گا اس کو اس نقش کا فائدہ ہو گا۔ نقش اس طرح لکھا جائے گا۔

حٰمٓ اَلحَیُّ القَیُّوم	
حٰمٓ اَلحَیُّ القَیُّوم	حٰمٓ اَلحَیُّ القَیُّوم
حٰمٓ اَلحَیُّ القَیُّوم	حٰمٓ اَلحَیُّ القَیُّوم

اسی طرح کھانے پینے والی چیزوں پر دو سو ترانوے (293) بار پڑھ کر دم کیا جائے گا اور وہ کھانے پینے کی چیزیں استعمال کی جائیں گی تو تندرستی اور عمر درازی کا فائدہ حاصل ہو گا۔

عمل ق

یہ حرف پارہ چھبیس سورۃ ق کے شروع میں ہے۔ اس کے عدد سو ہیں۔ اس حروف کی تختی بھی ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ سے ملے گی۔ اس کا چلہ سو دن کا ہے۔ پہلے چلے میں تختی کو دیکھ کر دل ہی دل میں سو بار حرف قاف پڑھا جائے گا۔ دوسرے چلے میں بن دیکھے سو بار زبان سے پڑھا جائے گا اور تیسرے چلے میں پانچوں سمت یعنی دائیں طرف، نیچے، بائیں طرف اوپر اور سامنے دیکھ کر سو سو بار پڑھا جائے گا۔ پھر اس کا عامل کامل ہو جائے گا اور جس مراد کے لئے پانچ خانوں کے نقش میں لکھ کر دے گا وہ مراد پوری ہو گی یا جس مراد کے لئے سو (100) دفعہ پڑھ کر دعا مانگے گا۔ وہ دعا قبول ہو گی۔ تعویذ اس طرح لکھا جائے گا۔

ق	
ق	ق
ق	ق

خواص ق

جو کوئی والقرآن المجید لکھ کر اپنے پاس رکھے، خوش و خرم رہے اور اگر قرضہ دار ہو قرضہ ادا ہو جائے۔ مال کثیر ہاتھ آئے، خلائق اس کے مطیع رہے اور حاکم وقت عطوفت سے پیش آئے گا اور جہاں ٹھگ ہوں

اور چوروں کا خوف ہو اس طرح سے پڑھ کر دستک دے ٹھگوں کے شر سے محفوظ رہے اللھم احفظ امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحق والقران المجید۔ جس مقام پر جانور، درندگان یا حشرات الارض موجود ہوں، وہاں پر اس کو ستر بار دم کر کے پانی پر دم کرے اور اس مقام پر پانی چھڑک دے۔ جانور مویشی کی ایذا دینے سے محفوظ رہے اور اگر لڑکے کے گلے میں ڈالے نظر بد سے بچا رہے۔ جس عورت کو لڑکا نہ پیدا ہوتا ہو وہ اس کا ورد کرے۔ اولاد نرینہ پیدا ہو اور اس کی برکت سے مدۃ العمر نیک وصالح رہے۔ جس شخص کی کھیتی یا باغ ہو اور پھل کم آتا ہو وہ ق سے کذالک الخروج تک زعفران و گلاب سے پارچہ کاغذ پر لکھے اور بارش کے پانی سے دھو کر کھیتی یا باغ کے درختوں کی جڑوں میں ڈالے۔ درخت شاداب ہوں گے اور پھل بہت کثرت سے نکلیں گے۔

عمل نٓ

یہ حرف انتیسویں پارے کی سورۃ قلم کے شروع میں ہے۔ اس کی تختی ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ سے ملے گی۔ اس کے عدد پچاس ہیں اور اس کے بھی تین چلے کرنے ہوں گے۔ پہلا چلہ تختی کو دیکھ کر دل ہی دل میں پچاس بار نون نون پڑھنے سے پورا ہو گا اور پچاس دن کا چلہ ہو گا۔ دوسرا چلہ بن دیکھے نون نون پچاس بار پچاس دن پڑھنے سے پورا ہو گا۔ دوسرا چلہ بن دیکھے نون نون پچاس بار پچاس دن پڑھنے سے پورا ہو گا

اور تیسرا چلہ پانچوں سمت پچاس پچاس بار پڑھنے سے پورا ہو گا۔

حرف نٓ بھی پانچ خانوں کے تعویذ میں ہر مراد کے لئے دیا جائے گا اور پچاس بار نون نون پڑھنے کے بعد جس مراد کے لئے دعا مانگی جائے گی، خدا اس کو قبول فرمائے گا۔ تعویذ اس طرح لکھا جائے گا۔

نٓ	
نٓ	نٓ
نٓ	نٓ

خواص نٓ

جو کوئی نٓ کو عظیم تک لکھے اور مجنوں کے گلے میں ڈالے، جنون دور ہو گا۔ جو دریا کا سفر کرے اور اس کے گلے میں یہ تعویذ ہو تو دریا میں ڈوبنے سے محفوظ رہے اور سلامتی سے کنارے تک پہنچے گا اور جنگل ہو تو کوئی جانور صحرائی اس کو ایذا نہ پہنچائے گا۔ جو کوئی نٓ کا ورد کرے۔ دل خباثت سے پاک رہے اور صفائی باطن حاصل ہو۔ اگر اس طرح سے لکھ کر گلے میں ڈالے تو ہول دل دور ہو۔ نٓ نٓ نٓ نٓ نٓ۔

پڑھائی میں ترقی ہو

اگر کوئی بچہ یا بڑا کند ذہن ہو اور جو کچھ بھی یاد کرتا ہو اسے بھول جاتا ہو تو وہ نقش عدد زعفران سے لکھے اور ایک کو اپنے گلے میں باندھے اور

دوسرے کو پانی میں ڈال کر اس پانی کو استعمال کرے۔ اللہ کے حکم سے اس کا ذہن تیز ہو گا۔ اگر کوئی امتحان میں کامیاب ہونا چاہتا ہو تو اس نقش کو بوقت صبح سورج طلوع ہونے کے بعد سورج کے سامنے بیٹھ کر زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اسے باریک شکل میں موڑ کر اسے اپنے لکھنے والے قلم کے اندر رکھ لے اور اپنے پاس ایسا بھی قلم رکھے جو لکھتا نہ ہو۔ پھر اس سے امتحانی پرچے پر اس آیت کو لکھے اور جس کے اندر اس نقش کو رکھا ہو۔ اس کے ساتھ پرچہ تحریر کرے اللہ کے حکم سے امتحان میں غیبی امداد حاصل ہو گی۔ ایک عدد نقش کو اپنے سیدھے بازو پر بھی باندھے اور دوسرے کو پانی میں ڈال کر اس کا پانی استعمال کرے۔ اللہ کے حکم سے زبان صحیح ہو گی اور وہ الفاظ کو صحیح بیان کرے گا۔ پڑھائی میں ذہن تیز رکھنے کے لئے اس نقش کو گلاب کے عرق میں ڈال کر اس عرق کو پینا نہایت فائدہ مند ہے۔

ن

والقلم	وما	یسطرون
یسطرون	والقلم	وما
وما	یسطرون	والقلم
والقلم	وما	یسطرون

ن

باب دہم

اس باب میں حروف مقطعات کے متفرق اعمال ونقوش دیئے گئے ہیں۔تمام اعمال ونقوش تحقیقی اور مجرب ہیں اور شعبہ ہائے زندگی کے مختلف مسائل کے حل میں قوی الاثر ہیں۔

جو سحر جادو ٹونہ،شفا الامراض ،غلبہ بر دشمنان ،مقدمات میں فتح یابی،اور کاروبار میں خیر وبرکت،ترقی اور خوش حالی کے لئے آزمودہ ہیں۔

حروف مقطعات کے جملہ اعمال ونقوش سے فیض یابی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے کسی بھی طریق سے مقطعات کی زکات بااجازت ادا کریں۔جو قدرتِ کاملہ کے انمول خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

حرف مقطعات کے متفرق اعمال

نورانی اشعار کا عملِ نُور

اَلاَ وَاکْفِنِیْ یَاذَاالْجَلَالِ بِکَافِ کُنْ

بِنَصِّ حَکِیْمٍ قَاطِعِ السِّرِّ اَسْبَلَتْ

وَخَلِّصْنِیْ مِنْ کُلِّ هَوْلٍ وَشِدَّةٍ

بِنَصِّ حَکِیْمٍ قَاطِعِ السِّرِّ اَسْبَلَتْ

جو شخص روزانہ بلاناغہ چالیس یوم تک ہر روز چالیس مرتبہ مندرجہ بالا اشعار کو قبلہ بیٹھ کر پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو منور فرمائے نیک اعمال کی طرف اس کو رجوع ہو اور شیطان کو اس شخص سے دور رکھے اور اس کا رزق فراخ ہو جائے۔

دیگر

اگر کوئی فرد ان اشعار کو اس مربع کے گرد تحریر کرے یعنی ایک ایک مصرعہ چاروں طرف لکھے اور پھر اسے عود،لوبان کا بخور دے کر اپنے پاس رکھے تو وہ ہر ضرر پہنچانے والی چیز سے محفوظ رہے۔دشمنان کے شر سے محفوظ رہے اور اگر ان اشعار کا ذکر بکثرت کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے اور مرتبہ میں ترقی پیدا فرمائے گا۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ولایؤدہ	حفظھما وھو	العلی	العظیم
حفظھما وھو	العلی	العظیم	ولایؤدہ
العلی	العظیم	ولایؤدہ	حفظھما وھو
العظیم	ولایؤدہ	حفظھما وھو	العلی

مصیبت سے نجات

جو کوئی کسی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو اور شدت کی تکلیف ہو اور اس پر غموں کے اندھیرے چھائے ہوں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل شعر کو روزانہ (37) بار پڑھا کرے اور مندرجہ ذیل نقش کے چاروں طرف یہ شعر تحریر کر کے نقش کو لوبان کا بخور دے کر اپنے پاس رکھے۔ تو بہت جلد مصیبتوں پریشانیوں اور غموں سے نجات پائے اور اللہ تعالیٰ اسے خوشیوں سے ہمکنار فرمائے۔

وَخَلِّصْنِیْ مِنْ کُلِّ هَوْلٍ وَّشِدَّةٍ　　فَاَنْتَ رَجَاءُ الْعٰلَمِیْنَ وَلَوْ طَغَتْ

۷۸۶

۷۳	۸۲	۸۳	۸۰
۸۰	[illegible]	۷۳	۸۵
۷۹	۸۱	۸۸	۷۵
۸۷	۷۶	۷۷	۸۲

جامع فوائد

جو کوئی مندرجہ ذیل خاتم کو لکھے اور اس کے ارد گرد مندرجہ ذیل کا شعر بھی تحریر کرے اور خاتم کے نیچے یہ حروف بھی تحریر کرے پھر اسے لوبان کا بخور دے کر ضیق النفس یا سر درد کے مریض کے گلے میں ڈالے تو اسے صحتِ کاملہ نصیب ہو گی۔ ایسا فرد جسے وسوسے اور غلیظ خیالات آتے ہوں اگر اپنے گلے میں ڈالے تو نجات پائے گا۔ خاتم اور حروف یہ ہیں۔ موخ ح خ ووو کا لفظ طحل محمد اور شعر یہ ہے۔

بِبَغْدَادَ اِیْزَامٌ بِسَنْدَادَ کَاهِرٌ　　بِبَغْرَاقَ تَبْرِیْزٌ بِلَاهٍ تَکَوَّنَتْ ۔

۲۳	سمطع	۲۸
۱۸	مہیطل	۲۵
۱۲	وکہول	۷۳

اگر کوئی شخص مندرجہ بالا شعر کے ساتھ یہ تحریر کر کے کسی مریض کے گلے میں ڈالے اور یہی زعفران و گلاب سے تحریر کر کے اسے پلائے تو ہر مرض سے نجات پائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ طٰهٰ یٰسٓ طٰسٓمٓ حٰمٓ الٓمٓ الٓمٓرٰ ق ن کٓهٰیٰعٓصٓ الٓمٓصٓ صٓ صلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وسلم

جو شخص روزانہ لفظ بَغْدَادَ کو ایک سو سولہ مرتبہ (116) پڑھے تو

وہ ظاہری و باطنی بوجھ اٹھانے پر قوی ہو گا۔ اور جو روزانہ بلا ناغہ لفظ اِیْزَامُ کو
پانچ سو مرتبہ پڑھے اور پڑھتا رہے وہ ضعفِ قوت سے امن میں رہے گا۔
اگرچہ کوئی کام کتنا ہی طاقت طلب ہو۔ اگر کوئی دونوں کو اکٹھا پڑھے یعنی
نَعْذَادُ اِیْزَامُ تو تاثیر زیادہ ہو گی۔

جو شخص ہر نماز کے بعد پچپن مرتبہ (55) مرتبہ لفظ سَنَدَادُ تَکَاهِرُ پڑھے تو اللہ
تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرے گا وہ مل جائے گی۔ جو کوئی ہمیشہ بلا ناغہ
بَهْرَادُ تَبْرِيْزُ کا روزانہ ایک سو دس (110) مرتبہ ورد کرے تو اللہ تعالیٰ
اس کی ہر آرزو پوری فرمائے۔ دشمن مغلوب ہوں۔ جو شخص مندرجہ بالا شعر
کو ہر نماز کے بعد دس (10) مرتبہ ہمیشہ پڑھے گا تو اوپر ذکر کیے گئے تمام تر
فوائد حاصل کرے گا۔

کشفی صلاحیت بیدار کرنے کیلئے

جو شخص اس شعر کو روزانہ دو ہزار پانچ سو ساٹھ (2560) مرتبہ
پڑھے اور اس کی مداومت کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر اور باطن کو
منور فرمائے۔ اس کے دل اور چہرے پر نور برسے اور منہ سے بھی نور نکلے گا۔
ذکر کرتے وقت یہاں تک کہ اس کی خلوت نور سے منور ہو جائے گی۔
اگر اندھیرے کمرے میں دونوں آنکھیں بند کرکے اس کا ذکر کرتا رہے
یہاں تک کہ اس پر غالب ہو جائے گا حال، پس اس حالت میں انوارِ عجیبہ کا
مشاہدہ ہو گا اور انوار سے پُر ہو جائے گا ذاکر کا سراپا۔ اور اگر اس عمل کو

مسلسل جاری رکھے تو کشف کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ شعر یہ ہے۔

سِرَاجٌ يُقَادُ النُّوْرُ سِرًّا بِنَاكُر — يُقَادُ سِرَاجُ النُّوْرُ نُوْرًا تَنَوَّرَتْ

جو کوئی مندرجہ ذیل خاتم کے ارد گرد یہ شعر لکھے اور پھر اسے
سندروس اور جاوی کا بخور دے کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ
عطا فرمائے۔ مخلوق کی نظروں میں عزت و احترام پائے۔ دشمن مغلوب ہوں۔
رزق میں ترقی اور دل منور رہے گا۔ خاتم یہ ہے۔

۷۸٦

۱۸	۲۸	۴۲
۴۸	٦٦۷	۴٦
۴۸	۲۷۲	۴۵

اگر کوئی شخص اس خاتم کو سوتے وقت اپنے تکیہ کے نیچے رکھے اور
یہ پڑھتا ہوا سو جائے تو اسے خواب میں مطلب حاصل ہو گا۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هذه
الاسماء العظیمةِ البرهان ان تریني في منامی کذا و کذا۔

اگر کوئی مندرجہ بالا خاتم کو تین مرتبہ کسی برتن میں لکھ کر دھو
کر پی لے اور شعر بکثرت پڑھے تو اس کی کند ذہنی ختم ہو جائے اور حافظہ
قوی ہو اور اس کا دل نور حکمت سے منور ہو جائے۔

نقش جامع الفوائد جو سر ربانی ہے

بطٰہ وطٰس ربس نحیٰ لنا		بطسم بالسعادۃ اقبلت
بکاف وہا یا ثم عین وصادہا		کفایتنا من کل سوء بشلمہت
بحم عین ثم سین وقافہا		حمایتنا منہا الجبال تزلزلت
بالف ولام ثم میم وصادہا		جذبت قلوب العالمین فاقبلت

مندرجہ بالا چار اشعار اس مربع کے ارد گرد تحریر کریں یعنی ایک ایک طرف ایک ایک شعر لکھیں۔ نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۵۲۹۹۹۳۰	۵۲۹۹۹۴۳	۵۲۹۹۹۴۰	۵۲۹۹۹۳۷
۵۲۹۹۹۴۱	۵۲۹۹۹۳۶	۵۲۹۹۹۳۱	۵۲۹۹۹۴۲
۵۲۹۹۹۳۵	۵۲۹۹۹۳۸	۵۲۹۹۹۴۵	۵۲۹۹۹۳۲
۵۲۹۹۹۴۴	۵۲۹۹۹۳۳	۵۲۹۹۹۳۴	۵۲۹۹۹۳۹

پھر مندرجہ ذیل اشعار نقش مثلث کے ارد گرد تحریر کریں۔

بالف ولام ثم میم وراہا	تجلت بنور الاسم والروح قدعلت
بقاف ونون ثم صادوما الطوی	من السرار فیہاوما خوت
بصاد کتاب اللہ من کل سورۃ	وآیتہ ثم الحروف تعظمت
سالک بالقرآن والکتب کلہا	باسمائک العلیا بآیات فصلت

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶۶۵۸۰	۷۶۶۵۸۸	۷۶۶۵۸۲
۷۶۶۵۸۶	۷۶۶۵۸۳	۷۶۶۵۸۱
۷۶۶۵۸۴	۷۶۶۵۷۹	۷۶۶۵۸۷

اب نیچے یہ شعر تحریر کریں۔

بسر حروف اودعت فی عزیمتی	علوت بنور الاسم والروح قدعلت

یہ تمام کام سعد ترین وقتوں میں سے کسی ایک وقت میں کریں۔ مثلاً شرف قمر، شرف شمس، شرف مشتری، شرف زہرہ، نوروز عالم افروز، شب برات، شب قدر، آخری چار شنبہ رجب المبارک، جمعۃ الوداع رمضان المبارک، نو ربیع الاول میں ولادتِ نبی کریم ﷺ اور سیارگان کی سعد ترین نظرات میں بھی تیار کر سکتے ہیں۔ سفید کاغذ پر زعفران و گلاب کی روشنائی سے تحریر کریں اور پھر اسے عنبر لگا کر تعویذ کو گلے میں ڈال لیں۔ اس نقش کے عامل کے تمام غم دور ہوں گے۔ تسخیر خلق ہو گی۔ کاروبار میں ترقی ہو۔ دشمنان و حاسدان عاجز اور مغلوب رہیں۔ حکام مسخر ہوں۔ اگر سامان تجارت میں رکھیں تو نفع عظیم اور خیر و برکت ہو۔ مقدمات میں فتح اور خلقت پر غلبہ ہو۔ اگر درد زہ عورت اسے گلے میں پہنے تو ولالت آسانی سے ہو۔ ہر کام میں آسانی پیدا ہو۔ اس نقش کے بے شمار فوائد ہیں۔ سفر میں کامیابی و

کامرانی اور حامل نقش ہر طرح کے موذی درندوں سے تحفظ میں رہتا ہے۔ سلاطین و امراء عزت سے پیش آتے ہیں۔ خوشیاں مقدر بن جاتی ہیں۔ اور ناکامیاں کامیابیوں میں بدل جاتی ہیں۔ غرضیکہ حامل نقش کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب آجاتا ہے اس کی قدر عارفین اور اہل علم ہی جانتے ہیں۔

گھر میں آگ لگنے اور کپڑے کترنے کی واردات کی روک

گھر کے سربراہ عورت اور مرد کے نام کے حروف میں مندرجہ ذیل نورانی حروف میں امتزاج دے کر چار حرفی طلسمات بنا کر سرخ روشنائی سے کاغذ پر تحریر کریں۔ پھر (288) مرتبہ حروف نورانی پڑھ کر دم کریں۔ پھر اس نقش پر سات رنگ کا دھاگہ لپیٹ دیں اور کسی شہید کی قبر میں دفن کر دیں۔ مقصد پورا ہو گا۔ حروف نورانی یہ ہے۔ الٓمٓ، طٰسٓ، حٰمٓ۔

برائے سوکڑا اطفال

ایک سیب لے کر اس کے ایک طرف کہیعص اور دوسری طرف حمعسق لکھیں۔ مگر اسے الگ الگ حروف میں لکھیں یعنی اس طرح ک ہ ی ع ص۔ ح م ع س ق۔ پھر اس سیب کو کسی کپڑے میں باندھ کر بچے کے سرہانے لٹکا دیں۔ جوں جوں سیب خشک ہو گا۔ بچہ صحت مند ہوتا جائے گا

حروف مقطعات کا عمل حُب

اپنے اور مطلوب کے نام کے حروف مفرد کر کے باہم امتزاج دو۔

مثلاً طالب، علی اور مطلوب حسین ہے تو مفرد ان کا ع ل ی، ح س ی ن ہوا۔ اب ان کو امتزاج دو یعنی ایک حروف طالب کا لو۔ ایک مطلوب کا، لیکن اس میں دونوں کے حروف برابر ہونے چاہئیں۔ اگر برابر نہ ہو اور طالب کے حروف زیادہ ہوں تو کہیعص اور مطلوب کے نام میں حروف زیادہ ہوں تو حمعسق میں سے جتنے حروف ضرورت ہو لے لیں اور ایک سطر بنالیں۔

مثلاً= طالب = ع، ل، ی= مطلوب = ح، س، ی، ن

امتزاج = ع ح ل س ی ی ح ن

اب اس کی تکسیر نکال کر زمام نکالیں اور مرکز کے حروف اخذ کر لیں۔ تانبے کا ایک نیا چراغ بنوا کر اس کے پیندے میں تکسیر کی سطر اول کندہ کرائیں۔ درمیان میں مؤکل کا نام لکھیں۔ مؤکل کے نام نکالنے کے لئے مرکز کے حروف کو ملفوظی لکھ کر اعداد نکالیں۔ پھر ان کے حروف نکال کو کلمہ ایل کا اضافہ کر کے مؤکل بنالیں۔ اس تکسیر کے تین حصے کرو۔ ایک سطر اول، درمیان کی سطور اور زمام کی سطر۔ ان تین ٹکڑوں پر یہ اضافہ کرو۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مُوَكَّلْ هٰذَاللَّوحِ (نام مؤکل) اِحْرَقُوالْقَلب (نام مطلوب معہ والدہ) بِمُحَبَّتِ وَالْمُوَدَّةِ (نام مطلوب معہ والدہ) وَاخْضِر (نام مطلوب معہ والدہ) بِحَقِّ حمعسق (کیونکہ اس کا ایک حرف زائد لیا تھا) العجل العجل العجل الساعة الساعة الساعة الوحا الوحا الوحا۔

شروع چاند میں پہلی جمعرات کے دن ساعت زہرہ جب کہ قمر و

زہرہ نحوست سے پاک ہوں۔ پہلی سطر کی بتی بنا کر روئی میں لپیٹ کر گھی اور شہد اس میں ڈال کر جلائیں۔ چراغ کا رخ خانہ مطلوب کی طرف ہو اور خود پاس بیٹھ کر یوں پڑھیں۔ اُحْضُرُوْ (نام مطلوب معہ والدہ) یا (نام مؤکل) بِحَقِّ حمعسق۔ اس کی تعداد وہ ہے جو مرکز کے حروف کو ملفوظی کرنے سے برآمد ہوئی تھی۔ اگر پڑھائی ختم ہو جائے اور بتی ختم نہ ہو تو پاس خاموش بیٹھے رہو۔ اور تصور اس بات کا رکھو کہ مطلوب اس جگہ حاضر ہو گا۔ انشاء اللہ تین بتیوں کے جلنے کے درمیان یعنی تین دنوں میں کام ہو جائے گا اور مطلوب حاضر ہو کر قدموں میں سر رکھ دے گا۔ عمل دن کو کریں یا رات کو کریں۔ تنہا کمرہ میں، جہاں کوئی مخل نہ ہو، کرنا چاہیئے۔

مشکلات کا حل

یہ عمل بے روزگاروں، مقروضوں، ناحق مقدمہ میں پھنسے ہوؤں کے لئے ہے۔ کسی کے ظلم سے بچنے کے لئے یا کسی آنے والی مصیبت سے بچنے کے لئے فیض اٹھائیں۔ وہ لوگ جو روپیہ صرف کرنے کے باوجود اور سفارشوں کو کام میں لانے کے باوجود ناکام رہے ہیں۔ وہ تھوڑی سی محنت کر کے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ مقصد کو نہ پائیں۔ چاند چڑھنے پر جو پہلا اتوار آئے اس کو گزار کر جو رات آئے گی۔ اس رات کا یہ عمل ہے ماہ کی کوئی تخصیص نہیں۔ چاند کے جس ماہ میں عمل کرنا ہو۔ اس رات کو تین بجے اٹھ کر غسل کریں اور احرام کی طرح

صرف ایک چادر بدن پر اوڑھ لیں، جو سفید رنگ کی ہو اور سلی ہوئی قطعی نہ ہو۔ وضو کر کے دو (2) رکعت نماز بہ نیت تہجد گزاریں۔ اس طرح چھ رکعت ختم کریں۔ اس کے بعد بارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر کٓھٰیٰعٓصٓ کَفَانِیْنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حَمَایَتُنَا چار سو تہتر (473) مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد بارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ سارے عمل میں یہ بات لازمی ہے کہ نماز اور درود شریف چھوڑ کر عمل پڑھتے وقت زبان تالو سے چمٹی رہے۔ علیحدہ نہ ہو۔ ممکن ہے شروع میں عادت اور مشق نہ ہونے کی وجہ سے کسی وقت زبان تالو سے علیحدہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ علیحدہ ہو جائے تو پھر لگا لیا کریں۔ البتہ کثرت سے ایسا ہونا عمل میں خلل کا باعث ہو گا۔ جب عمل ختم بھی ہو جائے تو بھی مصلّے سے نہ اٹھیں اور جب تک صبح کی نماز کا وقت نہ ہو جائے نہ اٹھیں۔ اس وقفہ میں درود شریف پڑھتے رہیں۔ پھر نماز فجر ادا کریں اور اپنے مقصد کی دعا کریں۔ یہ عمل چودہ دنوں کا ہے روزانہ ایک ہی وقت پر کریں۔ کامل یقین اور صدقِ دل سے عمل کریں۔ انشاء اللہ خداوند کریم چودہ دنوں میں کوئی نہ کوئی غیب سے ضرور سامان پیدا کر دے گا۔ ایک وقت میں صرف ایک مقصد کے لئے کریں۔ چودہ دنوں کے بعد حسب توفیق شرینی پر ختم بنام رسول اللہ ﷺ، انبیائے کرام، شہدائے کربلا، اولیاء کرام دلائیں اور جب کام ہو جائے پھر دلائیں۔ اگر چودہ دنوں کے بعد معلوم ہو کہ اس مقصد کے ہاتھ آنے میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سے دیر معلوم ہو رہی ہیں تو عمل مذکورہ کے چاروں حروف بلا تعداد اٹھتے بیٹھتے ورد رکھیں تا کہ عمل میں

[illegible] مقصد ... فیصلوں والے معاملات [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گا۔

لاجواب عمل تکسیر

پہلے اپنے مقصد کو الگ الگ حروف میں لکھیں۔ مثلاً ملازمت مل جائے "م ل ا ز م ت م ل ج ا ی"۔ یہ ایک سطر ہو گئی دوسری سطر میں یہ حروف لکھیں۔ [illegible] ش س ق ظ ر ث۔

اب ان دونوں سطور کو امتزاج دیں۔ اس طرح کہ دوسری کا آخری حرف اور پہلی سطر کا پہلا حرف۔ اس طرح [illegible] اگر کسی سطر میں حروف زیادہ ہوں تو کم حروف والی سطر سے شروع سے لے کر پورا کریں۔

نوٹ: امتزاج کا قاعدہ ایک عام سا قاعدہ ہے آپ سمجھ سکتے ہیں۔

اب بروز اتوار ساعت قمر میں اگربتی جلا کر اس ٹین کی ڈبیہ پر یہ سطر امتزاج کندہ کریں اور اس کے نیچے یہ عبارت کندہ کریں۔ کھیعص کفاتینا ۔ حمعسق حمانیا۔ اس کے نیچے اپنی مراد والا فقرہ کندہ کریں یعنی ملازمت مل جائے۔ اب ہر روز بعد نماز عشاء (387) بار الحمد شریف پڑھیں۔ ڈبیہ کو اپنے سامنے رکھیں۔ دوسرے دن ڈبیہ کو دھوپ میں رکھ دیں تاکہ حروف مٹ جائیں۔ ایک دن میں مٹیں یا دو دن میں مٹیں۔ مگر دھوپ کی گرمی میں مٹانا ہیں۔ جب یہ حروف مٹ جائیں تو دوبارہ کندہ کریں اور الحمد

شریف پڑھیں۔ اس طرح گیارہ مرتبہ کریں اور الحمد شریف پڑھیں۔ بحکم خدا جس مقصد کے لئے یہ عمل کر رہے ہیں وہ مقصد پورا ہو گا۔ اس میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ اگر آپ دس دن میں لکھ چکے اور اب تک کوئی اثر نہیں ہوا تو گیارہویں مرتبہ جو حروف لکھیں اسے سایہ میں حفاظت سے رکھ دیں۔ خدا نے چاہا تو جلد اثر ہو گا۔ اگر دو چار مرتبہ لکھنے سے ہی کامیابی ہو جائے تو آئندہ ترک کر دیں مگر ناکامی سے گیارہ مرتبہ سے زیادہ نہ لکھیں اور نہ ہی پڑھیں۔ انشاء اللہ جلد ہی آپ اپنے مقصد کو پالیں گے۔ لکھتے اور پڑھتے وقت بخور زہرہ و مشتری آگ پر جلاتے رہیں اور یہ عمل شرف در قمر میں کریں۔

عمل اخفی

زمین پر سے سات کنکریاں اٹھالیں۔ پہلی کنکری اٹھائیں تو کہیں "ف" دوسری کنکری پر کہیں "ق" اس طرح سات کنکریوں پر یہ سات حروف کہیں ف ق ج م خ م ت۔ ان کنکریوں کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر دائیں ہاتھ میں ایک کنکری اٹھا کر دس مرتبہ پڑھیں صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُم لا اس کو آگے پھینک دیں۔ دوسری کنکری پر دس بار اَفَحَسِبْتُم اِنَّما خلقنا کُم عَبَثاً وَانکم ایسنا لا (المومنون آیت ۱۱۵) اور اسے اپنے پیچھے پھینک دیں۔ تیسری کنکری پر دس بار وجعلنا من بین ایدیھم سَدًّا وَّ من خلفھم سدا فاعشینھم فھم لا اسے دائیں طرف پھینک دیں۔ پھر

یہ کنکری پھینک دیں یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا (الرحمٰن ۳۳) اس کو پڑھ کر صرف پھینک دیں۔ باقی تین کنکریوں کو اپنے سر میں رکھ دے۔

پھر کہیعص اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کر دیں۔ پھر حمعسق پڑھ کر بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کر دیں اور غائب ہو جائیں۔ فوراً پوشیدہ ہو جائیں گے۔ اگر تمام جہاں کے لوگ اس کو تلاش کریں تو نہ ڈھونڈ سکیں گے۔ ہاتھ کھول دینے پر فوراً ظاہر ہو جائے گا۔

تسخیر خلق کا لاجواب عمل

اول گیارہ مرتبہ درود شریف پھر مندرجہ ذیل عمل ستر (70) پڑھیں۔ سزابو، لزرع، زوشا، منوغا، غالما، یتصون، سلیخا، ملیخا، ملخوما، یا قیوما یحق کھیعص حمعسق بعدہٗ سورۃ اذا جاء نصر اللہ پچیس (25) مرتبہ پڑھیں۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ طلوع آفتاب کے وقت منہ سورج کی طرف کرکے روزانہ پڑھا کریں۔ ناغہ نہ کریں۔ ایک چلہ میں تسخیر خلق بے حد ہو گی۔ اپنی مثال آپ ہے۔

ہاکی یا کرکٹ میچ جیتنے کا حیرت انگیز عمل

جب لڑکے کھیلنے جائیں تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر قدم بڑھائیں اور سیدھے ہاتھ کی انگلیوں میں سے چھنگلیا سے شروع کریں۔ کہیعص پانچ حروف ہیں۔ یہ حرف پڑھتے جائیں اور انگلی بند کرتے جائیں۔

پھر الٹے ہاتھ پر حمعسق یہ بھی پانچ حروف ہیں۔ اسی طرح ایک ایک حرف پڑھ کر بند کریں۔ جب دونوں مٹھیاں بند ہو جائیں تو پھر سورۃ الم تر کیف پڑھیں۔ جب ترمیھم پر پہنچیں تو اسی کو دس بار پڑھیں اور ہر بار سیدھے ہاتھ کی ایک انگلی کھول لیں اور پھر بائیں ہاتھ کی انگلیاں کھول لیں، دس بار ترمیھم پڑھ کر تمام انگلیاں کھول لیں۔ پھر بقیہ سورۃ بحجارۃ من سجیل فجعلھم کعصف ماکول پڑھ کر اپنی جگہ جا کر کھڑے ہو جائیں اور جو لڑکا گیند پھینکے اسے سکھا دے یہ وہ ہر مرتبہ حٰمٓ لا ینصرون پڑھ کر گیند پھینکے۔

موذی بیماریوں سے نجات کا طریقہ

اگر کوئی شخص کسی غم اور حزن وملال میں مبتلا ہو تو مندرجہ آیات کو نماز فجر کے بعد اپنا دایاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر ایک سو ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ غم سے نجات بخشے گا۔ اگر اسی نقش اور آیات کو چینی کی طشتری پر لکھ کر شہد سے دھو کر اس مریض کو چٹائیں جو فالج اور لقوے میں مبتلا ہو تو اللہ کے فضل و کرم سے فوراً آرام ملے اور صحت نصیب ہو۔ اس آیت کا عامل اگر فالج یا لقوہ زدہ شخص کے اوپر یہ آیت (13) مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو فوراً آرام آئے۔ اور (13) یوم تک روزانہ اسی طرح دم کرنے سے بیماری کلی طور پر ختم ہو جائے۔ عامل بننے کے لئے اس آیت کو روزانہ (3700) مرتبہ لگاتار (7) سات یوم تک پڑھیں۔ انشاء اللہ اس

آسیب کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ زکات کی ادائیگی کے بعد روزانہ اس آیت کو (103) مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں تاکہ عمل برقرار رہے۔ اگر نقش اور آیت کو کر مریض کے گلے میں ڈال دیں تو مریض کو موذی مرض سے نجات ملے۔ اگر کوئی شخص رنج و الم میں مبتلا ہو تو بھی گلے میں ڈالے، اللہ تعالیٰ اس کے رنج و الم دور فرمائے گا۔ نقش اور آیت یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۸	۳۷۱	۳۷۴	۳۶۱
۳۷۳	۳۶۲	۳۶۷	۳۷۲
۳۶۳	۳۷۶	۳۶۹	۳۶۶
۳۷۰	۳۶۵	۳۶۴	۳۷۵

المّص ۔ کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْکَ فَلَا یَکُنْ فِیْ صَدْرِکَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔

مطلوب کو اپنی محبت میں باندھنا ١

بعد نماز عشاء اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں دو سو اٹھتر (278) مرتبہ عمل پڑھیں۔ پڑھتے وقت سامنے مطلوب کی تصویر رکھیں۔ اگر تصویر میسر نہ ہو تو پھر اتنا پختہ تصور کریں کہ محسوس ہو کہ سامنے دست بستہ مطلوب حاضر کھڑا ہے اور سر جھکائے عاشق سے محبت کا اقرار کر رہا ہے۔ یہ عمل عروج ماہ نوچندی جمعرات سے

شروع کریں۔ اکیس یوم تک مسلسل کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ اکیس یوم میں عامل مطلوب چاہے وہ (بیوی، دوست، بھائی، خاوند، بیٹا یا افسر ہو) طالب کی طرف رجوع کرنے سے مجبور ہو جاتا ہے اور ہمیشہ طالب کی محبت میں گرفتار رہتا ہے۔ پڑھنے والا عمل یہ ہے۔ حمعسق اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر دس مرتبہ کے بعد تین مرتبہ یہ کہیں "فلاں بن فلاں کو میں نے اپنی محبت میں باندھ لیا ہے" اس طریقہ سے (278) کی تعداد عمل کریں۔

روپے پیسے میں خیر و برکت ہو

مندرجہ ذیل حروف نورانیہ کو عشاء کے بعد گیارہ روز تک روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں۔ عمل عروج ماہ میں شروع کریں۔ اس کے بعد کسی کرنسی نوٹ پر یہی حروف گلاب و زعفران سے تحریر کر کے اپنی تجوری میں رکھ دیں اور کرنسی نوٹ کو خوشبو بھی لگا دیں۔ انشاءاللہ زبردست خیر و برکت ہو گی۔ حروف یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمٓ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ طٰسٓ قٓ صٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔

سر کے گرتے بالوں کا علاج

اگر کسی کے سر کے بال گرتے ہوں اور اندیشہ ہو کہ سب بال جھڑ جائیں گے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ روغن گنجہ پر روزانہ ایک سو ایک مرتبہ

مندرجہ ذیل عمل اکیس روز تک پڑھ کر دم کریں۔ اکیس روز کے بعد سوتے وقت روغن اپنے سر میں بالوں کی جڑوں میں لگائیں۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں بال گرنے بند ہو جائیں گے، بالوں میں چمک پیدا ہو جائے گی اور بال لمبے اور گھنے بھی ہوں گے۔ روغن کے مسلسل استعمال سے دماغ کو بھی تقویت ملے گی اور بینائی تیز ہو جائے گی۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الر تلک ایات الکتاب المبین

الرحیم الرحیم الرحیم

سحر جادو سے نجات کا طریقہ

سحر جادو سے متاثرہ مریضوں کے علاج کا یہ طریقہ قوی الاثر اور مجرب ہے۔ جہاں دیگر طریقہ ہائے علاج موثر نہ ہوں وہاں اس طریقہ علاج سے فائدہ اٹھائیں۔ سحر جادو کے جملہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔ طریقہ یہ ہے کہ مسحور مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر تین مرتبہ درود شریف، سات مرتبہ سورۃ فاتحہ اور سات سات مرتبہ سورۃ فلق اور سورۃ والناس پھر سورۃ یٰسین کی آیت مبارکہ سلام قولا من رب رحیم سات مرتبہ پڑھ کر پھر آخر میں تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر مریض مسحور کے پورے جسم پر دم کریں۔ اور نقش نمبر (1) کو مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ نقش نمبر (2) چھ عدد زعفران و گلاب سے تحریر کریں۔ ایک نقش عرق گلاب کی بوتل میں ڈال دیں

دے۔ مریض مسحور سات یوم تک مسلسل صبح دوپہر شام پیتا رہے۔ باقی پانچ نقوش میں سے ہر جمعرات کو صبح نہار منہ ایک نقش عرق یا پانی میں گھول کر پی لیا کرے۔ مریض کو ہدایت کریں کہ ہر وقت باوضو رہے اور درود پاک بکثرت تلاوت کرتا رہے۔ انشاء اللہ چالیس یوم کے اندر اندر سحر جادو کے تمام اثرات بدن کی رگوں سے زائل ہو جائیں گے اور مریض مکمل صحت مند ہو جائے گا۔ نقش نمبر (1) یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۰۹	۹۳۳۳	۹۳۳۶	۹۳۲۲
۹۳۳۵	۹۳۲۳	۹۳۲۸	۹۳۳۲
۹۳۲۳	۹۳۳۸	۹۳۳۱	۹۳۲۷
۹۳۳۴	۹۳۲۹	۹۳۲۵	۹۳۳۷

الٓمٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ کھیٰعٓصٓ یٰسٓ والقرآن الحکیم حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ والقلم وما یسطرون۔ نقش نمبر (2) یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۳۳۳	۱۳۳۳۶	۱۳۳۳۱
۱۳۳۳۸	۱۳۳۳۰	۱۳۳۳۲
۱۳۳۳۹	۱۳۳۳۳	۱۳۳۳۷

الٓمٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ کھیٰعٓصٓ یٰسٓ والقرآن الحکیم حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ

والقلم ومایسطرون ۔

زبان بندی کیلئے:

صاحب در مکنون تحریر فرماتے ہیں کہ جو اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اس کے حق میں مردوں، عورتوں اور بد گو لوگوں کی زبان بند رہے گی اور وہ کبھی حامل دعا کے خلاف نہ بولیں گے۔

عقدتُ لِسانَ کُلِّ مُتکلمٍ مِنَ الجنِ مِن انثیٰ وذکرٍ مِن بنی آدم وبناتِ حوا عن حاملِ ہٰذہ الاسماءِ فہم لا یتکلمونَ بحقِ سوسمٍ سوسمٍ جوسمٍ جوسمٍ دوسمٍ دوسمٍ بواسمٍ نکھوبِ حیاتِ یتحملُ برکاتِ عقدتُ عقدَ اللسانِ بحقِ قولِ لا الٰہ اللّٰہ ہٰذا یومُ لا ینطقونَ ولا یؤذنُ لہم فیعتذرونَ وبحقِ قولہ لا یتکلمون مَن اذنَ لہُ الرحمٰن وقال صوابًا و بقولہ صمٌ بکمٌ عمیٌ فہم لا ینطقونَ بِسمِ اللّٰہ امکشنا بسمِ اللّٰہ اخرسنا بسم اللّٰہ اعمنا بسم اللّٰہ عقدنا السنۃ السوء الٓمٓ طسٓ طسٓمٓ لہم لا یتکلمونَ طسٓ طسٓمٓ فہم لا ینطقونَ الٓمٓ طسٓ طسٓمٓ فہم لا یبصرونَ طسٓ طسٓمٓ اِن ہُم الا کا الانعامِ بل ہُم اضلُ سبیلا شاہتِ الوجوہ شاہتِ الوجوہ شاہتِ الوجوہ وجعلنا مِن بینِ ایدیہم سدًا ومِن خلفہم سدًا فاغشیناہم فہمٌ لا یبصرونَ کٓھٰیٰعٓصٓ حٓمٓ حٓمٓعٓسٓقٓ بل ہُو قرانٌ مجیدٌ فی لوحٍ محفوظ۔

عقد اللسان برائے دشمنان

لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ دشمنان کی زبان بند رہے گی اور کبھی خلاف نہیں بولیں گے۔

است واز مودہ بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم طٰہٰ طٰہٰ طٰہٰ حم حم حم حمعسق حمعسق حمعسق طسم طسم طسم طسم طسم ن والقلم وما یسطرون ن والقلم وما یسطرون ن والقلم وما یسطرون کیعص کیعص کیعص کھیعص الیوم نختم علیٰ افواہم وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون صمٌ بکمٌ عمیٌ فہم لا یرجعون وردّ اللّٰہ الذین کفرو ابغیظہم لم ینا لوا خیراً وکفی اللّٰہ المومنین القتال وکان اللّٰہ قویاً عزیزاً۔

مخالفین کی زبان بندی کیلئے

اگر مخالفین اور دشمنان کی زبان بندی کرنا چاہیں تو ایک ریشمی ڈوری لے کر اس پر تین گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر ایک ایک مرتبہ سورۃ یسین پڑھ کر دم کریں اور ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل تحریر کر کے اس کا تعویذ بنا کر اس پر ڈوری لپیٹ کر کسی پرانی قبر یا مخالف کے گھر کی دہلیز میں دفن کردیں۔ اس کی زبان بندی ہو جائے گی اور وہ کبھی خلاف نہ بولے گا۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ہٰذا یومُ لا ینطقونَ ولا یؤذنَ کمم فیعتذرونَ صمٌ بکمیٌ عمیٌ فہم لا یعقلون صمٌ بکمیٌ عمیٌ فہم

لایعطفون منه بکلمی عنی فهم لاینطقون الا من اذن له الرحمن وقال
صورة عقدت لسان بنی ادم وبنات حواء عن حامل کتابی هذا بحق
کهیعص کفیت وبحق حمعسق حمیت ولاحول ولا قوة الا بالله
العلی العظیم وصلی الله علی محمد واله الطاهرین وعترته
المعصومین قوله تعالی ان تبدوا خیرا او تخفوه او تعفوا عن سوء فان
الله کان عفوا قدیرا

مخالفت کرنے والوں کی زبان بندی

حسد اور مخالفت کرنے والے دشمنوں کی زبان بندی کے لئے ریشمی دھاگے کے سات تارے کر اس پر سورۂ رحمن پڑھنا شروع کر دیں اور جب آیت فبای آلاء ربکما تکذبن ۔ آئے تو گرہ لگادیں کریں۔ اور ہر گرہ کے ساتھ یہ بھی ایک مرتبہ پڑھیں۔ بستم زبان فلاں بن فلاں واعلی خب فلاں بحق کہیعص وبحق لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پھر اس ریشمی دھاگہ کو کسی کوزہ گلی آب نا رسیدہ پر لپیٹ کر اسے نمی کی جگہ دفن کر دے۔ مخالفت کرنے والے کی زبان بند رہے گی۔

خواص مقطعات قرآنی

جو کوئی حروف مقطعات قرآنی کو کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا یا چاندی پر کندہ کر کے پہنے گا۔ اس کے رزق میں برکت ہو گی اور اس کے دشمن سرنگوں رہیں گے اور حاکم کے ظلم و ستم سے محفوظ رہے گا۔ نظر بد اور

سے بچا رہے گا۔ دور ہوتے ہیں۔

الم الم المص الر الر الر المر الر الر کہیعص طہ طسم طس طسم الم الم یس ص حم حم حم عسق حم حم حم ق ن ۔ اور جس کو مرض ہو پڑھا کر اس کے کان میں دم کرے صحت ہو گی۔ جس عورت کو حمل گرتا ہو تو چاندی کی تختی پر کندہ کر کے اس کے گلے میں ڈالے۔ حمل نہ گرے گا۔ اس کے منافع بہت ہیں اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں۔ جس کے پاس یہ ہوں گے عجائب و غرائب دیکھے گا۔ صاحب درالنظیم نے لکھا ہے کہ حروف مقطعات قرآنی کو ماہ رجب کی نوچندی جمعرات کو چاندی پر کندہ کر کے انگوٹھے پر رکھ کر پہنے۔ حاکم ظالم کے ظلم سے بچا رہے گا اور رزق فراخ ہو گا وہ یہ ہیں۔ الم الم المص المر المر کہیعص طہ طسم طس یس ص حم حم عسق ق ن۔ منقول ہیں کہ جب حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کوئی مشکل پیش آتی تو فرماتے تھے۔ کہیعص یا حم عسق اس خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسمائے الٰہیہ ہیں جو کوئی اس کا ورد کرے اس کی سب مشکلیں آسان ہوں گی۔

(ایضاً)

اس نقش قرآنی کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے واسطے رفع ہونے جمیع مہمات کے مفید ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰۵	۷۱۸	۷۱۵	۷۱۲
۷۱۶	۷۱۱	۷۰۶	۷۱۷
۷۱۰	۷۱۳	۷۳۰	۷۰۷
۷۱۹	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۴

تحفظ اور حفظِ جان کے لئے

اس نقش کو جلی آہو پر تحریر کر کے چاندی کی تختی میں بند کر کے اپنے گلے میں پہن لیں اور نقش لکھتے وقت سعد وقت کا انتخاب کریں۔ خواہ ہزار دشمن ہی کیوں نہ ہوں بے ضرر رہے گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الرا	الرا	الرا	الرا
کھیعص	کھیعص	کھیعص	کھیعص
طٰہٰ	طٰہٰ	طٰہٰ	طٰہٰ
الم	الم	الم	الم

محبت پیدا کرنے کے لئے

مندرجہ ذیل عمل کسی پاک چیز پر لکھ کر دھو کر کسی مشروب میں ملا کر مطلوب کو پلادیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مطیع و فرمانبردار ہو جائے گا۔

عن الفحشآء والمنكر يعظكم لعلكم تذكرون وجعلنا بينكم مودة ورحمة انّ فى ذالك لاية لقوم يتفكرون اللهم ربّ القران العظيم وربّ كهيعص وربّ الصحف والزبور وربّ التورية والانجيل وربّ طه ويسٓ والصافات اجلب قلب فلان بن فلان فلقا عظيما خوفا حتى لايبصر عنه ولا يسمع ولا يتكلم الساعة الساعة الساعة العجل العجل العجل الرجا الرجا الرجا

رجب کی نوچندی جمعرات کو چاندی کے نگینہ پر یہ حروف کندہ کرائیں اور پہنے تو ہر قسم کے خوف سے مامون و محفوظ رہے گا۔ اگر اس کو پہن کر حاکم کے پاس جائے تو اس کی قدر و منزلت ہو اور مقاصد میں کامیابی ہو۔ اگر غضبناک آدمی کے سر پر ہاتھ پھیر دے تو اس کو غصہ کم ہو جائے۔ اگر بارش کے پانی میں رات کے وقت اس کو ڈال کر رکھ دیں اور صبح نہار منہ پی لیا کریں تو حافظہ میں قوت پیدا ہو۔ بے روزگار اس کو پہن لے تو اس کو کام ملنے میں آسانی ہو جائے گی۔ اگر مرگی کے مریض کو پہنا دیا جائے تو اس کو افاقہ ہو۔ الٓمٓ، الٓمٓصٓ، الٓر، الٓمٓر، کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ، یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۔

حروف نورانی

وہ حروف جن کو حق تعالیٰ نے مقطعات ترتیب دینے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ عاملین ان کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام حروف نورانی

اسلاف نے حروف نورانی کو بھی مختلف مقاصد میں استعمال کر رکھا گیا ہے۔ کے کامیاب تجربے کیے ہیں۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ حروف بھی غیر معمولی تاثیر کے حامل ہیں حروف نورانی کے کل اعداد ۲۹۳ ہیں جن کا نقش مندرجہ ذیل ہے۔

نقش حُروف نُورانی

۲۳۲	۲۲۷	۲۳۴
۲۳۳	۲۳۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

اس نقش کو پاس رکھنے سے روزگار میں برکت، ترقی دشمن کے مقابلہ میں غلبہ اور تمام آفات سے حفاظت رہتی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف تھانویؒ فرماتے ہیں کہ حروف نورانی کو لکھ کر اپنے مکان یا کھیت میں یا اپنے مال واسباب میں رکھنے سے ہر بلا سے حفاظت رہتی ہے۔ دشمن سے اگر مقابلہ ہو جائے تو الٓمّٓصٓ کٓھٰیٰعٓصٓ، حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ، نٓ وَالْقَلَمِ وَمَایَسْطُرُوْنَ کثرت سے پڑھے تو دشمن پر غلبہ حاصل ہو۔

دیگر
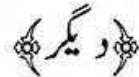
ایک عارف سے منقول ہے کہ اس نقش کو پاس رکھنے والا تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ دشمن، چور اور سانپ، بچھو اور درندو وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ سفر میں ان کے پڑھنے سے صحیح وسالم گھر

واپس آجاتا ہے۔

دیگر
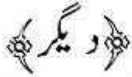
ایک اور عارف کی لونڈی مرگی کی مریضہ تھی۔ اس کو دورہ پڑھا تو انہوں نے اس کے کان میں یہ پڑھا۔

بِسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحیم الٓمّٓصٓ، طٰسٓمّٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ، یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ☆حٰمٓ عٓسٓقٓ، نٓ وَالْقَلَمِ وَمَایَسْطُرُوْنَ۔ وہ ٹھیک ہو گئی اور اس کے بعد اس کو وہ شکایت نہ ہوئی۔

دردِسر کی بہترین جھاڑ پھونک

علامہ دیربیؒ نے سر درد جھاڑنے کے لئے ایک عمل لکھا ہے۔ مندرجہ ذیل آیات تین بار پڑھے اور پڑھنے والا اپنے سر کو اپنے ہاتھ سے جھاڑتا رہے۔ اور ہر بار دم کرتا رہے۔

ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَةٌ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ، خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، حٰمٓ، عٓسٓقٓ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، کٓھٰیٰعٓصٓ، ذِکْرُ رَحْمَةِ رَبِّکَ عَبْدَهٗ زَکَرِیَّا، اِذْنَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا، وَاِذَاسَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ، اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّالظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاکِنًا، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَهٗ مَاسَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ۔

محبت و مصالحت کا نادر عمل

صٓ طٰسٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لايبغين.

شوہر اور بیوی میں ناموافقت ہو یا دو شریکوں کے درمیان کسی قسم کا جھگڑا ہو۔ ان کلمات کو شرینی پر دم کرکے کھلانے سے نفرت دور ہو کر محبت و مصالحت پیدا ہو گی۔

ڈاڑھ کا درد اور اس کی جھاڑ

صاحب الدر النظیم اور حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں کہ بصرہ میں ایک شخص ڈاڑھ کا درد جھاڑتا تھا اور بخل کی وجہ سے کسی کو نہیں بتاتا تھا۔ جب مرنے لگا تو اس وقت دوات منگوا کر وہ عمل لکھ کر بتا دیا۔ عمل یہ ہے۔

الٓمٓصٓ، طٰسٓمٓ کٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ، عٓسٓقٓ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. اُسْكُنْ بِكٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا. اُسْكُنْ بِالَّذِیْ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيَاحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اُسْكُنْ بِالَّذِیْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

علاج سحر الخمول

سحر الخمول کے مریض کو یہ نقش دیں کہ وہ عرق گلاب کی بڑی بوتل میں اسے ڈال دے اور روزانہ صبح و شام اس سے دو، دو گھونٹ عرق پی لیا کرے۔ چالیس یوم تک مسلسل ایسا ہی کرے، نقش یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

طَرَق سَمْعَكَ النَّصِيْحَةَ

طَرَق سَمْعَكَ النَّصِيْحَةَ

طَرَق سَمْعَكَ النَّصِيْحَةَ

طَرَق سَمْعَكَ النَّصِيْحَةَ

اور یہ نقش کسی موی کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے تحریر کرکے مسحور کو دیں کہ وہ کسی کھلے منہ والے برتن میں نقش کو رکھ کر اس میں ایک پاؤ شہد ڈال دے اور اس سے صبح و شام ایک ایک چمچ شہد کھا لیا کرے۔ ایک ہفتہ بعد اس شہد میں ایسا ہی ایک اور نقش ڈال دیا جائے۔ اسی طرح ہر ہفتہ ایک نیا نقش ڈال دیا جائے اور چھ (۶) ہفتے مسلسل استعمال میں لایا جائے۔ اگر شہد کم ہو جائے تو حسب ضرورت اور شامل کر لیا جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تمام سحری اثرات ختم ہو جائیں گے، نقش یہ ہے:

يَا حَیُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْئٍ يَا حَیُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْئٍ

مسحور کے لئے ضروری ہے کہ وہ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لاتعداد ورد کرتا رہے۔ خاص طور پر رات کو سوتے وقت اور صبح بیدار ہوتے ہی اور نماز فجر کے بعد ایک تسبیح یہ کلمہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ.

مستحاضہ کے لئے

اگر کسی عورت کا خونِ حیض جاری ہو اور کسی علاج سے نہ رُک رہا ہو یا کسی کی نکسیر جاری ہو اور رکنے میں نہ آتی ہو، خون کی قے آتی ہو یا

بواسیر کا خون جاری ہو تب کے لئے مندرجہ ذیل نقش مبارک کی تحریر کر کے مریض مسحور کے گلے میں ڈال دیں ان شاء اللہ ہر قسم کا خون رُک جائے گا۔

نقش یہ ہے:
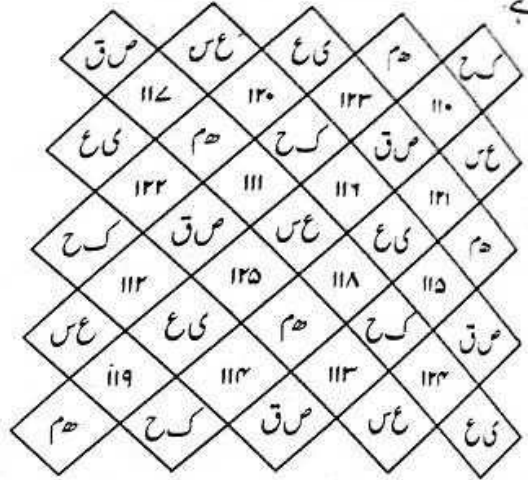
باطل سحر الربط

حسب سابق سات انڈے لے کر پہلے پر ☆ الطهطيل دوسرے پر ااا مهطهطيل تیسرے پر م فهطهطيل چوتھے پر #جهطهطيل پانچویں پر اااا نهطهطيل چھٹے پر ھے منهطهطيل اور ساتویں پر لهطهطيل لکھیں اور روزانہ ایک انڈہ نہار منہ مسحور کو کھلادیا کریں۔

اور ایک چینی کی پلیٹ پر یا سفید کاغذ پر سورہ فاتحہ اور سورہ الم نشرح پھر الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓر الٓمٓر کٓهٰیٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حٰمٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَ مَا يَسْطُرُوْنَ تحریر کریں پھر یہ خاتم بنائیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

٦٥	٧٠	٦٣
٦٤	٦٦	٦٨
٦٩	٦٢	٦٧

اور اسے دھو کر یا پانی میں گھول کر میاں بیوی کو دیا جائے تا کہ وہ اس سے غسل کریں اور کچھ پانی پی لیں۔ پس ان شاء اللہ تعالیٰ ان دونوں کا ربط ختم ہو گا۔

معقود کے لئے

مندرجہ ذیل عمل تحریر کر کے پھر پانی میں گھول کر معقود مسحور مرد کو پلایا جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اُس کا عقد اور ربط کھل جائے گا اگرچہ اُس کے سحر و جادو کو چالیس برس ہی کیوں نہ بیت چکے ہوں۔ اگر نہ کھلے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ نامرد ہے، اُس پر سحر و جادو کا اثر نہ ہے، عمل یہ ہے:

بسم اللهِ الرَّحمنِ الرَّحِيم

قل	بم	لرل
ول	نال	ر
وم	ولن	طن

یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيم

بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحِيمِ○لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُؤسَكُمْ وَ مُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْ فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِيْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرَاةِ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ حَتّٰی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا

نوٹ۔ رد سحر حصہ سوم میں ہم ایسے کئی اعمال و نقوش دیئے ہیں سحر جادو اور علوی سفلی اعمال نیز تعویذات کے بد اثرات سے مکمل نجات صحت و تندرستی کے لئے رد سحر حصہ اول، دوم، سوم کا مطالعہ فرمائیں۔

بے شمار مقاصد کا حل

شیخ شرف الدین بوئیؒ کا قول ہے کہ جو شخص ہرن کی جھلی پر کسی بھی مہینہ کی چودھویں شب میں بعد نماز عشاء گلاب و زعفران سے مندرجہ ذیل آیات لکھے اور پھر ایک نلکی میں رکھ کر اس کا منہ شہد کے نئے چھتے کے موم سے بند کر دے اور پھر اس کو چمڑے میں سلوا کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو اس کے قلب میں شجاعت پیدا ہو۔ ہر قسم کا خوف دل سے دور ہو جائے اور دشمن کے دل میں اس کی ہیبت پیدا ہو، خلق کی نظر میں مقبول ہو۔ اگر جادو، ٹونہ، جن اور آسیب میں مبتلا ہو تو اس سے خلاصی حاصل ہو۔ اگر قرض میں مبتلا ہو تو اس میں سہولت اور آسانی ہو۔ اگر کسی فکر میں مبتلا ہو تو وہ فکر دور ہو جائے۔ اگر مسافر ہو تو صحت کے ساتھ اپنے گھر آجائے۔ اگر نکاح کا خواہش مند ہو تو اس سے نکاح کی رغبت پیدا ہو۔ اگر دوکان میں رکھے تو خوب نفع ہو۔ اگر بچوں کے گلے میں ڈال دیں تو تمام آفات سے محفوظ رہیں۔ وہ آیات یہ ہیں۔ الٓمّٓ. ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْهِ سے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. تک۔ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے اَنْزَلَ الْفُرْقَانِ. تک الٓمّٓصٓ . کِتَابٌ اُنْزِلَ اِلَیْکَ سے لِلْمُؤْمِنِیْنَ. تک۔ الٓمّٓرٰ.تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ سے لَایُؤْمِنُوْنَ. تک۔ کٓهٰیٰعٓصٓ. سے زَکَرِیَّاتک طٰهٰ سے لِتَشْقٰی. تک۔ طٰسٓمّٓ .تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ. طٰسٓ .تِلْکَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَکِتٰبٍ مُّبِیْنٍ. یٰسٓ .وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۔

صٓ سے شِقَاقٍ تک۔ حٰمٓ۔ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ تک۔ الْمَصِیْرُ۔ تک حٰمٓ عٓسٓقٓ سے الْحَکِیْمُ تک۔ نٓ۔ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ۔ مندرجہ بالا آیات کے اعداد ۱۴۱۸۰ ہیں۔ جن کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۸	۴۷۲۲	۴۷۳۰
۴۷۲۹	۴۷۲۷	۴۷۲۴
۴۷۲۳	۴۷۳۱	۴۷۲۶

مذکورہ بالا آیات کا یہ نقش بھی تقریباً انہی خواص کا حامل ہے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ نیز سحر اور آسیب سے حفاظت کے لئے یہ نقش نہایت ہی مجرب ہے۔ ماہِ رمضان المبارک میں سونے کی تختی، چاندی یا سونے کی انگوٹھی پر کندہ کرا کے استعمال کرنا یا پاس رکھنا عجیب مقناطیسی کشش رکھتا ہے۔ حاکم یا افسر کے سامنے جائے تو وہ مہربان ہو، خود حاکم یا افسر ہو تو اس کے منصب میں استحکام پیدا ہو۔ رقابتیں اور مخالفتیں ناکام ہوں۔ ترقی کی راہ ہموار ہو۔ جملہ مشکلات میں آسانیاں پیدا ہوں۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا ہو۔ غرض یہ نقش جذبِ خلائق کی عجیب وغریب تاثیر رکھتا ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کی دعا

حضرت علی کرم وجہہ فرماتے ہیں غزوۂ بدر سے ایک دن پہلے حضرت خضرؑ سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا کوئی ایسی دعا بتا دیجئے جس

سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الٓمٓ وَالٓمٓ وَالٓمٓصٓ وَالٓرٰ وَالٓمٓرٰ وَکٓھٰیٰعٓصٓ وَطٰہٰ وَطٰسٓمٓ وَطٰسٓ وَطٰسٓمٓ وَیٰسٓ وَصٓ وَحٰمٓ وَحٰمٓ عٓسٓقٓ وَحٰمٓ وَحٰمٓ وَحٰمٓ وَحٰمٓ وَقٓ وَنٓ یَامَنْ ھُوَھُوَ یَامَنْ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَ اِغْفِرْلِیْ وَانْصُرْنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

حضرت علیؓ کی دعا

حضرت علی جب بارگاہ خداوندی میں دعا فرماتے تو اس طرح دعا کرتے تھے۔ یَاکٓھٰیٰعٓصٓ یَاحٰمٓ عٓسٓقٓ اِغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اور ارشاد فرماتے کہ جو شخص اس اسم کے ساتھ دعا کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی دعا مقبول ہو گی اور اس کے مقاصد پورے ہوں گے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ ۔حٰمٓ عٓسٓقٓ اگر حاکم خفا ہو۔ اول تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھیں اس کے بعد کٓھٰیٰعٓصٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور دائیں ہاتھ کی انگلی کو ہر حرف پر بند کرتا جائے اسی طرح حٰمٓ ۔عٓسٓقٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے۔ پھر کٓھٰیٰعٓصٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور بائیں ہاتھ کی انگلی کو کھولتا جائے اس ترکیب کے بعد نظر بچا کر حاکم کی طرف دم کردے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مہربان ہو گا۔

پریشانی کے وقت سرور کائنات ﷺ کا وظیفہ

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ، کَذٰلِکَ یُوْحِیْ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ

اللہ العزیز الحکیم ۔ تو حضور ﷺ نے ہر سختی و شدت کے وقت اس کو اپنا وظیفہ بنا لیا۔

دفع آسیب و جن

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ امام غزالیؒ نے ایک بزرگ کا قصہ نقل کیا ہے کہ کسی بزرگ کی ایک لونڈی شب کو پیشاب کرنے بیٹھی اور آسیب کے اثر سے بے ہوش ہو گئی۔ ان بزرگ نے اٹھ کر یہ کلمات پڑھے تو وہ اسی وقت اچھی ہو گئی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. الٓمٓصٓ. طٰهٰ. طٰسٓمٓ. كٓهٰيٰعٓصٓ . يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ . حٰمٓ. عٓسٓقٓ. قٓ. نٓ. وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ. اس واقعہ کو امام احمد بن علی بونیؒ نے بھی شمس المعارف میں بیان کیا ہے۔ حضرت تھانویؒ نے جن اور آسیب سے نجات پانے کا ایک اور موثر عمل لکھا ہے۔ اگرچہ یہ عمل حروف مقطعات سے متعلق نہیں ہے۔ مگر آسیب کے بیان سے مناسبت کی وجہ سے ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

جن اور آسیب کو ہلاک کرنے کا عمل

ابن قتیبہؒ سے منقول ہے کہ ایک شخص بصرہ میں تجارت کی غرض سے گیا وہاں پہنچ کر کرایہ کا مکان تلاش کیا۔ اتفاق سے کوئی گھر نہ ملا۔ ایک گھر ملا جس میں مکڑی نے جالے بنا رکھے تھے۔ اس نے مالک مکان سے کرایہ پر مانگا۔ اس نے کہا کہ خیر مکان تو دے دوں گا۔ مگر سوچ لو اس میں بہت سے جن رہتے ہیں۔ جو شخص اس میں رہائش کرتا اختیار ہے جن اس کو مار

ڈالتا ہے۔ اس نے کہا، آپ کرایہ پر دے دیجئے آگے اللہ مالک ہے اس نے دے دیا۔ اس شخص نے اس میں قیام کر لیا۔ لیکن جب رات آئی تو ایک شخص سیاہ فام میں جس کی آنکھیں شعلہ کی مانند دہک رہی تھیں آیا۔ اس شخص نے آیت الکرسی پڑھنی شروع کر دی۔ جن بھی آیت الکرسی پڑھنے لگا۔ جب وہ شخص وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ پر پہنچا تو وہ جن جل گیا مگر جن یہ آخری کلمات نہ پڑھ سکا تھا۔

صبح کو اٹھ کر دیکھا تو اس جگہ جلنے کے نشانات اور کچھ راکھ ملی۔ اچانک ایک آواز آئی کہ تو نے بڑا بھاری جن جلا دیا۔ میں نے پوچھا کس چیز سے جلا؟ اس نے آیت الکرسی کے آخری کلمات پڑھ کر بتائے کہ ان کلمات سے۔ **نوٹ:** آیت الکرسی سحر اور آسیب سے تحفظ کا مجرب عمل ہے۔ اول و آخر درود شریف پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مکمل حفاظت رہتی ہے۔

نقش آیت الکرسی

۳۵۵۸	۳۵۵۳	۳۵۶۰
۳۵۵۹	۳۵۵۷	۳۵۵۵
۳۵۵۴	۳۵۶۱	۳۵۵۶

حفاظت سحر و آسیب، شفا امراض، غلبہ بر دشمن مقدمہ اور ترقی کاروبار کے لئے مجرب و آزمودہ ہے۔ میرے معمولات اور مجربات میں سے ہے۔

دیگر

اگر اس نقش کو شرف مشتری میں چاندی کی تختی پر لکھے اور گلے میں ڈالے ہر قسم کی آفات سے حفاظت ہو۔ وبائی امراض کے دنوں میں اس تختی کو گھر میں لٹکانے سے ہر آفت اور ہر بلا سے محفوظ رہے۔ سل، دق، خفقان، مالیخولیا اور جنون والے کے گلے میں ڈالنے سے ان امراض سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ جن بھوت، آسیب اس سے دور رہیں۔ اگر آسیب یا سحر میں مبتلا ہو تو اس نقش کو اس کی برکت سے اس سے نجات حاصل ہو۔

بادی اور خونی بواسیر

ماہ صفر المظفر کے آخری چار شنبہ (بدھ) طلوع آفتاب کے وقت لکھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . الٓمٓ . الٓمٓصٓ . الٓرٰ . قٓ . نٓ . الٓمٓرٰ . کٓھٰیٰعٓصٓ . حٰمٓعٓسٓقٓ طٰهٰ یٰسٓ طٰسٓ طٰسٓمٓ ۔ پانی میں گھولو۔ چاندی کا چھلہ بنوالو اور اس چھلہ کو پانی میں تر کرو۔ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں صاحب مرض پہن لے لیکن بوقت استنجا چھلہ اتار لیا کرے بواسیر بادی ہو یا خونی دور ہو گی۔ اگر کسی کا نکاح نہ ہوتا ہو تو بعد نماز عشاء ان نورانی حروف کو ایک سو ایک بار پڑھو یا لکھ کر بطور تعویذ پاس رکھو۔ چینی کی رکابی پر حروف نورانی لکھ کر دھو کر پینے والا آشوب چشم سے محفوظ رہے گا۔ حاملہ عورت اس کا تعویذ (14 حروف) گلے میں لٹکائے۔ اسقاط حمل سے محفوظ رہے گی۔

رجب کی یکم تاریخ کو حروف نورانی کا یہ نقش مربع لکھ کر چاندی کی انگوٹھی میں پہننے والا یہ فوائد حاصل کرے گا۔

الف: خوف سے امن نصیب ہو گا۔

ب: افسروں سے لطف و مراعات حاصل ہوں گی۔

ج: غصہ دور ہو گا۔

د: انگوٹھی چومنے سے پیاس دور ہو گی۔

ہ۔ بارش کے پانی سے دھو کر انگوٹھی پہنے تو حافظہ تیز ہو گا۔

و: کنواری لڑکی یا لڑکا پہنے تو جلد شادی کا بندوبست ہو گا۔

ز: مرگی والے کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناؤ گے تو مرض دور ہو گا۔

ح: دردزہ والی عورت کو پہناؤ گے تو وضع حمل میں آسانی ہو گی۔

ط: کُندر پر یہ نقش لکھ کر سحر زدہ کو دھونی دو۔ سحر کا اثر دور ہو گا۔

۷۸۶

عسق	طسٓ	حمٓ قٓ	الرٓ نٓ
احد مالک	کافی ملک	نافع	رحمن
محمد بکر	ملک رب	اللہ	کفیل
حمٓعسٓقٓ	طسٓ	الٓمٓصٓ	صٓ قٓ نٓ

مقطعات کا نقش ذوا لکتابۃ بشکل مثمن درج ہے۔ جو لکھ کر آٹے میں لپیٹ کر مریض جانور کو کھلائیں۔ تندرستی نصیب ہو گی۔ بروز پنج شنبہ

بوقت صبح مشک و زعفران سے لکھ کر مجنوں کے بازو پر باندھیں۔ دیوانگی دور ہو گی۔

۷۸۶

الم · المص · الر · المر · کھیعص · طہ · طسم · یس · طس

۷۱	۱۹۱	۲۳۱	۲۷۱	۱۹۵	۱۳	۱۰۹	۱۳۹
۱۱۰	۱۳۸	۱۹۶	۱۳	۲۳۲	۲۷۰	۷۳	۱۶۰
۲۶۹	۲۲۹	۱۶۳	۷۳	۱۳۷	۱۰۷	۱۶	۱۹۷
۱۵	۱۹۸	۱۳۶	۱۰۸	۱۶۴	۷۳	۲۶۸	۲۳۰
۱۳۵	۱۱۳	۱۰	۱۹۹	۲۶۷	۲۳۵	۱۵۸	۷۵
۱۵۶	۷۶	۲۶۶	۲۳۶	۹	۲۰۰	۱۳۳	۱۱۴
۲۰۱	۱۲	۱۱۱	۱۳۳	۷۷	۱۵۹	۲۳۳	۲۶۵
۲۳۴	۲۶۳	۷۸	۱۵۸	۱۱۴	۱۳۲	۲۰۲	۱۱

برائے حمل

جس عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو یا حمل ضائع ہو جاتا ہو۔ ایسی عورت کے لئے مندرجہ ذیل عمل تحریر کر کے تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں تا کہ تعویذ پیٹ پر آویزاں رہے۔ ان شاء اللہ چند ماہ میں حمل ٹھہر جائے گا۔ اور ضائع نہ ہو گا عمل یہ ہے۔

مطلس مبلوس اذونی اهیًا اما یَاحُی یَاقیومُ کهیعص حمعسق فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَلَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ العلیِ

العظیم۔

مصائب و مشکلات سے نجات

اگر کوئی شخص ان روزانہ ان اسماء کو کثرت سے ذکر کرے تو اس کو تمام مصائب اور مشکلات سے جلد نجات مل جائے گی۔ اسماء یہ ہیں۔

المص ، المر ، الر ، کھیعص ، طه ، طسم ، طس ، یس ، ص ن والقلم

باب یازدہم

اس باب میں حروف نورانی کی مختلف تراکیب کے مطابق حروف مقطعات کے عددی، عنصری نقوش وضع کئے گئے ہیں۔اس باب میں مقطعات کے کچھ نادر ونایاب تحقیقی نقوش مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق بھی دیئے گئے ہیں۔

حروف مقطعات کے وضعی کسری اور بالا کسر نقوش بھی اس باب میں آپ کو ملیں گے جو پہلی بار ''عکسِ لوحِ محفوظ'' کی زینت بنے ہیں۔یہ نقوش مختلف مقاصد کے حل کے لئے سریع الاثر ہیں۔

سب سے اہم باب جو اس باب میں ہے وہ نقش مرکب ذات الوجہین ہے جس کی بارہ مختلف رفتاریں دی گئی ہیں۔جو تقریباً تمام شعبہ ہائے زندگی کا احاطہ کرتی ہیں۔

۲۹ سورتوں میں مقطعات کا استعمال

نمبر شمار	مقطعات	سورة	پاره	نمبر شمار	مقطعات	سورة	پاره
۱	الم	البقره	۱	۲	الم	عمران	۳
۳	المص	اعراف	۹	۴	الر	یونس	۱۱
۵	الر	هود	۱۱	۶	الر	یوسف	۱۳
۷	المرا	رعد	۱۳	۸	الر	ابراهيم	۱۳
۹	الر	حجر	۱۳	۱۰	کهیعص	مریم	۱۶
۱۱	طه	طه	۱۶	۱۲	طسم	شعراء	۱۹
۱۳	طس	نمل	۱۹	۱۴	طسم	قصص	۲۰
۱۵	الم	عنکبوت	۲۰	۱۶	الم	روم	۲۱
۱۷	الم	لقمان	۲۱	۱۸	الم	سجده	۲۱
۱۹	یس	یس	۲۲	۲۰	ص	ص	۲۳
۲۱	حم	مومن	۲۴	۲۲	حم	حم سجده	۲۴
۲۳	حم عسق	مومن	۲۵	۲۴	حم	زخرف	۲۵
۲۵	حم	دخان	۲۵	۲۶	حم	الجاشیه	۲۵
۲۷	حم	الحقاف	۲۶	۲۸	ق	ق	۲۶
۲۹	ن	ن	۲۹				

حروف مقطعات کے اعدادی نقوش

اب ہم حروف مقطعات سے بنے ہوئے نقوش پیش کر رہے ہیں۔ جو اپنے خواص کے لحاظ سے زندگی کے ہر موڑ پر کارآمد ہیں۔

عدد اور خانہ کی تبدیلی

علماء جفر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک نقش جو مقاصد کی مختلف انواع میں کام دیتا ہے۔ نقش کی قسم بدل جانے اور خانوں کی تبدیلی سے مقصد کی کسی خاص نوع کے حق میں وہ زیادہ موثر ہو جاتا ہے۔

یہ سب کچھ نقوش بالکل نادر و نایاب ہیں۔ اپنے اثرات کے لحاظ سے انسان کو وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

نیز اگر کسی مرتبہ پر فائز ہو تو اس میں استقامت، پائیداری اور حکمت پیدا کرتے ہیں۔ یہ وہ گوہر نایاب ہیں جو آپ کو عکس لوح محفوظ میں مل رہے ہیں۔

۲۹ حروف مقطعات کے مختلف نقوش اور ان کی بے مثل تاثیرات

حسب ذیل نقوش ۲۹ حروف مقطعات کے اعداد (3385) پر مشتمل ہیں۔ ہر نقش میں اعداد مختلف ملیں گے مگر ہر ایک ضلع کی میزان وہی (3385) آئے گی۔ حسب ذیل میں جو نقوش پیش کیے جا رہے ہیں ان میں سے ایک نقش کوئی بھی ہو جسے ۲۹ حروف کہا جاتا ہے۔

حروف مقطعات کے کچھ نادر و نایاب نقوش

مثلث تسخیر حکام (۲)

۱۱۳۰	۱۱۲۰	۱۱۳۵
۱۱۳۳	۱۱۲۸	۱۱۲۳
۱۱۲۲	۱۱۳۷	۱۱۲۶

عقد النکاح (۳)

۱۱۳۱	۱۱۱۶	۱۱۳۸
۱۱۳۵	۱۱۲۸	۱۱۲۲
۱۱۱۹	۱۱۴۱	۱۱۲۵

مغلوبی دشمن (۴)

۱۱۳۲	۱۱۱۴	۱۱۴۱
۱۱۳۷	۱۱۲۸	۱۱۲۰
۱۱۱۶	۱۱۳۵	۱۱۲۳

زیادتی حافظہ (۵)

۱۱۳۳	۱۱۰۸	۱۱۴۳
۱۱۳۹	۱۱۲۸	۱۱۱۸
۱۱۱۳	۱۱۴۹	۱۱۲۳

صلح و محبت (۶)

۱۱۳۴	۱۱۰۴	۱۱۴۷
۱۱۴۱	۱۱۲۸	۱۱۱۶
۱۱۱۰	۱۱۵۳	۱۱۲۲

شفاء امراض (۷)

۱۶۹۱	۱	۱۶۹۳
۱۶۹۲	۱۶۹۰	۳
۲	۱۶۹۴	۱۶۸۹

تحفظ و غلبہ تسخیر خلائق (۸)

۲	۱	۳۳۷۸
۳۳۷۷	۵	۳
۲	۳۳۷۹	۴

مربع کی چاروں عنصری چالیں

آتشی

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بادی

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

آبی

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

خاکی

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

مربع کے خانوں کی عنصری تقسیم

آتشی ۱	بادی ۱۴	آبی ۱۱	خاکی ۸
خاکی ۱۲	آبی ۷	بادی ۲	آتشی ۱۳
بادی ۶	آتشی ۹	خاکی ۱۶	آبی ۳
آبی ۱۵	خاکی ۴	آتشی ۵	بادی ۱۰

نوٹ: چونکہ اس لحاظ سے مربع کا پہلا خانہ آتشی ہوتا ہے دوسرا بادی تیسرا آبی اور چوتھا خاکی ہے۔

مربع نقش پر کرنے کا طریقہ

مربع نقش پر کرنے کے بہت سے طریقے ہیں مگر عام طور پر جو مروج طریقہ ہے وہ لکھتے ہیں۔

قاعدہ: مطلوبہ اعداد میں سے ۳۰ عدد گھٹا دیں، باقی کو ۴ پر تقسیم کریں جو حاصل تقسیم آئے اس کو خانہ اول میں رکھ کر نقش پر کر لیں۔ اگر تقسیم کے بعد ایک باقی بچے (جسے اصطلاح میں کسر کہتے ہیں) تو خانہ نمبر ۱۳ میں ایک کا اضافہ کر دیں اور اگر دو باقی بچیں تو خانہ ۹ میں ایک کا اضافہ کر دیں اور اگر ۳ باقی بچیں تو خانہ نمبر ۵ میں ایک کا اضافہ کر دیں۔ نقش مکمل ہو جائے گا۔

حروف مقطعات کے مربع نقوش عنصری اقسام کے ساتھ

آتشی

٨٤٦	٨٤٩	٨٥٢	٨٣٨
٨٥١	٨٣٩	٨٤٥	٨٥٠
٨٤٠	٨٥٤	٨٤٧	٨٤٤
٨٤٨	٨٤٣	٨٤١	٨٥٣

بادی

٨٤٩	٨٤٦	٨٣٨	٨٥٢
٨٣٩	٨٥١	٨٥٠	٨٤٥
٨٥٤	٨٤٠	٨٤٤	٨٤٧
٨٤٣	٨٤٨	٨٥٣	٨٤١

آبی

٨٥٢	٨٣٨	٨٤٦	٨٤٩
٨٤٥	٨٥٠	٨٥١	٨٣٩
٨٤٧	٨٤٤	٨٤٠	٨٥٤
٨٤١	٨٥٣	٨٤٨	٨٤٣

خاکی

٨٣٨	٨٥٢	٤٩	٨٤٦
٨٥٠	٨٤٥	٣٩	٨٥١
٨٤٤	٨٤٧	٥٤	٨٤٠
٨٥٣	٨٤١	٤٣	٨٤٨

نقوش کے عنصری اقسام پر تفصیلی بحث ہم قبل ازیں لکھ چکے ہیں جس کا خلاصہ

ہے کہ ایک نقش کو بہت سے طریقوں سے پُر کیا جا سکتا ہے۔ ہر ایک کے
طریقہ استعمال میں فرق ہے اگرچہ یہ فرق لازمی شرائط میں سے نہیں ہے۔
صرف ضرورت و واقعہ اور مواقع پر مبنی ہے۔

نوٹ

یاد رکھئے کہ عامل کا مختلف طبائع رکھنے والے لوگوں سے واسطہ
پڑتا ہے۔ عام طور پر آتشی انداز سے پُر کئے ہوئے نقوش ہی اکثر و بیشتر مفید
ثابت ہوتے ہیں لیکن بعض حالات میں بعض لوگوں کے لئے خاکی اور بعض
کے لئے بادی یا آبی انداز سے لکھے ہوئے نقوش موافق ہوتے ہیں۔ اور کبھی
خاص حالات میں ان چاروں چالوں کو چھوڑ کر دوسری کسی چال سے نقش پُر
کرنا ہوتا ہے۔

حروف مقطعات کے مربع وضعی

وضعی وہ نقوش کہلاتے ہیں جو مخصوص مقاصد میں مختلف مزاج
رکھنے والے لوگوں کے لئے مربع شکل میں وضع کئے جاتے ہیں۔

مربع وضعی کی دو قسمیں ہیں

(1) مربع وضعی بلا کسر (جس چال میں کسر نہ آئے)

(2) مربع وضعی مع کسر (جس چال میں کسر آئے)

یہاں ہم مربع وضعی بلا کسر کے چار نقش اور مربع وضعی مع کسر کے آٹھ نقش

پیش کر رہے ہے۔ مندرجہ ذیل نقوش میں سے ہر ایک نقش مربع ہے اور ۲۹ حروف مقطعات کے اعداد ۳۳۸۵ پر مشتمل ہے۔ چونکہ ہر نقش کو پُر کرنے کا قاعدہ الگ الگ ہے۔ اس لئے ہر نقش کی شکل بدلی ہوئی نظر آئے گی لیکن میزان سب کی یکساں ہو گی۔

ہم بتا چکے ہیں کہ ہر نقش میں اعداد اور خانوں کے رد و بدل سے نقش کی تاثیر میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات نقش کی رفتار (چال) بدل دینے سے غیر معمولی فائدہ ہوتا ہے۔

ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کی کوئی معقول تاویل عامل کے پاس بھی نہیں ہوتی۔ ویسے روزمرہ کے تجربات میں ایسا ہوتا ضرور ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس سلسلہ میں جو تاویل ممکن ہے وہ یہ ہے کہ نقش دعا کی مانند ایک طریقہ علاج ہے۔ خدا کا ایک ہی قانون سب جگہ کارفرما نظر آتا ہے۔

لہٰذا جس طرح دواؤں میں یا دواؤں کی ترکیب استعمال میں رد و بدل کر کے کئی بار نسخہ مرتب ہوتا ہے۔ ٹھیک اس طرح اگر عامل ان نقوش کے ذریعہ اپنے علاج کو کامیاب بنانا چاہتا ہے تو مادی جلب منفعت کو مقصد نہ بنائے۔ مریض کے ساتھ حتیٰ الامکان توجہ اور دردمندی سے کام لے۔ کسی جگہ یا کسی شخص کے حق میں نقش سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا تو نقش کی رفتار بدل دے۔ اگر اس کے بعد بھی کامیابی نہ ہو تو نقش کی قسم بدلے۔ اگر خدانخواستہ پھر بھی کامیابی حاصل نہ ہو تو علم جفر کے قواعد کو ملحوظ رکھ کر کوئی اور مناسب نقش وضع کرے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ کامیابی نہ ہو۔

خدا کے کلام سے مدد لینے والا اور نیک نیتی سے محنت کرنے والا کبھی محروم نہیں ہوا کرتا۔

حروف مقطعات کے چار مربع نقوش بلا کسر اور ان کو پُر کرنے کے طریقے

حفاظت اشیاء و تسخیر خلائق

۸	۱۱	۳۳۶۵	۱
۳۳۶۴	۲	۷	۱۲
۳	۳۳۶۷	۹	۶
۱۰	۵	۴	۳۳۶۶

۳۳۸۵-۲۱=۳۳۶۴ باقی کو ۱۳ خانہ سے آخر تک نقش پُر کریں۔

برائے جملہ مہمات دینی و دنیوی

۸	۳۳۶۲	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۳۳۶۳
۳	۱۶	۳۳۶۰	۶
۳۳۶۱	۵	۴	۱۵

۳۳۸۵-۲۵=۳۳۶۰ باقی کو ۹ خانہ سے ۱۲ خانے تک پُر کریں۔ باقی خانے حسب معمول طبعی ہوں گے۔

(غناء ظاہری و باطنی)

٣٣٥٩	١١	١٤	١
١٣	٢	٣٣٥٨	١٢
٣	١٦	٩	٣٣٥٧
١٠	٣٣٥٦	٤	١٥

٣٣٨٥-٢٩=٣٣٥٦ باقی کو خانہ نمبر ۵ سے ۸ تک پُر کریں۔ باقی خانے حسبِ معمول طبعی ہوں گے۔

(برائے فتوحات)

٨	١١	١٤	٣٣٥٢
١٣	٣٣٥٣	٧	١٢
٣٣٥٤	١٦	٩	٦
١٠	٥	٣٣٥٥	١٥

٣٣٨٥-٣٣=٣٣٥٢ باقی کو خانہ نمبر ۱ اور خانہ نمبر ۴ تک پُر کریں۔ باقی خانے حسبِ معمول طبعی ہوں گے۔

حروف مقطعات کے ۸ نقوش مع کسر

(برائے حفظ و امان و دفع امراض)

١١٢٥	[illegible]	١١٣١	١
١١٣٠	٢	١١٢٤	١١٢٩
٣	١١٣٣	١١٢٦	١١٢٣
١١٢٧	١١٢٢	٤	١١٣٢

٣٣٨٥-١٩=٣٣٧٦÷٣ حاصل تقسیم کو خانہ نمبر ۵ میں رکھ کر نقش پُر کریں۔

(برائے حفظ مال و عیال)

٨٤٥	٨٥١	٨٥٨	٨٣١
٨٥٦	٨٣٣	٨٤٣	٨٥٣
٨٣٥	٨٦٢	٨٤٧	٨٤١
٨٤٩	٨٣٩	٨٣٧	٨٦٠

٣٣٨٥-٦٠=٣٣٢٥÷٤=٨٣١ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر دو دو کے اضافہ کے نقش پُر کریں۔

(براۓ استحکام روزگار)

۸۳۵	۸۵۴	۸۶۳	۸۲۳
۸۶۰	۸۲۶	۸۴۲	۸۵۷
۸۲۹	۸۶۹	۸۴۸	۸۳۹
۸۵۱	۸۳۶	۸۳۲	۸۶۶

۳۳۸۵-۹۰=۳۲۹۵÷۴=۸۲۳ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر تین تین کا اضافہ کریں۔

(براۓ مہربانی حاکم)

۸۴۴	۸۵۶	۸۶۹	۸۱۶
۸۶۵	۸۲۰	۸۴۰	۸۶۰
۸۲۴	۸۷۷	۸۴۸	۸۳۶
۸۵۲	۸۳۲	۸۲۸	۸۷۳

۳۳۸۵-۱۲۰=۳۲۶۵÷۴=۸۱۶ ہر خانہ کے چار چار کا اضافہ ہو گا۔

(براۓ ترقی مدارج)

۸۴۴	۸۵۹	۸۷۴	۸۰۸
۸۶۹	۸۱۳	۸۳۹	۸۶۴
۸۱۸	۸۸۴	۸۴۹	۸۳۴
۸۵۴	۸۲۹	۸۲۳	۸۷۹

۳۳۸۵-۱۵۰=۳۲۳۵÷۴ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں ۵،۵ کا اضافہ کریں۔

(براۓ قوت ووقت و دفع دشمن)

۸۳۳	۸۹۱	۸۸۰	۹۰
۸۷۴	۸۰۷	۸۳۷	۹۲۰
۸۱۳	۸۹۲	۸۳۶	۸۳۰
۸۵۵	۸۲۵	۸۱۹	۸۸۲

۳۳۸۵-۱۸۰=۳۲۰۵÷۴ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھکر ۲،۲ کا اضافہ کریں۔

(براۓ موافقت و محبت زن و شوہر)

۸۳۳	۸۶۳	۸۸۵	۷۹۳
۸۷۸	۸۰۰	۸۳۲	۸۷۱
۸۰۷	۸۹۹	۸۵۰	۸۲۶
۸۵۷	۸۲۴	۸۱۳	۸۹۳

۳۳۸۵-۲۱۰=۳۱۷۵÷۴ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر ہر خانہ میں ۷،۷ کا اضافہ کریں۔

(برائے جملہ حاجات و مشکلات)

۸۳۲	۸۶۶	۸۹۱	۷۸۶
۸۸۳	۷۹۳	۸۳۳	۸۷۴
۸۰۲	۹۰۷	۸۵۰	۸۲۶
۸۵۸	۸۱۸	۸۱۰	۸۹۹

۳۳۸۵-۲۴۰=۳۱۴۵÷۴ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر ہر خانہ میں ۸،۸ کا اضافہ کریں۔

نقش مرکب ذات الوجہین: ایک نادر و نایاب نقش

عملیات کی دنیا میں اس نقش کے سلسلہ میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ ایک انکشاف ہے تو بیجا نہ ہو گا۔

بارہ (۱۲) خانوں کا یہ نقش آپ کو کسی کتاب میں نہیں مل سکتا۔ بعض لوگوں نے بارہ خانوں کا نقش لکھنے کی کوشش کی ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے کو خود معلوم نہیں کہ اس نقش کو پُر کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اور یہ نقش کن اصولوں پر مبنی ہے۔

عملیات کی بعض کتابوں میں بارہ خانہ کا نقش بنا کر اس میں کچھ عدد لکھ دیئے ہیں۔ مگر نہ ان کی ابتدا معلوم ہے نہ انتہا کی کوئی خبر۔ اس لئے وہ نقش پُر کرنے کے اصول ہی کس طرح بتاتے!

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے یہ قیاس کر لیا کہ علم جفر کے

قواعد کی رو سے دو وزنہ کا نقش بھی ممکن ہے۔ اس لئے چاہے بے قاعدہ اور بے قاعدگی کی تحریر کی کتاب میں اس کا تذکرہ آجانا چاہئے۔ دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ کانوں میں یہ کہیں سے بھنک پڑ گئی ہو جاننے والا نقش بھی ہوتا ہے۔ اس لئے انھوں نے بارہ خانے کا نقش بنا کر بے سمجھے بوجھے کچھ لکھ ڈالے۔ جو کسی بھی رخ سے صحیح نہیں بیٹھے۔ اس لئے دونوں اس کی چال بتا سکے اور نہ اس کی اقسام متعین کر سکے۔ ایسی صورت میں اس نقش سے خاطر خواہ فوائد حاصل کرنے کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ بہر کیف ہم نقش مرکب ذات الوجہین جو پیش کر رہے ہیں۔ اس کے بارے میں ہم بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ فنِ عملیات پر اب تک ہندو پاک میں جو کتابیں طبع ہو چکی ہیں۔ ان میں اس نقش کی فنی اعتبار سے کوئی حیثیت پیش نہیں کی جا سکی۔

یہ نقش جس طرح اپنی صورت کے اعتبار سے بے مثال ہے۔ اسی طرح اپنے خواص کا بھی جواب نہیں رکھتا۔

نقش مرکب ذات الوجہین

۲۶	۱۳	۷	۲	۱
۲۶	۵	۹	۲	۱۰
۲۶	۳	۴	۱۱	۸
کل میزان-۷۸	۱/۲۰	۱/۲۰	۱/۱۹	۱/۱۹

نقش مرکب ذات الوجہین

یہ نقش اسم الٰہی یا حکیم سے تعلق رکھتا ہے۔ مساحت کے لحاظ سے اس نقش کے کل اعداد ۷۸ ہوتے ہیں۔ اس کے عدد تفریق ۶۶ ہیں۔

نقش مرکب ذات الوجہین پُر کرنے کا طریقہ

مطلوبہ اعداد میں ۶۶ عدد گھٹا دیں اور باقی کو ۱۲ پر تقسیم کر دیں۔ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر مقررہ چال سے نقش پُر کریں۔

کسر

تقسیم کے بعد اگر کسر واقع ہو تو اس کو ذہن میں رکھیں۔ چونکہ مطلوبہ اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کرنا ہوتا ہے اس لئے کسر ایک سے لے کر ۱۱ تک ہو سکتی ہے۔

کسر کی تفصیل

اگر ایک خانہ باقی رہے گا تو بارہویں خانہ میں اضافہ ہو گا جیسے مطلوبہ اعداد ۳۳۷۹ ہیں ۶۶ گھٹا کر ۱۲ پر تقسیم کیا تو ایک باقی بچا ۲ باقی بچیں تو گیارہویں خانہ میں اضافہ کریں گے۔ جیسے کل عدد ۳۳۸۰ ہیں ۶۶ گھٹا کر ۱۲ پر تقسیم کیا تو ۲ باقی بچے ☆ ایسے ہی اگر کل عدد ۳۳۸۱ ہیں ۶۶ گھٹا کر باقی کو ۱۲ پر تقسیم کیا تو ۳ باقی بچے تو دسویں خانہ میں اضافہ ہو گا اگر کل عدد ۳۳۸۲ ہیں ۶۶ گھٹا کر ۱۲ پر تقسیم کیا تو نویں خانہ میں اضافہ ہو گا ☆ اگر

کل اعداد ۳۳۸۳ ہیں ۶۶ عدد تفریق کے بعد جب ۱۲ پر تقسیم کیا تو ۵ باقی بچے۔ لہٰذا آٹھویں خانہ میں اضافہ ہو گا ☆ اگر کل عدد ۳۳۸۴ ہیں ۶۶ عدد تفریق کر کے جب ۱۲ پر تقسیم کیا تو ۶ باقی بچے لہٰذا ساتویں خانہ میں اضافہ ہو گا ☆ ایسے ہی اگر عدد ۳۳۸۵ ہیں (جو حروف مقطعات کے مخصوص اعداد ہیں) ان میں سے ۶۶ گھٹا کر جب ۱۲ پر تقسیم کیا تو ۷ باقی بچے اس لئے چھٹے خانہ میں اضافہ ہو گا ☆ علی ھذا القیاس ۳۳۸۶ میں جب یہ عمل جاری کیا تو ۸ باقی بچے لہٰذا خانہ ۵ میں اضافہ ہو گا۔ ☆ ۳۳۸۷ میں اجرائے عمل کے بعد ۹ باقی بچے لہٰذا خانہ ۴ میں اضافہ ہو گا ☆ ۳۳۸۸ میں تفریق و تقسیم کے بعد دس باقی بچے ہیں لہٰذا خانہ ۳ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ جب رقم ۳۳۸۹ ہو تو تفریق اور تقسیم کے بعد گیارہ بچیں گے اس لئے دوسرے خانہ میں اضافہ ہو گا۔ نوٹ کسر ایک ہو یا دو، تین ہو یا چار اس سے زائد ۱۱ تک کسر کے خانے میں صرف ایک ہی کا اضافہ کرنا ہوتا ہے۔

نقش مرکب ذات الوجہین کی صوری خصوصیات

یہ نقش تین لائنوں پر مشتمل ہے اور ہر لائن میں چار خانے ہیں جو اس کے مربع ہونے کی واضح نشاندہی کرتے ہیں۔ مگر اوپر سے نیچے تین تین خانے ہیں۔ جو اس کے مثلث ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔ لہٰذا ایک پہلو سے یہ نقش مربع ہے اور دوسرے پہلو سے مثلث۔ گویا مثلث و مربع کے مجموعہ کی شان اس نقش سے نمایاں ہے۔

یہ نقش مساحت کے لحاظ سے مکمل ہے۔ ہم نے مثلث کی تشریح میں بتایا ہے کہ نقش حوا (پندرہ کا نقش) کے ایک ضلع کی میزان ۱۵ ہوتی ہے لیکن اگر تینوں ضلعوں کے مجموعی اعداد لیتے ہیں تو جوڑ ۴۵ آتا ہے۔

یہ نقش اس قدر سادہ اور پرکار ہے کہ اس کے ایک ضلع کی میزان معتبر نہیں ہے جب تک تینوں ضلعوں کے مجموعی اعداد نہ لے لئے جائیں۔

اس طرح اگر اوپر سے نیچے کے لحاظ سے میزان معلوم کرنی ہے تو چاروں ضلعوں کو جمع کر لیجئے مطلوبہ اعداد نکل آئیں گے۔

نقش مرکب ذات الوجہین کا طبعی نقش اس لئے پہلے لکھ دیا ہے کہ عملاً اس کو ملاحظہ فرمالیا جائے۔

نقش مرکب ذات الوجہین کی معنوی خصوصیات

اس نقش کی خصوصیت یہ ہے کہ بعض حالات میں جب کوئی نقش کام نہیں کرتا، یہ نقش اپنے کرشمے دکھاتا ہے۔ اگر وقت اس کا استخراج کا لحاظ کرتے ہوئے پوری شرائط کے ساتھ اس نقش کے مطابق کوئی وضعی نقش پُر کیا جائے تو بسا اوقات ایک ہی نقش سے کایا پلیٹ ہو جاتی ہے۔ بعض خاص امراض میں اس نے مسیحائی اعجاز دکھایا ہے۔

	مُحِیطٌ ۶۷	بِکُلِّ شَیْءٍ		ھُوَ ۱۱	
۲۶ حمعسق	۱۲	۷	۳	۱	نقش
۲۶ حمعسق	۵	۹	۲	۱۰	یا حکیم
۲۶ حمعسق	۳۰	۳	۱۱	۸	۷۸
۷۸	۳۰	۳۰	۱۴	۱۴	
	یا وَدُوْدُ	یا ھَادِی	ھُدَی	یا وَاحِدُ	

نقش مرکب ذات الوجہین

دراصل یا حکیم (اسم الٰہی) کے اعداد کا حامل ہے۔ جس کے کل اعداد ۷۸ ہے۔ نقش کے مجموعی اعداد بھی ۷۸ ہیں۔

آیۂ کریمہ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْئٍ مُحِیْطٌ (وہ اللہ) ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے) ھُوَ ذات خداوندی کی طرف راجع ہے۔ مُحِیْطٌ اس کی صفت حقیر پر دلالت کرتا ہے۔ درمیان میں وضاحتی فقرہ ہے جو مُحِیْطٌ سے متعلق ہے۔ ذات اور صفت پر دلالت کرنے والے دونوں کلموں کے اعداد ۷۸ ہیں۔

نقش کو دائیں سے بائیں ملاحظہ فرمائیں۔ تین مختلف سطروں پر مشتمل ہے۔ ہر سطر ایک ضلع کہلاتی ہے۔ جس کی میزان ۲۶۔ حمعسق کے اعداد جمل کبیر ۷۸ ہیں۔ چونکہ نقش صرف اکائی دہائی پر مشتمل ہے۔ اس

کے اس پہلو کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر ہیئت کو نظر انداز کر دیا جائے تو یہ تین
سطری اعداد رہ جاتے ہیں جو نقش کے مجموعی اعداد ہیں۔

حٰم عٓسٓقٓ کے اعداد جمل صغیر عرف ۲۶ ہیں۔ دائیں سے بائیں
ہر ضلع کی میزان بھی ۲۶ ہے۔ اس طرح نقش کی تینوں سطروں میں سے ہر
سطر میں حٰم عٓسٓقٓ پوشیدہ ہے اور ۲۶ کا عدد اس کی طرف ایک لطیف اشارہ
ہے۔

حٰمٓ عٓسٓقٓ

جمل کبیر	ح	م	ع	س	ق	میزان
	۸	۴۰	۷۰	۶۰	۱۰۰	۲۷۸
جمل صغیر	ح	م	ع	س	ق	میزان
	۸	۴	۷	۶	۱	۲۶

نقش کو اوپر سے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں بجائے تین ضلعوں کے
چار ضلعے ملتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ موقع جمل صغیر کے اعتبار سے
اعداد نکالنے کا نہیں ہے بلکہ جمل کبیر کے لحاظ سے یہاں اعداد نکالے جائیں
گے۔ چنانچہ ان میں سے ہر ضلع کی میزان جس اسم الٰہی کی طرف اشارہ کر
رہی ہے وہاں ابجد کا عام قاعدہ جاری ہوگا۔

پہلے ضلع کی میزان ۱۹ ہے جو (یا) واحد کے اعداد ہیں۔ دوسرے ضلع
کی میزان بھی ۱۹ ہے یہ ھدٰی کے اعداد بھی ہیں۔ اس لئے اس ضلع کی میزان

کو ھدٰی کا مدلول قرار دیا گیا ہے۔ تیسرے ضلع کی میزان بیس ہے۔ جو (یا)
حادی کے اعداد ہیں۔ چوتھے ضلع کی میزان ۲۰ ہے۔ یہ حادی کے علاوہ وَدُوْد
کے بھی اعداد ہیں۔ اس لئے آخری ضلع میں وَدُوْد کو ترجیح دی گئی ہے۔

نقش مرکب ذات الوجہین

یاخدا کے حضور مناجات

یہ نقش جو مرکب ذات الوجہین کے نام سے موسوم ہے، اپنے
اعدادی نتائج کے لحاظ بالکل سے انوکھے انداز میں خدا کے حضور ﷺ ایک
قسم کی (مختلف) مناجات ہے۔ دائیں سے بائیں اعداد کا مجموعہ ۲۶ ہے یا حٰم
عٓسٓقٓ کے عدد جمل صغیر ہیں۔

حضرت علیؑ اپنی مہمات میں جب خدا سے مناجات کرتے تھے تو خدا
کو یا کٓھٰیٰعٓصٓ۔ یا حٰم عٓسٓقٓ سے پکارتے تھے۔ چونکہ نقش کی یہ تین
سطریں یا حٰم عٓسٓقٓ پر مشتمل ہیں۔ گویا بندہ جب نقش کی یہ تین سطریں پڑھتا
ہے تو حضرت علیؑ کے انداز پر تین بار خدا کو پکارتا ہے اور راز دل کہنا چاہتا ہے
مگر وہ یہ سوچ کر کہ وہ دلوں کے حال خوب جانتا ہے اور ہمارے مقصود و مدعا
سے بخوبی واقف ہے۔ اس لئے صرف اپنے خدا کو پکار پکار کر رہ جاتا ہے۔

اوپر سے نیچے چار ضلعے ہیں۔ پہلے ضلع کے اعداد ۱۹ ہیں جو یاٰ وَاحِدُ پر
دلال ہیں اور دوسرے ضلع کے اعداد بھی ۱۹ ہیں جو ھدٰی پر دلالت کرتے ہیں
گویا انسان جب مناجات کر کے اوپر سے نیچے اترتا ہے تو خدا کو اس کے ایک

خاص صفاتی نام کے ساتھ پھر پکارتا ہے۔ جس میں اس کی صفت یکتائی کا واسطہ دیتا ہے کہ میری جملہ مہمات اور زندگی کی ساری تگ ودو صرف تیرے ایک ہی سہارے کے مرہون منت ہے۔ اس لئے میں تیرا در چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ تیرے سوا میرا کوئی بھی تو نہیں ہے۔ زندگی کا کوئی معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا تیری رہنمائی کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تو میری رہبری فرما۔ میری دستگیری فرما۔ میرے لئے شمع ہدایت روشن کر دے تاکہ میں اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکوں۔

تیسرا خانہ 'یَا ھَادِیُ' کا ہے اور چوتھا وَدُوْدُ کا ہے۔ اس میں بندہ اپنے خدا سے الحاح وزاری کے ساتھ پھر کہتا ہے۔ اے زندگی کے تمام معاملات میں راہ دکھانے والے تو مجھ سے ناراض مت ہو۔ تو مجھ سے راضی ہو جا۔ مجھ پر محبت کی نظر فرما۔ تیری ذات وَدُوْدُ ہے اپنی اس صفت کا کچھ حصہ مجھے بھی بخش دے۔

حقیقت یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز تیری مٹھی میں ہے تیری ذات ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (وھُوَ بِکُلِ شئٍ مُحِیط)

ذات حکیم اور اس کی قدرت کے جلوے

اس نقش میں ایک فرماں بردار بندہ کی طرح ہمیں اپنے خدا سے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا مگر اس نے خدا سے کیا مانگا اور خدا کو کیا دیتا ہے۔ بندہ جب اپنے خدا سے الحاح وزاری کے ساتھ دعا کرتا ہے تو وہ ضرور قبول کرتا ہے

اور اس کی پریشانی اور مصیبت دور کر دیتا ہے۔ اَمَّنْ یُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ (قرآن)

نیز حدیث میں ہے کہ "بندہ اپنے خدا سے مانگ کر کبھی محروم نہیں ہو سکتا"۔ یہ الگ بات ہے کہ دنیا کی زندگی جو پوری زندگی کا ایک معمولی سا حصہ ہے وہ اسی زندگی میں دیتا ہے، یا زندگی کے باقی حصہ میں اس کا اجر دے گا (یعنی مرنے کے بعد والی زندگی میں) وہ حکیم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کو کتنا اور کہاں دینا ہے، کب دینا ہے۔ اس کا فیصلہ اس کے ہاتھ میں ہے مگر اس داتا کے در سے کوئی محروم نہیں ہوتا۔

نظام کائنات میں ہر طرف اس کی حکمتوں کے جلوے بکھرے پڑے ہیں۔ ہماری گردوپیش کی دنیا میں جو مناظر ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں ان میں خدا نے یکسانی نہیں رکھی۔ جس طرف نظر ڈالتے آپ کو تنوع اور نگارنگی ملے گی۔ کچھ چیزیں ہم پسند کرتے ہیں کچھ ناپسند۔ اس عظیم الشان کائنات کا نظام چلانے میں کہاں کس چیز کی ضرورت ہے، ہماری عقل کی رسائی وہاں تک نہیں ہو سکتی۔

اس نے آدمؑ کو پیدا کیا اور ان کے ساتھ شیطان کو۔ اس نے گلاب پیدا کئے اور اس کے ساتھ کانٹے کیوں پیدا کر دئے؟ اس نے روشنی پیدا کی مگر تاریکی کیوں پیدا کی؟ انسان کو جو علم اور عقل کا حصہ ملا ہے'' بہت تھوڑا ہے۔ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّاقَلِیْلاً۔ اتنا معمولی سا علم اور اتنی چھوٹی سی عقل ان گہرائیوں تک نہیں پہنچ سکتی۔

بہر کیف انسان اپنی عقل وفہم سے، اپنے علم سے پوری طرح اس گتھی کو نہیں سلجھا سکتا۔ ہم نے خدا سے ایک چیز طلب کی مگر ہمارے حق میں اس کو کیا منظور ہے، منظور ہے یا نہیں؟ یہ بات اس حکیم کے حوالہ کرنے کی ہے۔ غرض ہر بات میں اس کی بے شمار حکمتیں پنہاں ہیں۔ وہ حکیم ہے۔ حکمت ودانائی کے ساتھ وہ اس عظیم الشان نظام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔ اسی لئے خدا کا صفاتی نام حکیم ہے۔ (گہرائیوں کا جاننے والا) حَكِيمُ کے اعداد ۷۸ ہیں۔ مجموعہ اعداد کے لحاظ سے نقش مرکب ذات الوجہین یا حَكِيمُ کا ہے۔

نقش مرکب ذات الوجہین کی بارہ چالیں

مرکب ذات الوجہین کی بارہ چالیں ہیں، ہر چال یا رفتار مختلف مواقع میں پر کام آتی ہے۔ نیز ہر رفتار کا الگ الگ نام ہے۔ جس سے رفتار یاد رکھنے میں آسانی رہتی ہے۔ قدیم عاملین نے آتشی، خاکی، بادی اور آبی کے نام بھی اس لئے تجویز کیے تھے تاکہ نقش کی رفتار یاد رکھی جاسکے۔ نیز نام تجویز کرنے کے لئے انھوں نے نقش کے نام اور انسان کے مابین کوئی نہ کوئی مناسبت بھی ڈھونڈ نکالی ہے۔

نقش کے ناموں میں مناسبت کا لحاظ

نقش انسان کے مفادات کا لحاظ کرتا ہے اور انسان کی ترکیب میں بہت بڑے بڑے چار عناصر ہیں۔ آگ، مٹی، پانی اور ہوا۔ اس مناسبت کا لحاظ

کرتے ہوئے نقوش کی چار قسمیں کردی گئیں۔ آتشی، خاکی، بادی اور آبی۔ مگر اس کے علاوہ قدرت نے انسان میں اور بھی بہت سے عناصر رکھے ہیں۔ مثلاً حدید (لوہا) صاد (تانبا) رصاص (سیسہ) کبریت (گندھک) نورہ (چونا) سیماب (پارہ) وغیرہ۔ طب جدید نے اب تک کی تحقیق میں (۱۰۵) عناصر تک انسان کے اندر پائے جانے کا دعوی کیا ہے۔ ابھی مزید تحقیق کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ مرکب ذات الوجہین کی مزید رفتاروں کے لئے انسان میں پائے جانے والے دیگر عناصر کی مناسبت سے کچھ اور نام تجویز کیے گئے۔ یہی طریقہ ہے جس سے نقش کی مختلف چالیں یاد رکھی جاسکتی ہیں۔ جس کی جو رفتار (چال) موافق آجائے اس کو بنیاد بنالیں اور اس بنیاد پر بہت سے نقوش واضع کرکے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد بھی دوسری چالوں کا تجربہ کرتے رہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے حق میں دوسری نقش اور چال زیادہ مفید ہوجائے۔

نقش مرکب ذات الوجہین

نقش طبعی آتشی

برائے استقرار حمل

۱۳	۷	۲	۱
۵	۴	۰	۳
۳	۲	۱	۹

نقش طبعی بادی

برائے دفع خواب بد

۵	۴	۳	۱۰
۱۲	۷	۹	۱
۳	۳	۱۱	۱

نقش طبعی آبی

برائے دفع غیظ و غضب

۱۰	۳	۴	۵
۱	۹	۷	۱۲
۶	۱۱	۲	۳

نقش طبعی خاکی

برائے مغلوبی دشمن

۱	۹	۷	۱۲
۱۰	۳	۴	۵
۶	۱۱	۲	۳

نقش [illegible] طبعی

دفع کثرت حیض

۶	۱	۳	[illegible]
۱۰	۲	۴	۵
[illegible]	۹	۷	۱۲

نقش حدید طبعی

(برائے امساک)

۳	۴	۱۱	۸
۵	۹	۲	۱۰
۱۲	۷	۶	۱

نقش سیماب طبعی

(مقہوری اعداء)

۶	۷	۱	۱۲
۲	۹	۱۰	۵
۱۱	۴	۸	۳

نقش رصاص طبعی

(دفع کثرت احتلام)

۱۲	۱	۷	۶
۵	۱۰	۹	۲
۳	۸	۴	۱۱

حروف مقطعات کے وضعی نقوش

نقش وضعی آتشی (دفع سحر و آسیب)

۲۸۸	۲۸۳	۲۸۲	۲۷۶
۲۸۰	۲۸۵	۲۷۷	۲۸۶
۲۷۸	۲۷۹	۲۸۷	۲۸۴

نقش وضعی بادی (دفع جنون)

۲۸۰	۲۸۵	۲۷۷	۲۸۶
۲۸۸	۲۸۳	۲۸۲	۲۷۶
۲۷۸	۲۷۹	۲۸۷	۲۸۴

نقش وضعی آبی (دفع آفات)

۲۸۶	۲۷۷	۲۸۵	۲۸۰
۲۷۶	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۸
۲۸۴	۲۸۷	۲۷۹	۲۷۸

نقش وضعی خاکی (دفع خوف)

۲۷۶	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۸
۲۸۶	۲۷۷	۲۸۵	۲۸۰
۲۸۴	۲۸۷	۲۷۹	۲۷۸

نقش حدیدہ وضعی (حل مبہمات)

۲۷۸	۲۷۹	۲۸۷	۲۸۴
۲۸۰	۲۸۵	۲۷۷	۲۸۶
۲۸۸	۲۸۳	۲۸۲	۲۷۶

نقش صادو وضعی (دفع دشمن)

۲۸۴	۲۸۷	۲۷۹	۲۷۸
۲۸۶	۲۷۷	۲۸۵	۲۸۰
۲۷۶	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۸

نقش رصاص وضعی (حفظ و امان)

۲۸۸	۲۷۶	۲۸۳	۲۸۲
۲۸۰	۲۸۶	۲۸۵	۲۷۷
۲۷۸	۲۸۴	۲۷۹	۲۸۷

نقشِ سیماب وضعی (محبت زوجین)

۲۸۲	۲۸۳	۲۷۶	۲۸۸
۲۷۷	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۰
۲۸۷	۲۷۹	۲۸۴	۲۷۸

نقش سیمیں طبعی (دفع جنون وخفقان)

۵	۱۰	۹	۲
۱۲	۱	۷	۶
۳	۸	۴	۱۱

نقش زریں طبعی (محافظ صحت)

۲	۹	۱۰	۵
۶	۷	۱	۱۲
۱۱	۴	۸	۳

نقش کبریت طبعی (دفع مرض جذام وبرص)

۲	۹	۱۰	۵
۱۱	۴	۸	۳
۶	۷	۱	۱۲

نقش نورہ طبعی (دفع نکسیر)

۲	۱۰	۹	۵
۱۱	۸	۴	۳
۶	۱	۷	۱۲

حروف مقطعات کے وضعی نقوش

نقش سیمیں وضعی (زیادتی علم)

۲۸۰	۲۸۶	۲۸۵	۲۷۷
۲۸۸	۲۷۶	۲۸۳	۲۸۲
۲۷۸	۲۸۴	۲۷۹	۲۸۷

نقش زریں وضعی (کشائش رزق)

۲۷۷	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۰
۲۸۲	۲۸۳	۲۷۶	۲۸۸
۲۸۷	۲۷۹	۲۸۴	۲۷۸

نقش کبریت وضعی (جلدی امراض)

۲۷۷	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۰
۲۸۷	۲۷۹	۲۸۴	۲۷۸
۲۸۲	۲۸۳	۲۷۶	۲۸۸

نقش نورہ وضعی (جملہ دفع امراض)

۲۷۷	۲۸۶	۲۸۵	۲۸۰
۲۸۷	۲۸۴	۲۷۹	۲۷۸
۲۸۲	۲۷۶	۲۸۳	۲۸۸

باب دوازدہم

اس باب میں تمام حروف مقطعات کی زکات کے تین مستند طریق ظاہر کئے گئے ہیں۔

زکات صغیر برائے فتوحات وجمعیات

زکات وسیط برائے مہمات کلی مشروعہ

زکات کبیر برائے تسخیر روحانیات نورانیہ

ان میں سے کسی بھی ایک طریقہ سے زکات ادا کر لینے کے بعد آپ حروف نورانیہ کی الواح ونقوش تیار کر کے عوام والناس کو دے سکتے ہیں۔ ایک طریقہ زکات ہم نے باب نمبر 9 میں بھی دیا ہے وہ ہر حرف کی الگ الگ زکات کا طریقہ ہے۔ کسی بھی طریقہ زکات کی ادائیگی سے قبل مصنف "عکس لوح محفوظ" سے اجازۃ اعملیات کا سرٹیفکیٹ ضرور حاصل کریں تا کہ آپ کی شبانہ روز کی محنت ضائع نہ ہو۔ اس باب کے آخر میں ایک سریع التاثیر دن کے عنوان سے حروف نورانیہ کی ایک خاص لوح تیار کرنے کا طریقہ ظاہر کیا گیا ہے۔

حروف نورانی کی زکات کا طریقہ

حروف ابجد میں ۲۸ حروف ہیں۔ ان کی متعدد اقسام میں سے ایک قسم نورانی وظلماتی حروف کی ہے۔ ۱۴ حروف نورانی ہیں اور ۱۴ حروف ظلمانی ہیں۔ وہ حروف مقطعات جو قرآن کریم کی سورتوں کے اول میں آئے ہیں۔ وہ تمام حروف نورانی سے مرکب ہیں۔ انھیں مفتاح السورہ بھی کہتے ہیں یعنی سورتوں کی کلید اور وہ یہ ہیں۔

الٓمٓ ، الٓمٓصٓ ، الٓرٰ ، الٓمٓرٰ ، کٓھٰیٰعٓصٓ ، طٰہٰ ، طٰسٓمٓ ، طٰسٓ ، یٰسٓ ، صٓ ، حٰمٓعٓسٓقٓ ، حٰمٓ ، قٓ ، نٓ یہ تمام حروف اسماء چودہ ہیں۔ اگر ان سے مکرر حروف گرا دیئے جائیں تو باقی یہ حروف رہ جاتے ہیں۔ الٓر، کٓھٰیٰعٓصٓ، طٰسٓ، حٰمٓ ، قٓ ، نٓ یہ ترتیب الہیہ ہے۔ یہی حروف نورانی انہی اسماء سے اللہ پاک نے قرآن کی حفاظت کی ہے۔ قرآن کریم میں باقی تمام حروف نورانی وظلمانی کا مرکب ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ کتاب میں راز ہوتا ہے اور قرآن شریف میں خدا کا راز اوائل سورہ میں ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ ہر کتاب میں صفوۃ ہے اور قرآن کریم کی صفوۃ حروف تہجی میں ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کو سمجھنے والے علما تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اول اہل تفسیر، یہ سب سے ادنی ہیں۔ دوسرے اہل تاویل، یہ درمیانہ درجہ کے ہیں۔ تیسرے اہل فہم اور یہ سب سے بڑھ کر ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو حکمت کے ساتھ گفتگو

کرتے ہیں۔ اور خدا کی طرف سے عنایت ہونی والی حکمت میں فہم سے کام لیتے ہیں۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کی ہر آیت میں ۶۰ ہزار فہم ہیں۔ بعض فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں ستر ہزار علم پوشیدہ ہیں اور بعض بزرگانِ اکابر نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف زمین و آسمان کی حقیقت کی قوتِ حاملہ ہے اور قربِ قیامت میں سینوں سے اٹھالیا جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی جاننے والا نہیں رہے گا۔ امام بونیؒ فرماتے ہیں کہ اے طالبِ صادق! خدا تجھے کیمیائے سعادتِ ابدی تک پہنچائے۔ اور علم اسمائے الٰہی علم شریف نورانی اور سِرِّ لطیف روحانی ہے۔ بڑے بڑے اولیاء مثل امام غزالیؒ اور فخرالدین رازیؒ وغیرہ نے اس طرف کامل توجہ کی ہے۔ جو اہلِ توجہ کو حاصل ہوا ہے۔ اور جہلاء غافلین اس سے ناواقف ہیں۔ مراۃ الاسرار اور مرکز دائرہ انور نبی مختار حضرت رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ علم مثل ایک خزانہ ہے۔ جس کو صرف علماء ہی جانتے ہیں اور جب وہ اس کا بیان کرتے ہیں تو ناواقف اس کا انکار کرتے ہیں۔ پس اے برادرانِ باصفا یہ علم دُرِ مکنون ہے۔ اگر اس کو حاصل کرلوگے۔ تو ایک خزانہ ایسا ملے گا جو کہیں سے کسی قیمت پر بھی نہیں خریدا جاسکتا۔

قرآن شریف کے مقطعات کی نسبت مختلف علماء نے مختلف صفات اور معنی بیان فرمائے ہیں۔ بعض نے اسے اسمائے ذات میں شمار کیا ہے۔ بعض اسمائے صفات پر دلالت کرتے ہیں اور وہ جو اسماء قرآن مجید کی حفاظت

کرتے ہیں وہ نورانی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان حروف کی مہر اکثر سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات کی صورت میں لگادی ہے۔ یہی اعلان ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون علمائے روحانیات نے حروف نورانی کے بہت خواص لکھے ہیں۔ تمام حروف کو مرکب یا مفرد طور پر ان کا تعلق کواکب سے بتایا ہے اور ان سے کام لینے کے طریقوں کا انکشاف کیا ہے۔ مجھ ناچیز کو بھی اللہ تعالیٰ نے چند اسرار سے اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل آگاہی دی ہے۔

حروف نورانی کی زکات کے تین طریقے

اس کی زکات کے تین طریقے ہیں۔

اول صغیر برائے فتوحات وجمعیات،

دوم وسیط برائے مہمات کلی مشروعہ،

سوم کبیر برائے تسخیر روحانیات نورانیہ۔

عوام کے لئے زکات صغیر کافی ہے۔ اس لئے اس طریقہ کا پہلے اظہار کیا جاتا ہے۔ اس کی زکات چودہ دنوں کی ہوتی ہے۔ اس کو چاند کی پہلی سے چودہ تک مکمل کیا جاتا ہے اور ایسا ماہ انتخاب کیا جاتا ہے۔ جس کے چاند کے ناحصہ میں قمر در عقرب نہ ہو اور قمر زہرہ یا مشتری یا عطارد سے نظر تثلیث یا تسدیس یا قرآن میں ہو۔ دورانِ زکات غذا حلال کھائے۔ حیوانی غذا ترک کرے۔ لباس ہمیشہ پاک وصاف اور معطر پہنے (ہمیشہ کا مطلب ہے

کہ سارا دن) قرآن کی تلاوت رکھے اور بخور و عنبر اشہب بوقت زکات روشن کیا کرے۔ تب عمل لیں مشغول ہو۔ اسمائے الٰہی ۶۶ دئے جاتے ہیں۔ جو صرف حروف نورانی سے مرکب ہیں۔ ان کو ہر روز ۶۶ مرتبہ پڑھنا ہے اور ہر مرتبہ کے بعد حروف نورانی بہ ترتیب مفرد ایک بار پڑھتے ہیں۔ اس طرح آلر، کھیعص، طس، حم، ق، ن۔ اور ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ آیت نور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ پڑھنا ہے اور ہر مرتبہ کے بعد ایک دفعہ حروف نورانی بہ ترتیب مفرد پڑھنا ہے۔

ہر روز جب اسمائے الٰہی کا ورد کرے تو اس دن کی لوح حروف مقطعہ نورانی اور ایک لوح اعداد نورانی کی لکھے۔ اس کے بعد ۲۸ مرتبہ عزیمت پڑھے۔ اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ اسمائے الٰہیہ کے ورد کے بعد اگر الواح نہ لکھ سکے تو دن میں اس دن کے متعلقہ ستارہ کی ساعت میں ہر دو نقوش لکھے۔ خواہ وہ کسی بھی وقت میں آئے اور بعد میں ۲۸ مرتبہ عزیمت پڑھ لے۔ مثلاً الم کی الواح ساعت زحل میں لکھے۔ لیکن یہ ساعت سعد ہونی چاہئے اور دن میں آنی چاہئے۔ نقوش لکھنے کے بعد وہ کاغذ قرآن مجید کے اندر رکھ دیں۔ اگلے دن اگلے نقوش اسی کاغذ پر پہلے نقوش کے نیچے لکھ دے اس

طرح ۲۸ نقوش ایک ہی کاغذ پر لکھے ہوں گے۔ باریک کاغذ لیں۔ ۱۴ دنوں کے بعد بھی وہ نقوش قرآن مجید میں ہی رہیں گے۔ ان ادوار کے دوران انوار خفیہ اسی طور پر پڑتے ہیں کہ طبع میں ہلکاپن اور مسرت سی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کیفیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

۶۶ عدد اسم اللہ کے ہیں۔ ۶۶ ہی ہم نے اسمائے الٰہی استخراج کئے ہیں۔ حروف سورۂ اخلاص معہ بسم اللہ کے بھی ۶۶ ہی ہیں اور وہ اسماء جن کا ذکر کرنا ہے وہ یہ ہیں۔ ان کو حرف ندا یا کے ساتھ پڑھنا ہے۔

جن چودہ الواح کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے لئے ایک جدول تیار کی گئی ہے۔ جس سے نقوش و الواح بنتی ہیں اور جس سے ہر شخص کے ستارہ کے مطابق اسمائے الٰہی نورانی معلوم ہوتے ہیں۔ میں اس امر کو واضح کر دوں کہ میں نے مدتوں اس علم میں سعی کی۔ غور و خوض کیا۔ پھر ریاضت کشی کے لئے اپنے مدعا اور اغراض دنیا کو ترک کیا۔ تو ان چند اسرار پر اطلاع پائی۔ آپ دنیا بھر میں گھوم لیں۔ مگر حروف نورانی کے یہ راز اس درگاہ قطبیہ کے علاوہ کہیں سے نہ مل سکیں گے۔ مجھے تو فضل الٰہی سے ہاتھ آئے ہیں اور ان کی برکات و اثرات بھی سوائے اس در کے کہیں سے نہ جاری نہ ہو گا۔

جدول حروف مقطعات نورانیہ

روز	مقطعات	اعداد	حروف نورانی	ملفوظی	اعداد	ستارہ
پہلا	الٓمٓ	۷۱	ا	الف	۱۱۱	زحل
دوسرا	الٓمٓصٓ	۱۶۱	ل	لام	۷۱	مشتری
تیسرا	الٓرا	۲۳۱	م	میم	۹۰	مریخ
چوتھا	الٓمٓرا	۲۷۱	ص	صاد	۹۵	شمس
پانچواں	کٓھٰیٰعٓصٓ	۱۹۵	ر	را	۲۰۱	زہرہ
چھٹا	طٰہٰ	۱۴	ک	کاف	۱۰۱	عطارد
ساتواں	طٰسٓمٓ	۱۰۹	ہ	ہا	۶	قمر
آٹھواں	طٰسٓ	۶۹	ی	یا	۱۱	زحل
نواں	یٰسٓ	۷۰	ع	عین	۱۳۰	مشتری
دسواں	صٓ	۹۰	ط	طا	۱۰	مریخ
گیارھواں	حٰمٓ	۴۸	س	سین	۱۲۰	شمس
بارھواں	حٰمٓعٓسٓقٓ	۲۷۸	ح	حا	۹	زہرہ
تیرھواں	قٓ	۱۰۰	ق	قاف	۱۸۱	عطارد
چودھواں	نٓ	۵۰	ن	نون	۱۰۶	قمر

پہلا دن

آپ نے پہلے (66) بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ جو یہ ہیں۔

(1) یَا اَللّٰہُ ، یَااَللّٰہُ ، یَااَللّٰہ. (2) یَارَحْمٰنُ . (3) یَارَحِیْمُ . (4) یَا مَالِکُ (5) یَاسَلَامُ . (6) یَاظَاہِرُ . (7) یَامُطَہِّرُ . (8) یَاقَاہِرُ . (9) یَا قَہَّارُ (10) یَا نَاصِرُ . (11) یَا سَمِیْعُ . (12) یَاعَلِیْمُ . (13) یَاحَکِیْمُ . (14) یَاحَلِیْمُ . (15) یَا مُحِیْطُ . (16) یَامُحْصِیَ . (17) یَاحَیُّ . (18) یَاقَیُّوْمُ . (19) یَامَلِیْکُ . (20) یَامَانِعُ . (21) یَامُقْسِطُ . (22) یَاحَقُّ . (23) یَاغَنِیُّ . (24) یَامُغْنِیُ . (25) یَامُعْلِیُّ (26) یَامُحْیِیُ . (27) یَاکَرِیْمُ . (28) یَاعَلِیُّ . (29) یَامَلِیُّ . (30) یَاعَلَّامُ . (31) یَامُعَلِّمُ . (32) یَاحَنَّانُ . (33) یَامَنَّانُ . (34) یَارَاحِمُ (35) یَاسُلْطَانُ . (36) یَامُحْسِنُ . (37) یَامُنْعِمُ . (38) یَامُکَرِّمُ (39) یَامُعَظِّمُ . (40) یَامُصْلِحُ . (41) یَامُلْہِمُ . (42) یَاعَاصِمُ (43) یَامَانِحُ . (44) یَامُسَلِّمُ . (45) یَامُعِیْنُ . (46) یَاکَامِلُ . (47) یَاحَامِلُ (48) یَاقَاسِمُ . (49) یَاصَانِعُ . (50) یَااَکْمَلُ . (51) یَاسَرِیْعُ (52) یَا مُبِیْعُ . (53) یَااَمَانُ . (54) یَامُیَسِّرُ . (55) یَامُنِیْرُ . (56) یَامُبِیْرُ . (57) یَانَصِیْرُ . (58) یَاآخِرُ . (59) یَااَوَّلُ . (60) یَاآمِرُ (61) یَانَاجِیُ . (62) یَاکَافِیُ . (63) یَا مُعْطِیُ . (64) یَاسَنِیُّ . (65) یَااَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ . (66) یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ . الرٰ. کٓھٰیٰعٓصٓ. طٰسٓ. حٰمٓ

ق ن: یہ 66بار ورد کرنا ہے۔اس کے بعد لوح حرفی و عددی نقوش الگ کاغذ پر لکھنے ہیں اور یہ کاغذ قرآن پاک میں ہی رہیں گے۔پہلے دن کے لئے جو لوح و نقش لکھنا ہے۔اس کی چال بھی لکھی جا رہی ہے۔پہلے دن کے لئے حرف الف اور الم برطابق چال لکھنا ہے۔

رفتار نقش

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

لوح الف

۱۰۸	۱۱۳	۱۱۲
۱۱۵	۱۱۱	۱۰۷
۱۱۰	۱۰۹	۱۱۴

الم

م	ل	ا
ا	م	ل
ل	ا	م

کاغذ پر نقوش مکمل کرنے کے بعد آپ نے 33بار آیت نور کا ورد کرنا ہے۔آیت نور 33بار ہر نماز کے بعد پڑھنی ضروری ہے۔یہ عمل کا حصہ ہے۔

اس کے بعد یعنی پہلے دن اسمائے الٰہی 66+نقوش+33بار آیت نور کے بعد پہلے دن کے لئے 28بار عزیمت پڑھنی بھی لازمی ہے۔پہلے دن جو عزیمت پڑھنی ہے وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَااَيُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَكَّلُوْنَ يَاالْاَلْفِ لِلْمَكْتُوْبِ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّ هَاالْمَوْرِعُ فِيْهَااَسْمِعُوْا قَوْلِيْ وَاَجِيْبُوْادَعْوَتِيْ وَاَطِيْعُوْااَمْرِيْ بِجَمِيْعِ الْاَلْفِ الْمَسْطُوْرِفِيْ التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِيْعِ الْكُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْمُعَظَّمَاتِ الٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَبَشَّرَكُمُ اللّٰهُ بِالْجَنَّتِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَايَدْعُوْنَ.

آیت نور 33بار ہر نماز کے لئے پڑھنا ضروری ہے۔آیت نور یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍاَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُمِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّاشَرْقِيَّةٍ وَّلَاغَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَايُضِيْٓءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌعَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ الٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ.

دوسرا دن

آپ نے 66مرتبہ اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر لوح اور نقش دوسرے دن کا اسی کاغذ پر لکھنا ہے۔ جس کاغذ پر پہلے دن لوح اور نقش لکھ کر قرآن پاک میں رکھا تھا۔ دوسرے دن کا نقش اور لوح اس طرح ہے۔

مربع چال

٨	١١	١٤	١
١٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	٥	٤	١٥

المص

ص	م	ل	ا
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ل	ا	ص	م

لام

٦٨	٧٣	٧٢
٧٥	٧١	٦٧
٧٠	٦٩	٧٤

چونکہ المص میں چار لفظ ہیں۔ اس لئے اسے مربع چال کے مطابق پُر کیا

جائے گا اور اس کا متعلقہ حرف لام ہے۔ وہ بھی قانون و ضابطے کے مطابق مثلث کی چال کے مطابق پُر کیا جائے گا۔ یہ ٦٧ سے شروع ہو کر ٧٥ پر ختم ہو گا۔ بعدہ آیت نور 33 بار ورد کرنا ہے۔ بعد ازاں دوسرے دن کے حرف کے مطابق 28 مرتبہ عزیمت پڑھنی ہے جو اس طرح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَكَّلُوْنَ بِالَامِ الْمَكْتُوْبِ فِیْ لَوْحِ مَحْفُوْظٍ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسَرِّهَاالْمُوَرَّعُ فِيْهَا اَسْمِعُوْا قَوْلِیْ وَاَجِيْبُوْا دَعْوَتِیْ وَاَطِيْعُوْااَمْرِی بِجَمِيْعِ بِالَامِ الْمَسْطُوْرِ فِی التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِيْعِ الْكُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْمُعَظَّمَاتِ الٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَبَشَّرَكُمُ اللّٰهُ بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَايَدَّعُوْنَ.

تیسرے دن

پہلے آپ نے 66مرتبہ اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر آپ نے قرآن پاک میں رکھے ہوئے کاغذ پر تیسرے دن کی لوح اور نقش لکھنا ہے۔ لوح اور تیسرے دن کا نقش یہ ہے۔

الر

ر	ل	ا
ا	ر	ل
ل	ا	ر

میم

۸۷	۹۲	۹۱
۹۴	۹۰	۸۶
۸۹	۸۸	۹۳

رفتار نقش

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

نقوش ہائے لکھنے کے بعد آپ نے 33 بار آیت نور کا ورد کرنا ہے۔ اس کے بعد تیسرے دن کی 28 بار عزیمت پڑھنی ہے۔ جو اسطرح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَكَّلُوْنَ بِالٓرٓا۔ الْمَكْتُوْبِ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّهَاالْمُوْرِعُ فِيْهَا اَسْمِعُوْا قَوْلِيْ وَاَجِيْبُوْا دَعْوَتِيْ وَاَطِيْعُوْااَمْرِيْ بِجَمِيْعِ بِالٓرٓ الْمَسْطُوْرِ فِي التَّوْرَاتِ وَالْاَنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ

وَالْفُرْقَانِ وَجَمِيْعِ الْكُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْمُعَظَّمَاتِ آلٓرٓ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَبَشَّرَكُمُ اللّٰهُ بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا يُدْعَوْنَ۔

چوتھا دن

پہلے آپ نے 66 بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر کاغذ پر چوتھے دن کا نقش اور لوح لکھنا ہے۔ جو اس طرح ہے۔ یہ مربع چال سے ہیں اور اس کا متعلقہ لفظ صاد ہے۔

مربع چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

المر

ر	م	ل	ا
ا	ل	م	ر
م	ر	ا	ل
ل	ا	ر	م

صاد

۹۲	۹۷	۹۶
۹۹	۹۵	۹۱
۹۴	۹۳	۹۸

کاغذ پر لکھنے کے بعد آپ نے 33بار آیت نور کا ورد کرنا ہے۔ یہ عمل کا حصہ ہے۔ اس کے بعد چوتھے دن کے لئے 28بار عزیمت پڑھنی ہے۔ جو اس طرح ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَیُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَکَّلُوْنَ بِا لْصَادُالْمَکْتُوْبِ فِیْ لَوْحِ مَحْفُوْظِ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّهَاالْمُوْرِعْ فِیْهَا اَسْمِعُوْا قَوْلِیْ وَاَجِیْبُوْا دَعْوَتِیْ وَاَطِیْعُوْااَمْرِیْ بِجَمِیْعِ بِالْصَادِالْمَسْطُوْرِ فِی التَّوْرَاتِ وَالْاَنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِیْعِ الْکُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمَنْزَلِ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءَ اللّٰہِ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْمُعَظَّمَاتِ آلٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ وَبَشَّرَکُمُ اللّٰہُ بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِهَایَدَّعُوْنَ.

پانچواں دن

پہلے آپ نے 66بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر پانچویں دن کے لئے لوح و نقش کاغذ پر لکھنے ہیں۔ جو یہ ہیں۔ چونکہ پانچویں دن کے لئے جو حرف ہے۔ وہ کھیعص ہے۔ اس سے مخمس چال سے نقوش تحریر ہوں گے۔

کھیعص

ص	ع	ی	ھ	ک
ی	ھ	ک	ص	ع
ک	ص	ع	ی	ھ
ع	ی	ھ	ک	ص
ھ	ک	ص	ع	ی

را

۱۹۸	۲۰۳	۲۰۲
۲۰۵	۲۰۱	۱۹۷
۲۰۰	۱۹۹	۲۰۴

مخمس چال

۲۵	۱۹	۱۳	۷	۱
۸	۲	۲۱	۲۰	۱۴
۱۶	۱۵	۹	۳	۲۲
۴	۲۳	۱۷	۱۱	۱۰
۱۲	۶	۵	۲۴	۱۸

نقوش تحریر کرنے کے بعد آپ نے پانچویں دن کے لئے 33بار آیت نور کا ورد کرنا ہے۔اس کے بعد پانچویں دن کے 28بار عزیمت پڑھنی ہے جو اس طرح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَكَّلُوْنَ بِالرَّاالْمَكْتُوْبِ فِيْ لَوْحِ مَحْفُوْظِ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّهَاالْمُوْرِعُ فِيْهَا اَسْمِعُوْا قَوْلِيْ وَاَجِيْبُوْا دَعْوَتِيْ وَاَطِيْعُوْااَمْرِيْ بِجَمِيْعِ بِالرَّا الْمَسْطُوْرِ فِي التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِيْعِ الْكُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْمُعَظَّمَاتِ الٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَبَشَّرَكُمُ اللّٰهُ بِالْجَنّٰتِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَايَدَّعُوْنَ.

چھٹا دن

سب سے پہلے آپ نے چھٹے دن کے لئے 66بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔اس کے بعد کاغذ پر چھٹے دن کا نقش اور لوح تحریر کرنا ہے۔جو یہ ہے۔

رفتار نقش

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

لوح حرفی طہ

ا	ہ	ط
ط	ا	ہ
ہ	ط	ا

نقش کاف

۹۸	۱۰۳	۱۰۳
۱۰۵	۱۰۱	۹۷
۱۰۰	۹۹	۱۰۴

لوح اور نقش کاغذ پر لکھنے کے بعد آپ نے 33بار آیت نور کا ورد

کرنا ہے۔ پھر چھٹے دن کے لئے 28 بار عزیمت پڑھنی ہے جو اس طرح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَكَّلُوْنَ بِالْكَافِ الْمَكْتُوْبِ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّهَاالْمُوَرَّعِ فِيْهَا اسْمَعُوْا قَوْلِيْ وَاَجِيْبُوْا دَعْوَتِيْ وَاَطِيْعُوْا اَمْرِيْ بِجَمِيْعِ بِالْكَافِ الْمَسْطُوْرِ فِي التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِيْعِ الْكُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْمُعَظَّمَاتِ آلٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَبَشَّرَكُمُ اللّٰهُ بِالْجَنّٰتِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا يَدَّعُوْنَ.

ساتواں دن

پہلے آپ نے 66 بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر آپ نے ساتویں دن کی لوح اور نقش کاغذ پر لکھنا ہے۔ جو یہ ہے۔

رفتار نقش

٢	٧	٦
٩	٥	١
٤	٣	٨

طسم

م	س	ط
ط	م	س
س	ط	م

ھا

٣	٨	٧
١٠	٦	٢
٥	٤	٩

ہر دو نقوش کاغذ پر لکھنے کے بعد آپ نے 33 بار آیت نور کا ورد کرنا ہے۔ اس کے بعد ساتویں دن کے لئے 28 بار عزیمت پڑھنی ہے جو اس طرح ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَكَّلُوْنَ بِالْهَا الْمَكْتُوْبِ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّهَاالْمُوَرَّعِ فِيْهَا اسْمَعُوْا قَوْلِيْ وَاَجِيْبُوْا دَعْوَتِيْ وَاَطِيْعُوْا اَمْرِيْ بِجَمِيْعِ الْهَاالْمَسْطُوْرِ فِي التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِيْعِ الْكُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْمُعَظَّمَاتِ آلٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَبَشَّرَكُمْ بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا يَدَّعُوْنَ.

آٹھواں دن

پہلے آپ نے 66 بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر کاغذ پر لوح اور نقش لکھنا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

رفتار نقش

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

طس

ین	س	طا
طا	ین	س
س	طا	ین

نقش تحریر کرنے کے بعد آپ نے 33 بار آیت نور کا ورد کرنا ہے۔ پھر آپ نے 28 بار آٹھویں دن کے لئے جو عزیمت پڑھنی ہے وہ اس طرح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَا الْاَرْوَاحِ الْمُوَكَّلُوْنَ بِالْيَا الْمَكْتُوْبِ فِيْ لَوْحِ مَحْفُوْظٍ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّهَا الْمُوْدَعِ فِيْهَا اَسْمِعُوْا قَوْلِيْ وَاَجِيْبُوْا دَعْوَتِيْ وَاَطِيْعُوْا اَمْرِيْ

بِجَمِيْعِ بِالْيَا الْمَسْطُوْرِ فِي التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِيْعِ الْكُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنْزَلِ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْمُعَظَّمَاتِ الٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَبَشَّرَكُمُ اللّٰهُ بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا يَدَّعُوْنَ۔

نواں دن

پہلے آپ نے 66 بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر آپ نویں دن کی لوح اور نقش کاغذ پر لکھنا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

رفتار نقش

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

یسین

ین	س	یا
یا	ین	س
س	یا	ین

عین

۱۳۷	۱۳۲	۱۳۱
۱۳۴	۱۳۰	۱۲۶
۱۲۹	۱۲۸	۱۳۳

کاغذ پر نقش اور لوح تحریر کرنے کے بعد آپ نے 33بار آیت نور کاورد کرنا ہے۔ پھر آپ نے 28بار نویں دن کے لئے جو عزیمت پڑھنی ہے ووہ اس طرح ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَیُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَکَّلُوْنَ بِالْعَیْنِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ لَوْحِ مَحْفُوْظِ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّهَاالْمُوْدِعُ فِیْهَا اَسْمِعُوْا قَوْلِیْ وَاَجِیْبُوْا دَعْوَتِیْ وَاطِیْعُوْا اَمْرِی بِجَمِیْعِ بِالْعَیْنِ الْمَسْطُوْرِ فِی التَّوْرَاتِ وَالْاَنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِیْعِ الْکُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزِّلِ عَلیٰ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءَ اللّٰہِ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْمُعَظَّمَاتِ آلٓرٰ کٓهٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارِکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ وَبَشَّرِکُمُ اللّٰہُ بِالْجَنَّتِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِهَایَدَّعُوْنَ.

دسواں دن

آپ نے 66بار اسمائے الٰہی کاورد کرنا ہے۔ پھر دسویں دن کی لوح اور نقش کاغذ پر لکھنا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

رفتار نقش

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

ص

د	ا	ص
ص	د	ا
ا	ص	د

ط

۷	۱۲	۱۱
۱۴	۱۰	۶
۹	۸	۱۳

نقش لکھنے کے بعد آپ نے 33بار آیت نور کاورد کرنا ہے۔ پھر دسویں دن کے لئے 28بار عزیمت پڑھنی ہے۔ جو اس طرح ہے۔

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم. عزمتُ علیکم واقسمتُ علیکم یا ایہاالارواح المؤکلون بالطاالمکتوب فی لوحٍ محفوظ وانتم مطلعون بسرّہاالمؤرع فیہا اسمعوا قولی واجیبوا دعوتی واطیعواامری بجمیع بالطا المسطور فی التورات والانجیل والزّبور والفرقان وجمیع الکتب والاسفار المنزل علٰی جمیع الانبیاء اللہ والمرسلین علیہم السّلام وبحق ہذہ الاسماء المعظمات آلرٓ کٓہٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بارک اللہ فیکم وعلیکم وبشرکم اللہ بالجنّت الّتی کنتم بہایذعون.

گیارھواں دن

آپ نے پہلے 66بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر گیارھویں دن کے لئے لوح اور نقش کاغذ پر لکھنا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

رفتار نقش

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

حم

حا	م	یم
م	یم	حا
یم	حا	م

سین

۱۲۱	۱۲۲	۱۱۷
۱۱۶	۱۲۰	۱۲۴
۱۲۳	۱۱۸	۱۱۹

نقش لکھنے کے بعد 33 بار آیت نور کا ورد کرنا ہے۔ اس کے بعد گیارھویں دن کے لئے 28 بار عزیمت پڑھنی ہے۔ جو اس طرح ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یا اَیُّہَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَکَّلُوْنَ بِالسِیْن اَلْمَکْتُوْبِ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّہَاالْمُوْرِعِ. فِیْہَا اَسْمِعُوْا قَوْلِیْ وَاَجِیْبُوْا دَعْوَتِیْ وَاَطِیْعُوْااَمْرِیْ بِجَمِیْعِ بِالسِیْن. اَلْمَسْطُوْرِ فِی التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِیْعِ الْکُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ ہٰذِہٖ اَلْاَسْمَاءِ الْمُعَظَّمَاتِ آلٓرٰ کٓہٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ وَبَشَّرَکُمُ اللّٰہُ بِالْجَنَّتِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِہَایَدْعُوْنَ.

بارھواں دن

پہلے آپ نے 66بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر بارھویں دن کے لئے لوح اور نقش کاغذ پر لکھنا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

رفتار نقش

۱	۷	۱۳	۱۹	۲۵
۱۴	۲۰	۲۱	۲	۸
۲۲	۳	۹	۱۵	۱۶
۱۰	۱۱	۱۷	۲۳	۴
۱۸	۲۴	۵	۶	۱۲

حمعسق

ح	م	ع	س	ق
س	ق	ح	م	ع
م	ع	س	ق	ح
ق	ح	م	ع	س
ع	س	ق	ح	م

حا

۱۰	۱۱	۶
۵	۹	۱۳
۱۲	۷	۸

نقوش کاغذ پر لکھنے کے بعد آپ نے 33بار آیت نور کی تلاوت کرنی ہے۔ اس کے بعد بارھویں دن کے لئے 28بار عزیمت پڑھنی ہے۔ جو یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَكَّلُوْنَ بِالحاالْمَكْتُوْبِ فِيْ لَوْحِ مَحْفُوْظ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّهَاالْمُوْرِعُ فِيْهَا اَسْمِعُوْا قَوْلِيْ وَاَجِيْبُوْا دَعْوَتِيْ وَاَطِيْعُوْا اَمْرِيْ بِجَمِيْعِ بِالحاالْمَسْطُوْرِ فِي التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِيْعِ الْكُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْمُعَظَّمَاتِ آلٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَبَشَّرَكُمُ اللّٰهُ بِالْجَنّٰتِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا يُدْعُوْنَ.

تیرھواں دن

پہلے آپ نے 66بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر تیرھویں دن کی لوح اور نقش کاغذ پر لکھنا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

رفتار نقش

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

ق

ق	ا	ف
ا	ف	ق
ف	ق	ا

کاف

١٨٣	١٨٣	١٧٨
١٧٧	١٨١	١٨٥
١٨٣	١٧٩	١٨٠

اس کے بعد آپ نے 33بار آیت نور کا ورد کرنا ہے۔ پھر تیرھویں دن کے لئے 28بار عزیمت پڑھنی ہے۔ جو یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَیُّھَاالْاَرْوَاحُ الْمُوَکَّلُوْنَ بِالْکَافِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّھَاالْمُوْدِعِ فِیْھَا اَسْمِعُوْا قَوْلِیْ وَاَجِیْبُوْا دَعْوَتِیْ وَاَطِیْعُوْا اَمْرِیْ بِجَمِیْعِ بِالْکَافِ الْمَسْطُوْرِ فِی التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَجَمِیْعِ الْکُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ

اللّٰہِ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ الْمُعَظَّمَاتِ آلٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ وَبَشَّرَکُمُ اللّٰہُ بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِھَا یَدَّعُوْنَ۔

چودھواں دن

سب سے پہلے آپ نے 66بار اسمائے الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ پھر چودھویں دن کے لئے لوح اور نقش کاغذ پر لکھنا ہے۔ جو یہ ہے۔

رفتار نقش

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

ن

ن	و	ن
و	ن	ن
ن	ن	و

نون

١٠٧	١٠٨	١٠٣
١٠٢	١٠٦	١١٠
١٠٩	١٠٤	١٠٥

نقوش کاغذ پر اتارنے کے بعد آپ نے 33 بار آیت نور کا ورد کرنا ہے۔ اس کے بعد چودھویں دن کے لئے آپ نے 28 بار عزیمت پڑھنی ہے۔ جو اس طرح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یا اَیُّهَاالْاَرْوَاحِ الْمُوَکَّلُوْنَ بِالنُّوْنِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ وَاَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ بِسِرِّهَاالْمُوْرِعْ فِیْهَا اَسْمِعُوْا قَوْلِیْ وَاَجِیْبُوْا دَعْوَتِیْ واطِیْعُوا اَمْرِی بِجَمِیْعِ بِالنُّوْنِ الْمَسْطُوْرِ فِی التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وجَمِیْعَ الْکُتُبِ وَالْاَسْفَارِ الْمُنَزَّلِ عَلٰی جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاءَ اللّٰهِ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْمُعَظَّمَاتِ آلٓرٰ کٓهٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ وبَشَّرَکُمُ اللّٰهُ بِالْجَنّٰتِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِهَایَدْعُوْنَ.

آپ کا چودہ دن کا عمل پورا ہوا۔ پندرھویں دن سے بعد نماز عشاء لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ 99 بار کا ورد شروع کر دیں تا اختتام مہینہ اور مداومت کے لئے آلٓرٰ کٓهٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ 14 بار پڑھتے رہا کریں۔ یہ مکمل زکات ہو گی۔ اب آپ ضرورت مند کو نقوش نورانی دے سکتے ہیں۔ دعائے خضری درج ذیل ہے۔ یہ بھی ورد کر لیا کریں۔

دعائے خضری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ آلٓمّٓ وَآلٓمّٓ وَآلٓمٓصٓ

وَآلٓرٰ وَآلٓرٰ وَکٓهٰیٰعٓصٓ وَطٰهٰ وَطٰسٓمّٓ وَیٰسٓ وَصٓ وَحٰمٓ وَحٰمٓعٓسٓقٓ وَحٰمٓ وَحٰمٓ وَحٰمٓ وَحٰمٓ وَقٓ وَنٓ یَامَنْ هُوَ هُوَ یَامَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اغْفِرْلِیْ وَانْصُرْنِیْ اَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

جو شخص بھی خوش قسمتی سے حروفِ نورانی کا عامل ہو جائے گا۔ وہ اس امر پر متصرف ہو جائے گا کہ حروف نورانی کی تاثیر کو کاغذ یا لوح پر منتقل کر کے ضرورت مند کو دے سکے۔ ان شاء اللہ کلی اثر ہو گا۔ اور عجائبات خفی و جلی ملاحظہ میں آئیں گے۔ تسخیر خلق عامل کے لئے ہو گی۔ جو شخص بھی ان قواعد نفیسہ سے ان حروف کا عامل ہو گا۔ حقائق اس پر واضح ہوں گے اور دو جہان کی نوری سلطنت کا ایک رکن تصور کیا جائے گا۔ عامل کے لئے لازم ہے کہ اس قدم کو جو مردانِ خدا نے مقرر کیا باہر نہ رکھے۔ تا کہ مراد کو پہنچے۔ زکات ادا کرنے کے بعد مداومت کے لئے روزانہ چودہ مرتبہ آلٓرٰ، کٓهٰیٰعٓصٓ، طٰسٓ، حٰمٓ، قٓ، نٓ پڑھا کرے تا کہ زکات قائم رہ سکے۔

سب سے اول یہ معلوم کریں کہ وہ کون سے سعد اوقات ہیں۔ جن میں حروفِ نورانی کا عمل تیار کیا جا سکتا ہے۔ تو یہ جانیں کہ سات ستارے ہیں۔ ان میں سے بعد سعد ہیں۔ بعض نحس ہیں اور ایک ممتزج ہے۔ تمام کواکب سعد ہوں یا نحس۔ جب بھی حضیض میں ہبوط میں یا وبال میں یا مقابلہ میں ہوں گے تو نحوست کا اثر رکھیں گے۔ تمام سعد کواکب اگر نحسین کے ساتھ قران کریں گے تو نحس ہوں گے۔ لہٰذا ان تمام اوقات میں

حروف نورانی کو نہیں لکھا جاتا۔ نیرین (شمس و قمر) جب اپنے گھر میں ہوں اوج یا شرف میں ہوں۔ اسی طرح باقی ستارے بھی شرف میں ہوں یا اوج میں ہوں۔ یا سعدین کے ساتھ تثلیث یا تقدیس کی نظر رکھیں تو یہ سعد اوقات ہوں گے۔ سعد ستارے حالت قران میں بھی سعد ہوتے ہیں۔ ان میں حروف نورانی سے کام لیا جا سکتا ہے۔ عطارد ممتزج ہے اور سعد کے ستارے سعد اور نحس کے ساتھ نحس ہو جائے گا۔ یہ صرف اپنے نفس سے سعادت رکھتا ہے۔ اپنے مقابل سے نحس ہو جاتا ہے۔ اس وذنب میں راس سعد اور ذنب کو نحس گنتے ہیں۔ شمس، قمر اور مشتری اور زہرہ سعد ہیں۔ زحل، مریخ نحس ہے۔ عطارد ممتزج ہے۔

حروف نورانی میں تحفظ کی تمام قوتیں موجود ہیں۔ جب ضرورت ہو زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر دیں۔ سائل کے نام کے حروف اول سے ستارہ معلوم کریں اور اس ستارہ کی ساعت میں (جو سعد ہو) متعلقہ حروف مقطعات کا نقش لکھ کر دیں اور اس کی پشت پر متعلقہ حرف کی عددی مثلث ہو۔ یہ یاد رہے کہ ہر ستارے کے دو ہی مقطعات اور دو ہی حروف ہوں گے۔ لہٰذا ایک طرف دو مقطعات دو حرف کا ذوا لکتابت نقش بنے گا۔ جیسا کہ زحل کی مثال سے واضح ہو گا۔ پشت کے دو نقوش ہر دو حروف کے اس طرح بنیں گے۔ ان تمام نقوش کے خطوط قولہ الحق ولہ الملک سے بنیں گے۔

جس شخص کا جو ستارہ ہو اس کے متعلق اسمائے مقطعات اور حروف نورانی کو انگشتری یا لوح پر تکسیر حرفی یا عددی سے لکھ کر دو۔ لوح ممکن یہ

ہو تو کاغذ پر زعفران سے لکھ کر دو۔ ساعت وہ ہو جو اس ستارہ کی ہو۔ ہر ستارہ کے دو دو حروف ہوتے ہیں اور دو دو ہی مقطعات ہوتے ہیں۔

زحل ا ی، مشتری ل ع، مریخ م ط، شمس ص ی، زہرہ ر ح، عطارد ک ق، قمر ھ ن ہیں۔ مثلاً زحل والے شخص کی لوح یا انگشتری ان مقطعات اور حروف نورانی کی بنے گی جو اس پر حکمران ہیں۔ جو الم طس الف یا ہیں۔ اس کی لوح مربع اور انگشتری کا طریقہ یہ ہے۔

قولہ

الم	طس	الف	یا
یا	الف	طس	الم
طس	الم	یا	الف
الف	یا	الم	طس

الحق — ولہ — الملک
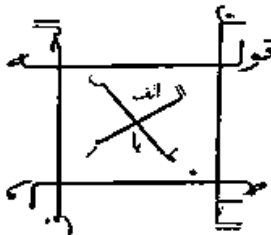
تیار کرنے کے بعد حسب توفیق صاحب القرآن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کی نیاز دیں اور جب پہننے لگیں۔ تو گیارہ مرتبہ دعائے خضری پڑھ کر پہنیں۔ بعض حکماء کا کہنا ہے کہ اس اوج یا انگشتری کو صرف بوقت ضرورت ہی پاس رکھنا چاہیے۔ جب کام نکل جائے تو پھر اتار کے پوشیدہ کر دینا چاہیے۔ اور

جان سے زیادہ اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ احتیاط یہ ہے کہ چونکہ مقطعات قرآنی ہے۔ اس لئے جب بھی پہنے تو طہارت سے رہے۔ ایسی صورت میں پہننے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی کام کے لئے یا کسی بڑے شخص کی خدمت میں مقبولیت کے ارادہ سے جائے تو اس نقش کو ٹوپی یا پگڑی میں رکھ لے۔ انگشتری ہو تو انگشت شہادت میں پہن لے۔ گیارہ بار دعائے خضری پڑھے۔ اور پانچ بار دعائیہ کلمات کہے اور ضرورت کی جگہ جائے۔ ان شاء اللہ وہ کام فوراً ہوگا۔ خواہ کتنا ہی مخالف اور دشمن کیوں نہ ہو۔

دعائیہ کلمات حاجات

یَا ھَادِیْ یَا کَرِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا بَاقِیْ یَا اِلٰہِیْ اِقْضِ حَاجَتِیْ (یہاں اپنی حاجت کا نام لے) اور پھر اسے پاس رکھ لے۔

حروف نورانی کی قوتوں سے وہ لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو نقصان ناقابل تلافی اٹھا چکے ہیں۔ یا خطرہ ہے کہ نقصان کا احتمال ہے۔ خواہ وہ نقصان جانی ہو یا مالی ہو۔ یا آئے دن مصیبتوں اور پریشانیوں کا شکار رہتے ہوں۔ قرض، حصول روزگار، مقدمہ، مرض وغیرہ مشکلات کا تحفظ چاہتے ہوں اور جنہیں قتل و قید کا خوف رہتا ہو۔ وہ اپنا تحفظ کر سکتے ہیں۔

خواص

اگر کوئی شخص قمر کی پہلی سے ۱۴ کے اندر کی سعد وقت میں چاندی

، کاغذ پر لوح تیار کرے یا انگشتری چاندی یا سونے کی بنوالے تو اگر ڈرپوک ہو، حوصلہ مند ہو جائے گا۔ اگر کسی سے ڈر ہو۔ تو امن میں ہو جائے گا۔ اگر کسی امیر و حاکم سے ملے تو وہ اس کی خاطر کرے۔ اگر کسی شخص کی غصہ کی حالت میں اس کے سر پر ملے تو فوراً اس کا غصہ دور ہو جائے گا۔ اگر پیاسا اپنے منہ میں رکھے تو پیاس دور ہو۔ اگر اسے بارش کے پانی سے دھو کر سات دن صبح پی لے تو حافظہ اور فہم قوی ہو۔ اگر کوئی کنواری لڑکی اپنے پاس رکھے تو بہت لوگ اس کی شادی کے لئے راغب ہو جائیں۔ اگر مرگی والے پر یہ انگوٹھی رکھ دی جائے تو اسی وقت افاقہ ہو۔ جس عورت کو دردزہ ہو وہ اس کو پہنے تو فوراً بچہ پیدا ہو۔ کندر کو اس انگشتری پر رکھ کر سحر زدہ کو دھونی دے تو فوراً سحر زائل ہو۔ جسم کے کسی حصہ سے خون جاری ہو۔ اسے پہنا دیں فوراً خون بند ہو جائے گا۔

حضرت امام بونیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حروف نورانیہ کو طالع کے وقت ثور میں شرف قمر کے دن لکھے اور پہنے تو اسے کاروبار میں نفع ہو اور دن بہ دن آسودگی اور دولت بڑھے۔ نیز بے برکتی اور اندھیرا دور ہو جائے۔ علمائے حروف نورانیہ فرماتے ہیں کہ اس لوح کا عامل پانی میں غرق نہیں ہو سکتا۔ تحفظ کی قوت ان حروف میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ جان و مال کی حفاظت، چور، دشمن، درندوں اور حشرات الارض سے ہوتی ہے۔ حضرت امام عبدالرحمٰن بن عوفؓ مال و اسباب کی حفاظت کے لئے ان اسماء کو لکھ کر اسباب میں رکھا کرتے تھے۔ حضرت امام کمالؒ جب دریائے دجلہ میں کشتی

پر سوار سفر کرتے تو ان اسماء کو ٹھیکری پر لکھ کر رکھ لیتے۔ اگر طوفان آ جاتا خطرہ ہوتا تو اسے دریا میں ڈال دیتے فوراً امن ہو جاتا۔ شیخ ابوالحسن حرانی دفع زہر کے لئے لکھ کر مریض کو پلاتے تو وہ فوراً شفا پاتا۔ وہ فرماتے تھے کہ کشتی یا تری میں کوئی چیز ہو، ان اسماء کی وجہ سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ جس مکان میں حشرات الارض اور موذی جانور ہوں۔ وہاں بے خطر چلے جائیں۔ اگر کسی مال یا روپیہ میں رکھیں تو چوری و تلف ہونے محفوظ رہتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص کی لڑکی نے سوتے سوتے اٹھ کی پیشاب کر دیا۔ جو پیشاب کی جگہ نہ تھی۔ اس وقت اس کو ایک جن چمٹ گئی اور لڑکی بیہوش ہو گئی۔ یہ لوح اس کے گلے میں لٹکائی گئی تو فوراً جن بھاگ گئی۔ اس طرح ایک دفعہ ایک عورت کو یہ لوح دی۔ جس کے خاوند نے اسے رکھنے سے انکار کر دیا تھا اور وہ حمل سے تھی۔ تو اس لوح کی برکت سے اس کے خاوند نے اس سے رجوع کیا اور ساری عمر عزت سے رکھا۔ ایک عورت کا خاوند اسے بہت مارتا تھا۔ اسے یہ لوح بنا کر دی۔ تو اس پر ہاتھ نہ اٹھا سکتا تھا۔ بعض عورتوں نے اپنے لڑکوں اور دامادوں کو یہ لوح بنا۔ کر دی ہوئی ہے۔ جو ائیر فورس میں ہے یا ہوائی جہازوں میں ہے بعض لوگ جو عموماً سفر میں رہتے ہیں۔ انہوں نے اس لوح کو اپنے پاس رکھا ہوا ہیں۔ غرض فوائد اس کے بہت ہیں۔ ان میں تحفظ کے بے پناہ اثرات اور قوت موجود ہے۔ قرآن پاک کی حفاظت اللہ تعالیٰ انہی حروف سے کی ہوئی ہے۔ جب موسم بہار آتا ہے تو باغ میں پھل پھول آتے ہیں۔ جو انسانی غذا اور فرحت کا کام دیتے ہیں۔ لہٰذا اے طالب صادق!

باغبان حقیقی نے نورانی باغ کا ایک در کھول دیا ہے۔ روحانی غذا کے پھل پھول کے موسم بہار کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت جو شخص تماشائی رہے گا۔ وہ ان پھلوں سے محروم رہے گا اور جو بڑھ کر حاصل کر لے گا۔ وہ خوش بخت ہو گا۔ اگر کسی کو اس پھل کی اس وقت ضرورت پڑے جب موسم خزاں ہو تو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو گا۔ وہ لوگ جو اپنے ستارہ کے مطابق حروف مقطعات اور حروفِ نورانی کی انگشتری یا لوح بنائیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہر نام کے ستارہ وہی مقطعات اور وہی حروف ہوں گے۔ ان چاروں کی لوح یا انگشتری بالکل اسی طرح سے بنے گی۔ جیسا کہ پہلے مثال بیان کی گئی ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آپ کا ستارہ کونسا ہے۔ ذیل کی جدول کام دے گی۔ اپنے سر نام سے ستارہ معلوم کریں اور اس کے مطابق مقطعات اور حروف لیں۔

جدول حروف سیارگان

زحل	ا	ب	ج	د
مشتری	ھ	و	ز	ح
مریخ	ط	ی	ک	ل
شمس	م	ن	س	ع
زہرہ	ف	ص	ق	ر
عطارد	ش	ت	ث	خ
قمر	ذ	ض	ظ	غ

زکاتِ اصغر

ہر روز بعد نماز صبح ۶۶ مرتبہ ۱۶۶ اسمائے الٰہیہ معہ سطر حروف نورانی پڑھتا رہے۔ ہر روز دو نقش ایک مقطعات ایک حرف متعلقہ کا لکھنا ہے اور نقوش لکھنے کے بعد ۲۸ مرتبہ عزیمت پڑھنی ہے۔ جس میں روزانہ حروف کی ترمیم ہوا کرے گی۔ اور ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ آیت نور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (سورہ نور آیت ۳۳ رکوع ۸) کا ورد کرنا ہے۔ حیوانی غذا ترک کرنا اور روزانہ بخور جلانا ہے۔ یہ مہینے کی پہلی روشن راتوں کا ذکر ہے۔ اندھیری راتوں میں یعنی چاند کی ۱۵ تاریخ کے بعد لاالہ الا اللہ کا ورد ۹۹ بار بعد نماز عشا کرنا ہے۔ یہ زکات تمام عمر کفایت کرے گی۔ انشاءاللہ العزیز!

وہ لوگ جو اس زکات کا ارادہ کریں۔ پہلے اجازت لیں۔ اجازت لینے کے بعد نئے چاند سے شروع کر دیں۔ صاحب زکات ہونے کے بعد دوسروں کو لوح یا انگشتری لکھ کر دے سکتے ہیں۔ اللہ برکت و تاثیر دے گا اور بہت دے گا۔ پھر میری طرف سے پوری پوری اجازت ہو گی۔ ہر شخص

کی لوح کے اسماء و حروف حسب ذیل ہیں۔

زحل	الٓمٓ	طٰسٓ	الف	یا
مشتری	الٓمٓصٓ	یٰسٓ	لام	عین
مریخ	الٓرٰ	صٓ	میم	طا
شمس	الٓمٓرٰ	حٰمٓ	صاد	سین
زہرہ	کٓھٰیٰعٓصٓ	حٰمٓعٓسٓقٓ	را	حا
عطارد	طٰهٰ	قٓ	کاف	قاف
قمر	طٰسٓمٓ	نٓ	حا	نون

جو بھی نقش مقطعات لکھ کر دوسروں کے دیں۔ اس کے نیچے یہ عزیمت لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَجِبْ يا (نام موکل) اَنْتَ وَخُدَّامِکَ سَامِعاً مُطِيْعاً لِقَضَآءِ حَوَائِجِيْ (نام حاجات) صاحِب اللَّوْح (نام سائل معہ والدہ) بِحَقِّ آلٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ وَبِحَقِّ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ الْاَرْحَمِ الْاَكْمَلِ الْاَعْلٰى بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ وَعَلَيْكَ.

موکل کا نام اس طرح نکالیں کہ دو مقطعات اور دو حرفی (جس کا نقش ہے۔) اس کے اعداد لے کر ان کے حروف بنا کر آگے ائیل لگا دیں اور اس موکل کو عزیمت میں لکھ دیں۔ مثلاً زحل کا نقش الم طس الف یا کا ہو گا۔ عدد ۷۱+۶۹+۱۱۱+۱۱ کل ۲۶۲ ہوئے۔ حروف ر س ب ہوئے۔ موکل رسبائیل ہوا۔ جس شخص کو نقش دیں۔ اسے دعائے خضری اور دعائیہ حروف

لکھ دیں۔ تاکہ وہ استعمال کرتے اسے پڑھے اور روزانہ بھی کسی وقت
علیحدگی میں پڑھا کریں۔ اس پر مداومت کرے۔ حتیٰ کہ اللہ پاک اس کی
مطلب براری کرے۔ دعائے خضری گیارہ بار اور دعائیہ کلمات پانچ مرتبہ
پڑھنے چاہئیں۔

اس علم میں ایک خاص بات کالحاظ رہے کہ چونکہ کواکب سبعہ
کو اقلیم سبعہ سے نسبت ہے۔ اس لئے یہ نکتہ دقیق ہے۔ کہ ہر شخص کا عمل
نیکوئی وسعادت حال کے لئے تیار کرنا ہو۔ تو یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ اس شخص
کے نقش کو کس اقلیم سے نسبت ہے اور اس کا کونسا کوکب ہے۔ پس اس
مناسبت سے عمل کرنا چاہئے۔ تاکہ خطا واقع نہ ہو اور اپنا فائدہ ظاہر کرے۔
اس نکتہ کو ہر امر میں مدنظر رکھنا چاہئے۔

اے طالبان عاشق صادق! یہ باغ نورانی پوری طرح آراستہ ہے اس
میں بکثرت پھل لگے ہوئے ہیں۔ اس باغ کے مالک نے دروازہ کھول دیا
ہے۔ لیکن اس امر کی اجازت نہیں دی کہ اپنی قوت سے زیادہ تصرف کر
سکے۔ اسے اسی پر قناعت کرنا چاہئے جو اس کے لئے مقرر کر دیا گیا۔ جس
نے حرص کی اپنے لئے خرابی پیدا کی۔ یہ علم بہت بزرگ ہے۔ اس کا جاننا
بہت مشکل ہے۔ اس علم میں انسان صاحب معرفت ہو جاتا ہے۔ اگر حروف
نورانی کی روحانیت کی تسخیر کرے تو مؤکلات اس کے تمام امور کو سرانجام
دینے پر معمور ہو جاتے ہیں۔ حروفِ صوامت کے عمل سے انسانی ضروریات
کے چوتھے حصہ پر قبضہ ہو جاتا ہے اور حروف نورانی کے عمل سے انسانی

ضروریات کا چوتھا حصہ دوسرا بھی حل کیا جاسکتا ہے۔ جس کی فہرست طویل
ہے۔ میرے حلقہ کے لوگوں کے چاہئے کہ وہ ضرورت زکات دیں۔
دوسرے لوگوں کے لئے بھی مدد سے دریغ نہ ہو گا۔ اور ان کی کامیابی کے
لئے بھی دلی توجہ سے کام لیا جائے گا۔ فیض ہر شخص کو ملے گا۔ جو حاصل کرنا
چاہے۔ اللہ نے بہت توفیق دی ہے۔ **وما توفیقی الا باﷲ۔**

دعوتِ کبیر

جو شخص دعوتِ کبیر کا حامل ہو گا وہ دوسروں کو بھی دعوت کی
اجازت دے سکے گا اور اس کے اختیار میں ان چودہ حروف اور جملہ اسمائے
الٰہیہ نورانیہ کے اثرات کا اثر آجائے گا۔ خود بھی فیض حاصل کرے گا
دوسروں کو بھی فیض دے گا۔ حروف صوامت کے بعد میری طرف سے
حروف نورانی کی دوسری اعلےٰ ترین خدمت ہے۔

مکرر حروفِ مقطعات کو مخلف کیا جائے تو چودہ مقطعات رہ جاتے
ہیں۔ الم المص، الرٰ، المرا، کھیٰعص، طہٰ، طسم، طس، یٰس، ص
، حمعسق، حم، ق، ن۔ ان میں ۳۸ حروف ہیں ان کو مخفف کیا جائے تو
چودہ حروف رہ جاتے ہیں جو یہ ہیں۔ ال م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن۔ ان
حروف کو حروف نورانیہ کہتے ہیں۔ باقی ابجد کے چودہ حروف کو حروف
ظلمانیہ کہتے ہیں۔ حکمت کاالٰہیہ کے مطابق یہ چودہ حروف نورانی ان مقطعات
میں سما گئے ہیں۔ الرا، کھیٰعص، طس، حم، ق، ن۔

جب تک کوئی شخص حروف نورانی کی زکات نہ دے۔ ان حروف
کی الواح ونقوش تیار نہیں کر سکتا جو فیض رسانی کا ایک ذریعہ ہیں اور ایک
طریقہ ہیں۔ نہ اس کے اسرار اور روحانیت سے بہرہ در ہو سکتا ہے۔ اب
دعوت اسماء اللہ نورانی کے نقشہ پر غور کریں، میں یہ واضح کر دوں کہ اس زمانہ
کے حروف نورانی کی دعوت کے طریقوں سے کوئی شخص واقف اور صاحب
امر موجود نہیں۔ میں چاہتا ہوں اس علم کو قائم کروں اور ایسے افراد پیدا
کروں جو اس نعمتِ عظمیٰ کے مالک ہوں۔ صاحب ہمت و توفیق افراد پر لازم
ہے کہ وہ اس دعوت کو قبول کریں۔ کمر ہمت باندھیں تا کہ خدا کا علم
قائم رہے۔

طریقہ زکات یہ ہے کہ اسم الٰہی کو نیت قائم کر کے مقررہ تعداد
میں پہلے روز پڑھے پھر ایک لوح حرفی ایک لوح مقطعات کی لکھے۔ بعد ازاں
عزیمت ۲۸ مرتبہ پڑھے۔ مثلاً یکم تاریخ کو اسم الٰہی اللہ کو ۶۶ مرتبہ پڑھا۔
ایک لوح حروف الف کی اور ایک الم کی لکھے اور عزیمت ۲۸ مرتبہ پڑھ
لے۔ روز اول کی زکات ادا ہو جائے گی۔ ہر تاریخ کو حرف اسم الٰہی الگ
الگ ہو گا ان کے نقوش الگ الگ ہوں گے۔ طریقہ وہی ہو گا جو پہلے بیان کیا
گیا ہے۔ جو زکات صغیر کا ہے ہر نماز کے بعد آیت نور کا ورد بھی ہے۔ مکمل
زکات کے بعد عامل حروف نورانی کی الواح سات الواح سعادت، سات
الواح شرف اور چودہ الواح اسمائے امامین کی پُر کر کے خلقت کو دے سکے
گا۔ بہت عظیم قوت کا حامل ہو گا۔

یہ مکمل زکات تین ماہ میں ہوتی ہے۔ ہر ماہ چاند کے پہلے چودہ دنوں
میں زکات ادا کی جاتی ہے بشرطیکہ ان وقتوں میں قمر در عقرب نہ پڑے
زکات کے دوران روزے سے ہو، کپڑے ہمیشہ سے پاک وصاف پہنے
اور سفید ہوں۔ عمل کے لئے لباس عمدہ رکھے۔ ترک حیوانات کرے۔
لوگوں سے کم ملے جلے اور گفتگو کم کرے۔ چونکہ حروف نورانی کا عمل
ہے اس لئے دن کو پڑھیں، رات کو نہ پڑھیں اور دورانِ عمل ہر نماز کے
بعد آیت نور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ
نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ
زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۳۳ بار پڑھے۔
(سورۂ نور آیت ۳۵) اور ہر ماہ کی چودہ راتیں جو تاریک ہوں یعنی ۱۵ سے
۳۰ تک۔ ان میں رات کو بعد نماز عشا لا الہ الا اللہ ۹۹ بار پڑھا کرے۔
بخور بوقت دعوت عنبر اشہب دِلبن لیان کا دے تا کہ روحانیان اجابت کے
لئے متوجہ ہوں۔ ۲۸ لوحیں جو تیار ہوں۔ وہ قرآن مجید میں رکھی جائیں۔

اے طالبانِ عاشق صادق! یہ باغ نورانی پوری طرح آراستہ ہے۔
اس میں بکثرت پھل لگے ہوئے ہیں۔ اس باغ کے مالک نے دروازہ کھول دیا
ہے لیکن اس امر کی اجازت نہیں دی کہ اپنی قوت سے زیادہ تصرف کر سکے
۔ اسے اسی پر قناعت کرنی چاہیئے جو اس کے لئے مقرر کر دیا گیا۔ جس نے

ڈرپوک ہو تو حوصلہ مند ہو۔

اگر کسی سے ڈر ہو تو امن میں ہو جائے۔

اگر کسی امیر وزیر کے پاس جائے تو وہ اس کی خاطر کرے۔

اگر غصہ کی حالت میں اس کے سر پر رکھے تو اس کا غصہ دور ہو۔

اگر بارش کے پانی سے دھو کر سات دن پئے تو حافظہ اور فہم قوی ہو

میں نے ایک دفعہ ایک ایسے شخص کو پہننے کے لئے دی جس کو غلط ٹیکہ لگنے سے بیہوش اور ناطاقتی ہو گئی تھی۔ وہ اچانک گر پڑتا تھا اور دوائیاں اس پر الٹا اثر کرتی تھیں۔ تو وہ چند دن پانی میں ڈال کر پیتا رہا تو تندرست ہو گیا۔

اگر پیاسا اپنے منہ میں رکھے تو پیاس دور ہو۔

اگر اسے بارش کے پانی سے دھو کر سات دن صبح پی لے تو حافظہ اور فہم قوی ہو۔

اگر کوئی کنواری لڑکی اپنے پاس رکھے تو بہت لوگ اس کی شادی کے لئے راغب ہو جائیں۔

اگر مرگی والے پر یہ انگوٹھی رکھ دی جائے۔ تو اسی وقت افاقہ ہو

جس عورت کو درد زہ ہو وہ اس کو پہنے تو فوراً بچہ پیدا ہو۔

اگر لوح پر بخور رکھ کر سحر زدہ کو دھونی دیں تو فوراً سحر زائل ہو۔

جسم کے کسی حصہ سے خون جاری ہو۔ اسے پہنا دیں فوراً خون بند ہو جائے گا۔

موجودہ دور میں یہ ایک عظیم تحفہ ہے ہر گھر میں ایک لوح ضرور ہونی چاہیئے۔ بلکہ ہر فرد کے پاس ہونی چاہیئے۔

اس کی برکت سے حادثے سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

بچے اغواء سے محفوظ ہو جاتے ہیں سامان میں رکھیں تو چوری نہیں ہوتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جبرائیل

قاضی الحاجات مجیب الدعوات دافع البلیات

شمکائیل — شقمائیل — اللہ ھو

الٓمرٓ العمن	الٓمٓصٓ	حٓمٓ عٓسٓقٓ	کٓھٰیٰعٓصٓ
نصر المولیٰ	ختم محمد	الٓرٰ	نبی محمد ﷺ
طٰہٰ اللہ عز	محمد اکبر	طٰسٓ ملک	طٰسٓمٓ سبحان
نٓ علی	قٓ لطیف	صٓ حق	اللہ ہادی

اسرافیل — کھیعص — عزرائیل — حمعسق — قٓ والقرآن المجید

لوہیائیل — فتطلشائیل

ن والقلم وما یسطرون

میکائیل

زہر خوانی اتفاقیہ ہو جائے تو اس موت واقع نہیں ہوتی۔

اگر کسی آسیب زدہ کو پہنا دیں تو جن بھاگ جائے گا۔

ہوائی جہاز میں سفر کرنے والے ڈرائیور عموماً سفر کرنے والے لوگ اکثر آتے ہیں اور اپنے جسم کی حفاظت کے لئے اسے بنواتے ہیں۔

جس شخص کے دشمن کے دشمن ہوں اور اسے جان کر خوف ہو اسے بھی گلے میں ڈالنا چاہیئے دشمن کچھ نہ کر سکے گا۔

آجکل سڑکوں کے حادثات سے تو کوئی بھی محفوظ نہیں اس لئے بھی ہر شخص اپنی حفاظت اس سے کر سکتا ہے۔

اس نقش کے پہلے اندر کے خانے لکھیں پھر ضلع بنائیں۔ پہلے بسم اللہ سے پھر قولہ الحق ولہ الملک سے پھر مؤکلات سے، پھر خدام، پھر اوپر مجیب الدعوات والاکرام پھر نیچے ق والقرآن المجید ن والقلم وما یسطرون لکھے۔ پھر چاروں طرف سے بند کرے لوبان کی دھونی جلائے۔ وضو کرکے لکھے اور کمرہ میں تنہا ہو۔ اگر چاندی کے بجائے کاغذ پر لکھے تو سرخ سیاہی سے لکھے میں اس لوح کو زائد الشرف میں موافق اوقات میں تیار کرتا ہوں۔

باب سیزدہم

اس باب میں چہاردہ معصومین کی الواح حروف نورانیہ میں وضع کردہ دی گئی ہیں۔ جن لوگوں کا جس امام سے تعلق ہو زکات کے بعد اسی لوح کو وہ لوگوں کو مفاد پہنچانے کے سلسلہ میں جاری کرسکتے ہیں۔

عقیدتاً کوئی پابندی نہیں ہے ہر لوح ہر شخص پاس رکھ سکتا ہے۔ لوح تیار کرنے کے بعد ہر ان نقش کے برابر درود شریف پڑھیں پھر حضرت رسالت پناہ ﷺ اور آئمہ معصومین کی ارواح کو بخش دیں۔ کسی میٹھی چیز پر فاتحہ دیں پھر ان کی مدد کے لئے اپنی طلب ظاہر کریں۔

ان الواح سے فیض یابی کے لئے کسی بھی طریقے سے حروف مقطعات کی زکات ادا کریں۔ اس باب کے آخر میں حروف نورانیہ کا لاثانی نقش معظم دیا گیا ہے جو بے شمار مسائل کے حل کے لئے قوی الاثر ہے۔

الواح چہاردہ معصومین حروف نورانی

حروف نورانی کی ان چودہ الواح کا ذکر کروں جو میرے قبضے اور
اختیار میں ہیں۔ ان الواح کی زکات حروف نورانی کے ذریعہ سے دی جائے
گی۔ جن لوگوں کا جس امام سے تعلق ہو، زکات کے بعد اسی لوح کو وہ
لوگوں کو مفاد پہنچانے کے سلسلہ میں جاری کر سکتا ہے اور برکات دینی
ودنیوی کے لئے تیار کر کے دے سکتا ہے۔ اگر اس کی زکات ماہ رجب میں
دیں جس کے اول چودہ دنوں میں قمر در عقرب نہ ہو تو بہت بہتر ہے ورنہ اس
ماہ قمری میں ادا کریں جس کے اول نوری دنوں میں قمر در عقرب نہ ہو۔ یکم
سے چودہ تک چودہ دنوں کی چودہ الواح ہیں جو الواح حروف کی ہیں صرف
وہی کام دیں گی۔ اعدادی لوح محض سمجھانے کے لئے ہے اور رفتاروں کی
لوحیں بھی دیں تا کہ حرفی الواح پُر کرتے وقت ان کی چال کا علم ہو۔ سب
کو تین درجوں میں مناسب اضافہ سے تیار کیا گیا ہے۔ زکات کے بعد بھی یاد
رکھیں کہ جو لوح جس تاریخ سے متعلق ہو ہمیشہ اسی دن لکھی جائے گی۔
مثلاً وہ لوگ جو حسنی قبیلہ سے ہیں وہ چوتھی لوح تیار کریں اور چاند کی چوتھی
کو ہی تیار کریں۔ ساعت اول ہو جو لوگ حسینی قبیلہ سے ہوں یا ان کے
پیروں کار ہوں وہ پانچویں لوح تیار کرین یا کرائیں اور چاند کی پانچویں
تاریخ ہو۔ ساعت اول ہی ہو۔ اسی طرح زیدی، رضوی نقوی وغیرہ کا جو
سلسلہ خاندانی یا نسبتی ہو اسی طرح کی لوح تیار کر کے پاس رکھیں۔

عقیدتاً کوئی پابندی نہیں۔ ہر لوح ہر شخص پاس رکھ سکتا ہے۔ لوح
تیار کرنے کے بعد میزان نقش کے برابر درود شریف پڑھیں اور بروح مطہر
حضرت رسالت پناہ ﷺ کو بخشیں اور روح آنحضرت و آئمہ معصومین کی
مدد کے لئے اپنی طلب ظاہر کریں۔ پھر شیرینی پر حسب توفیق فاتحہ دلائیں اور
لوح کو پھر گلے میں آویزاں کرلیں یا بازو پر باندھیں، انشاءاللہ روح مبارک
کی امداد و توجہ رہے گی۔ فتوحات وجمعیات و مہمات و مشکلات اور حصول
برکات کے لئے اس لئے عظیم تحفہ ہے کہ حروف نورانی سے مرتب کی گئی
ہیں۔ جب کسی خاص امر میں استعانت کی ضرورت ہو تو لوح کو سامنے
رکھیں دو نفل قضائے حاجت پڑھیں۔ پھر مقررہ تعداد میں درود شریف پڑھ
کر بخشیں اور طلب حاجت کریں۔ نیاز دلائیں تو جلد حاصل مقصود ہو گا۔
اگر استخارہ کرنا مقصود ہو یا خواب میں زیارت صاحب لوح کی ضرورت ہو تو
بھی اسی طرح کریں کہ درود شریف پڑھ کر فاتحہ پڑھیں اور سو جائیں۔
مقصد کاغذ پر لکھ کر اس میں لوح لپیٹ کر تکیہ کے نیچے رکھیں۔ وہ لوگ جو
حروف نورانی کے عامل ہیں ان سے بھی یہ الواح تیار کرائی جا سکتی ہیں۔ ہمیشہ
چاندی کی تختی پر کندہ کرانی چاہیئے۔

لوح روز اول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لوح اصلی

احمد	محمود	محمد
معجز	ابطحی الھا دی	طالب
یٰسٓ	طه ن	طسم

میزان ۲۴۳

۵۳	۹۸	۹۲
۱۲۰	۸۱	۴۲
۷۰	۶۴	۱۰۹

رفتار آتشی

۱	۶	۸
۹	۲	۴
۵	۷	۳

باضافہ ۲۸ ہر دور

لوح روز دوم حضرت امام علیؑ

لوح اصلی

امام	علی	ابو طالب
حٰم	والی طه	محمد
الر	باسط	ق

میزان ۲۴۳

۸۲	۱۱۰	۵۱
۹۰	۶۱	۹۲
۷۱	۷۲	۱۰۰

رفتار خاکی

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۲	۱	۸

باضافہ ۱۰ ہر دور

لوح روز سوئم حضرت فاطمہؑ

لوح اصلی

فا	طمہ	زہرا
بار	الر	سید
طہ ن	علی بن ابو طالبی	احمد ح

میزان ۳۳۸

۸۱	۵۴	۲۱۳
۲۰۳	۷۱	۷۴
۶۴	۲۲۴	۶۱

رفتار آتشی

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

باضافہ ۱۰ ہر دور

لوح روز چہارم امام حسنؑ

لوح اصلی

الام	ام	حسن
مہب	مفذی	لہل
مجید	صمد	ودودھادی

میزان ۲۳۱

۷۲	۴۱	۱۱۸
۱۰۲	۵۶	۷۳
۵۷	۱۳۴	۴۰

رفتار خاکی

۳	۷	۵
۴	۲	۹
۸	۶	۱

باضافہ ۱۶ ہر دور۔

لوح روز پنجم امام حسین

لوح اصلی

امام	حس	ین
حم	یٰس	محمد
حبیب	باسط	حبیب اللہ

میزان ۲۱۰

۸۲	۶۸	۶۰
۴۸	۷۰	۹۲
۸۰	۷۲	۵۸

رفتار خاکی

۳	۷	۵
۴	۲	۹
۸	۶	۱

باضافہ ۱۲ ہر دور

لوح روز ششم امام زین العابدین

لوح اصلی

علی	زین	العابدین
هو الحسن داؤد	ملهم	مجید
باطن	ولی معز	تسنی

میزان ۳۴۵

۱۱۰	۶۷	۱۶۸
۱۷۳	۱۱۵	۵۷
۶۲	۱۶۳	۱۲۰

رفتار آبی

۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶

باضافہ ۵ ہر دور

لوح روز ہفتم امام باقرؑ

لوح اصلی

محمد	الباق	ر
ق علیم	ہوسلام	طہ ہادی
یٰسٓ وہاب	سلطان	معدن وحید

میزان ۴۲۶

۹۲	۱۳۴	۲۰۰
۲۵۰	۱۴۲	۳۴
۸۴	۱۵۰	۱۹۲

رفتار آتشی

۱	۶	۸
۹	۲	۴
۵	۷	۳

اضافہ ۵۰ ہر دور

لوح روز ہشتم امام جعفر صادقؑ

لوح اصلی

جعف	رال	صادق
امین صمد	طیب معین	قائم
حلیم منجی	حکیم مزکی	علیم جمیل

میزان ۵۷۹

۱۵۳	۲۲۱	۱۹۵
۲۳۵	۱۹۲	۱۵۱
۱۹۱	۱۵۵	۲۳۳

رفتار آبی

۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶

اضافہ ۴۰ ہر دور

لوح روز نہم امام موسیٰ

اصلی لوح

امام	مو	سیٰ
ہادی اجل	اللہ	حکیم
باطن	بدیع	نٓ

میزان ۱۹۸

۸۲	۴۶	۷۰
۵۴	۶۶	۷۸
۶۲	۸۶	۵۰

رفتار آتشی

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اضافہ ۱۶ ہر دور

لوح روز دہم امام علی رضاؑ

علی	ابن	موسیٰ
مانع	ہادی جلیل	مطلوب
یٰسٓ	جامع واحد	سبوح

میزان ۲۷۹

۱۱۰	۵۳	۱۱۶
۹۹	۹۳	۸۷
۷۰	۱۳۳	۷۶

رفتار خاکی

۳	۷	۵
۴	۲	۹
۸	۶	۱

اضافہ ۷ ہر دور

لوح روزیاردہم امام تقیؑ

لوح اصلی

محمد ال	ت	ق
مومن حمید	ذالق	ق معید
قریب	حبیب	ملک مقط

میزان ۲۳۳

۱۲۳	۴۰۰	۱۱۰
۱۹۸	۲۱۱	۲۲۴
۳۱۲	۲۲	۲۹۹

رفتار آتشی

۱	۶	۸
۹	۲	۴
۵	۷	۳

اضافہ ۸۸ ہر دور

لوح دوازدہم امام نقیؑ

لوح اصلی

علی	نقی	الہادی
نجم	مزین	ق اللہ
سابق	موذو	عادل

میزان ۳۲۱

۱۱۰	۱۶۰	۵۱
۴۸	۱۰۷	۱۶۶
۱۶۳	۵۴	۱۰۴

رفتار آتشی

۶	۱	۷
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اضافہ ۳ ہر دور

لوح سیزدہم امام حسن عسکریؑ

لوح اصلی

الحسن	العسک	ری
مقتدر زکی	سمیع	ق واحد
سلطان	دیان جامع	خالق

میزان ۴۴۰

۱۴۹	۱۸۱	۱۱۰
۱۴۱	۱۸۰	۱۱۹
۱۵۰	۷۹	۲۱۱

رفتار خاکی

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

اضافہ ۳ ہر دور

لوح چہاردہم امام مہدیؑ

لوح اصلی

محمد	ال	مہدی
امر	اللہ	سہیل
حمیل	عالیے	واحد

میزان ۲۱۳

۱۴۳	۳۱	۳۹
۷	۷۱	۱۳۵
۸۳	۱۱۱	۱۹

رفتار آتشی

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اضافہ ۵۲ ہر دور

حروفِ نورانیہ کالاثانی نقشِ معظم

حروف نورانیہ کا لاثانی نقشِ معظم جسے ہم نے ایک مسدس ذوالکتابت میں وضع کیا ہے۔اس کے بے پناہ فوائد ہیں اور اس میں پہلی خوبی یہ ہے کہ یہ نقش بلا کسر ہے۔دوسری خوبی یہ کہ اس میں اسمائے الٰہی درج ہیں۔تیسری خوبی یہ ہے کہ تمام اسماء،حروف نورانیہ سے ترتیب پاتے ہیں اور اس میں حروفِ ظلمانی ایک بھی موجود نہ ہے۔یہ نقش مبارک ہم نے بڑی ہی عرق ریزی کے بعد وضع کیا ہے۔آپ اس نقش کی جس طرف سے بھی میزان کریں گے وفق حروف نورانی ہی کا آئے گا۔یہ نقش مبارک ساعتِ سعید ویومِ سعید میں چاندی کی لوح پر کندہ کریں۔ویسے تو اس کے خواص بہت ہیں لیکن جو ہمارے تجربے میں آئے ہیں ان کا ہی تذکرہ کیا جاتا ہے۔

1۔دُعا مانگتے وقت لوح کو ہاتھوں میں اُٹھا کر دُعا مانگنا باعثِ استجابت ہے۔

2۔سحر زدہ کو پانی میں بھگو کر پانچ منٹ بعد وہ پانی پلانے سے اسی وقت افاقہ ہو جاتا ہے اور ہفتہ عشرہ میں مکمل صحت یابی ہو جاتی ہے۔

3۔جنات و آسیب کے مریض متواتر پہنیں تو جنات و آسیب بھاگ جاتے ہیں۔

4۔اگر اسی لوح کو تشخیص کے لئے استعمال کریں تو بھی مؤثر و آسان طریقہ ہے کہ سحر زدہ اگر مسلسل دیکھے تھوڑی دیر تو سکون

4۔اگر اسی لوح کو تشخیص کے لئے استعمال کریں تو بھی مؤثر و آسان طریقہ ہے کہ سحر زدہ اگر مسلسل دیکھے تھوڑی دیر تو سکون پائے۔اگر جنات والا دیکھے تو اعضاء بھاری محسوس ہوں۔

5۔بخار کے مریض کو پانی میں بھگو کر پانی پلانے سے شفا ہوتی ہے۔

6۔عوارض جسمانی کے لئے یہ لوح مبارک تریاقِ اعظم ہے۔کسی بھی کہنہ مرض جیسے کہ سردرد،آشوب چشم اور دیگر خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں

7۔حاملینِ لوح سے جادو گر اور جنات و آسیب بُری طرح گھبراتے ہیں۔

8۔اگر لو(LOW)بلڈ پریشر کا مریض سونے یا تانبے پر کندہ کرا کے دائیاں سُر (شمسی) چلائے اور روزانہ چند منٹ مسلسل دیکھتا رہے تو حیرت انگیز طور پر بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہو جائے گا اور کم کرنے کے لئے یہی لوح چاندی کی استعمال ہو گی اور بائیاں سُر (قمری) چلائیں۔

9۔حادثہ،مرگی،آفات ارضی وسماوی،بواسیر خونی ناصور وغیرہ سے تحفظ ملتا ہے۔دنیاوی کاموں کے لئے اسی تعویذ کو لکھ کر نیچے مقصد لکھ دیں۔تجربہ شاہد ہے کہ ہر جائز اور شرعی کام ہو جاتا ہے۔نقش پُر کرنے کے لئے رفتار یہ ہے۔

۳۶	۳۰	۲۳	۱۳	۷	۱
۲۵	۱۹	۳	۳۵	۱۵	۱۲
۹	۱۰	۱۳	۲۱	۲۸	۳۲
۲۰	۲	۲۹	۱۱	۳۱	۱۸

١٥	٣٢	١	٣٠	٥	٢٢
٩	١٩	٣٣	٢	٢٣	٢٦

نقش ذوا لکتابت پُر کرنے کے لئے چھ ادوار ہیں۔ پہلے دور میں خانہ نمبر 1 سے 6 تک پُر کرنے ہیں۔ دوسرے دور میں خانہ نمبر 7 سے 12 تک، تیسرے دور میں خانہ نمبر 13 سے 18 تک، چوتھے دور میں خانہ نمبر 19 سے 24 تک، پانچویں دور میں خانہ نمبر 25 سے 30 تک اور چھٹے دور میں خانہ نمبر 31 سے 36 تک پُر ہوتے ہیں۔ تمام ادوار کے اسمائے نورانیہ مع اعداد ترتیب وار درج ہیں تا کہ آپ کو پر کرنے میں آسانی رہے۔

دور اول = 1۔ الرٰ = ٢٣١ 2۔ عالی اعلیٰ ی = ٢٣٢

3۔ اطہر حی = ٢٣٣ 4۔ طاہر طی = ٢٣٤

5۔ لہٰ منعم = ٢٣٥ 6۔ الہٰ منعم = ٢٣٦

دور دوم = 7۔ کھیعص = ١٩٥ 8۔ حاص ق = ١٩٦

9۔ حال حی ق = ١٩٧ 10۔ ح ص ق = ١٩٨

11۔ ط ص ق = ١٩٩ 12۔ ملیک ق = ٢٠٠

دور سوم = 13۔ طس = ٦٩ 14۔ ع = ٧٠

14۔ الم = ٧١ 16۔ ٢ع = ٧٢

17۔ ٣ع = ٧٣ 18۔ ٤ع = ٧٤

دور چہارم = 19۔ ٣م = ٤٣ 20۔ ٤م = ٤٤

21۔ ھم = ٤٥ 22۔ الہٰی = ٤٦

23۔ ٧م = ٤٧ 24۔ حم = ٤٨

دور پنجم

25۔ مہلک = ٩٥ 26۔ ٦س = ٩٦

27۔ ھ محمد = ٩٧ 28۔ ٣ی تی اللہ = ٩٨

29۔ مناح = ٩٩ 30۔ ق = ١٠٠

دور ششم

31۔ ٩الہٰ = ٤٥ 32۔ ی الہٰ = ٤٦

33۔ ٧م = ٤٧ 34۔ حم = ٤٨

35۔ طم = ٤٩ 36۔ ن = ٥٠

اور نقش معظم عددی ذوا لکتابت یہ ہے۔

٥٠	١١٠	٣٨	٦٩	١٩٥	٢٣١
ن	ق	حم	طس	کھیعص	الرٰ
٩٥	٣٣	٢٣٣	٣٩	٧٣	٢٠٠
٢٣٦	١٩٨	٧٠	٣٥	٩٨	٣٦
٣٣	٢٣٢	٩٩	٢٩٩	٣٥	٧٣
١٧	٣٨	١٩٦	٩٧	٢٣٥	٣٦
١٩٧	٧٢	٣٧	٢٣٣	٣٧	٩٦

وثق حروف نورانی ١٢٩٣ حل لاثانی نقش معظم حروف نورانیہ اگلے صفحہ پر ہے

باب چہاردہم

حروفِ مقطعات نورانیہ تعداد میں چودہ ہیں۔ اسی نسبت سے "عکسِ لوحِ محفوظ" کے ابواب بھی چودہ ہیں۔ اس آخری باب میں الواحِ حروفِ مقطعات نورانیہ شرفاتِ کواکب کے مطابق وضع کی گئی ہیں۔ تمام سیارگان کے شرفات میں الواح تیار کی جاسکتی ہیں اور سیارگان کی نحوست سے بچاجاسکتا ہے۔ عملیاتِ جفر کے لئے کواکب کے اوج شرف کے مواقع پر اعلیٰ تاثیرات کے فیوض وبرکات کے لئے الواح تیار کی جاتی ہیں۔ عاملین جفر ان مواقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور وہ کام سرانجام دیت ہیں جن میں عام اعمال ونقوش کی تاثیر کام نہیں کرتی۔

باب نمبر9 میں ایک خاص طریقہ زکات ظاہر کیا گیا ہے۔ پھر باب نمبر12 میں زکات کے تین 3 مستند طریقے ظاہر کئے گئے ہیں۔ اور اس باب کے آخر میں زکات حروف مقطعات کے دس مستند طریق درج کئے گئے ہیں۔ ہر طریقہ اپنی اپنی جگہ مستند اور جامع تاثیرات کا حامل ہے۔

کھیعص

اسرافیل

یٰس والقرآن الحکیم

شرفاتِ کواکب اور الواحِ حروف نورانیہ

عملیات جفر کے لئے کواکب کے شرف اوج کے مواقع پر اعلی تاثیرات کے فیوض وبرکات کے لئے الواح تیار کی جاتی ہیں۔ عاملین جفران مواقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور وہ کام سرانجام دیتے ہیں جن میں عام اعمال ونقوش کی تاثیر کام نہیں کرتی۔ کواکب کے شرف اور اوج کی جدول یہ ہے۔

نام کواکب	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
شرف	حمل ۱۹ درجہ	ثور ۳ درجہ	جدی ۲۸ درجہ	سنبلہ ۱۵ درجہ	سرطان ۱۵ درجہ	حوت ۲۷ درجہ	میزان ۲۱ درجہ
اوج	سرطان ۲۰ درجہ	سنبلہ	اسد ۱۹ درجہ	عقرب ۵ درجہ	میزان ۲ درجہ	جوزا ۲۲ درجہ	قوس ۱۳ درجہ

شمس کے یہ اوقات سال میں ایک بار آتے ہیں۔ قمر کے ہر ماہ میں آتے ہیں۔ عطارد، زہرہ کے بھی سال میں ایک بار آتے ہیں۔ مریخ کے ڈیڑھ سال میں ایک بار آتے ہیں۔ مشتری کے 12 سال میں ایک بار آتے ہیں۔ زحل کے 27 سال میں ایک بار آتے ہیں۔ شرف کی قوت سب سے اعلیٰ

، انعامی بانڈ، لاٹری، خاتمہ غربت جیسے مقاصد کے لئے یہ لوح زیادہ مفید ہے۔

لوح شرف مشتری

الم	ا	ل	ر	ا	ل	م	حم
ا	ل	ر	حم	الم	ا	ل	م
ل	ا	حم	م	ا	الم	ر	ل
ر	حم	م	ل	ل	ا	الم	ا
حم	م	ل	ا	ر	ل	ا	الم
ا	الم	ا	ل	ل	م	حم	ر
ل	ر	الم	ا	م	حم	ا	ل
م	ل	ا	الم	حم	ر	ل	ا

لوح سعادت مشتری

ل	۳۵۹	۷۷	۷۳	۳۴	۳۵۳	۸۱	ع
۷۸	۷۳	۳۱	۳۵۷	۸۴	۶۹	۳۵	۳۵۴
۷۴	۷۵	۳۶۰	۳۴	۶۸	۷۹	۳۵۶	۳۶
۳۵۱	۳۴	۷۱	۷۶	۳۵۵	۳۷	۶۷	۸۰
۳۸	۳۰	۸۵	۶۶	۳۲	۳۳۶	۸۹	۶۳
۸۶	۶۵	۳۹	۳۳۹	۹۰	۶۱	۳۳	۳۳۵
۶۴	۸۳	۳۵۴	۳۰	۶۰	۸۷	۳۳۸	۳۳
۳۵۱	۳۱	۶۴	۸۴	۳۳۷	۳۵	۵۹	۸۸

لوح زہرہ

عوام و خواتین میں مقبولیت، تسخیر محبوب، رجوع خلقت، شادی، حسن، خوبصورتی اور کشش پیدا کرنے کے لئے با کمال لوح ہے۔ اس کے ساتھ زعفران سے تحریر کردہ خصوصی نقوش بھی پینے کے لئے دیے جائیں گے۔ بیوٹی پارلر اور ڈاکٹروں سے استفادہ کے ساتھ ساتھ اس لوح و نقوش کا استعمال حیرت انگیز نتائج لائے گا۔

لوح شرف زہرہ

الرٰ	طسٓم	صٓ	ح	م
۹	۳۱	۲۳۲	۱۰۵	۹۱
۱۰۶	۸۷	۱۰	۴۲	۲۳۳
۴۳	۲۳۴	۱۰۷	۸۸	۶
۸۹	۷	۳۹	۲۳۹	حق

لوح سعادت زہرہ

ر	۲۱	۱۵	۳	جٓ
۴	۹	نافع	۱۷	۱۲
حی	۱۲	۵	۱۰	۲۰۲
ہو	۲۰۳	واحد	۱۳	۱
طہ	۲	۷	۲۰۴	۲۰

لوح زحل کے نحس اثرات کے خاتمے کے لئے یہ لوح خاص طور پر تیار کی جاتی ہے۔ ساڑھ ستی کے لئے بھی مفید ہے۔ جب چلتے کام رکنے لگ جائیں اور کام ہوتے ہوتے رہ جائے تو سمجھ لیں کہ آپ کو اس لوح کی ضرورت ہے۔

لوح شرف زحل

الٓم	ا	ل	ر	ا	ل	م	ح	م
ح	م	م	ا	ل	الٓم	ا	ل	ر
ن	ر	ا	م	م	ح	ل	الٓم	ا
ن	الٓم	ا	ل	ر	ا	م	م	ح
م	ح	م	الٓم	ا	ل	ر	ا	ل
ا	ل	ر	ح	م	م	ا	ل	الٓم
ا	ل	الٓم	ا	ل	ر	ح	م	م
م	م	ح	ل	الٓم	ا	ل	ر	ا
ر	ا	ل	م	ح	م	الٓم	ا	ل

لوح سعادت زحل

۷۹	۷۷	۷۰	۸۵	۸۶	۸۱	۲۰	۲۱	۳۶
۷۱	۷۵	۷۹	۸۰	۸۳	۸۸	۳۵	۲۹	۲۳
۷۸	۷۳	۷۳	۷۷	۸۲	۸۳	۲۲	۳۷	۳۸
۳۱	۳۲	۷۲	۶۷	۶۸	۹۳	۱۰۳	۱۰۳	۹۹
۲۶	۳۰	۳۴	۹۲	۶۴	۷۰	۹۸	۱۰۴	۱۰۲
۳۳	۲۸	۲۹	۶۹	۶۳	۶۵	۱۰۵	۱۰۰	۱۰۱
۹۴	۹۵	۹۰	۴۹	۵۰	۴۵	۵۸	۵۹	۵۴
۸۹	۹۳	۹۷	۴۳	۴۸	۵۲	۵۳	۵۷	۶۱
۹۶	۹۱	۹۲	۵۱	۴۶	۴۷	۶۰	۵۵	۵۴

لوح سعادت راس وسعادت کل کواکب

الم	المص	الر	المر	کھیعص	طه طسم	طس یس	ص حم	حمعسق	ق ن
المص	الر	المر	کھیعص	ق ن	الم	طه طسم	طس یس	ص حم	حمعسق
الر	المر	طه طسم	ق ن	حمعسق	المص	الم	کھیعص	طس یس	ص حم
المر	کھیعص	ق ن	حمعسق	ص حم	الر	المص	الم	طه طسم	طس یس
کھیعص	ق ن	حمعسق	ص حم	طس یس	المر	الر	المص	الم	طه طسم
ق ن	حمعسق	ص حم	طس یس	طه طسم	کھیعص	المر	الر	المص	الم
طه طسم	الم	المص	الر	المر	طس یس	ص حم	حمعسق	ق ن	کھیعص
طس یس	طه طسم	الم	المص	الر	ص حم	حمعسق	ق ن	کھیعص	المر
ص حم	طس یس	کھیعص	الم	المص	حمعسق	ق ن	طه طسم	المر	الر
حمعسق	ص حم	طس یس	طه طسم	الم	ق ن	کھیعص	المر	الر	المص

لوح شرفِ راس وشرفِ کل کواکب

۱۲۶	۱۲۸	۱۳۷	۱۷۱	۱۶۳	۱۹۱	۱۸۳	۳۰۰	۲۱۵	۱۲۵
۲۲۵	۲۰۵	۱۶۸	۱۹۰	۱۳۳	۱۳۵	۱۵۸	۱۸۳	۱۵۰	۲۰۸
۱۲۹	۱۸۴	۱۹۳	۱۳۹	۲۱۶	۲۱۷	۱۳۳	۱۶۰	۱۶۷	۲۰۱
۱۷۷	۱۹۵	۱۴۳	۲۱۳	۱۳۸	۲۰۴	۲۱۹	۱۳۲	۱۵۶	۱۷۳
۱۹۳	۱۳۷	۲۱۳	۱۳۶	۱۷۰	۱۸۰	۲۰۶	۲۲۱	۱۳۱	۱۶۱
۱۳۰	۲۱۰	۱۹۷	۱۸۱	۱۹۵	۱۵۷	۱۶۹	۱۵۵	۲۲۲	۱۳۳
۱۵۹	۱۲۵	۲۲۶	۲۰۳	۱۷۸	۱۷۳	۱۵۱	۲۰۷	۱۴۳	۱۸۹
۱۷۵	۱۶۳	۱۳۸	۲۲۳	۱۹۹	۱۵۳	۲۱۱	۱۳۸	۱۹۴	۱۷۶
۲۰۳	۱۶۶	۱۹۴	۱۴۷	۲۲۳	۲۰۹	۱۳۱	۱۸۸	۱۸۵	۱۵۳
۲۱۴	۱۵۲	۱۷۹	۱۶۵	۱۳۰	۱۴۴	۱۸۷	۱۷۳	۱۹۸	۲۲۰

6۔ زکات مقطعات کا چھٹا طریقہ

حروف نورانی صِرَاطُ عَلِیٍّ حَقٌّ نُمْسِکُہٗ ان کی ادائیگی زکات کی ترکیب ذیل میں ہے۔ ترکیب۔ ۳۳۰۰ بار روزانہ اکتالیس روز تک یعنی ایک چلہ تک پڑھیں۔ اگر تعداد مذکورہ پڑھنا مشکل ہو تو ۱۱۰۰ بار روزانہ پڑھیں اور اس کے تین چلے کریں۔ ایام چلہ میں ترک گوشت لہسن پیاز کریں اور یہ زکات رجب، شعبان، رمضان میں ادا کی جائے گی۔ پہلے چودہ دنوں میں قمر در عقرب نہ ہو۔ اس کے ساتھ اگر حروف نورانی کا جفر جامع لکھا جائے تو قلب روشن ہو جائے گا۔ ہر طرف نور ہی نور ہو گا۔ انشاءاللہ اس میں برکت ہو گی۔ آمد ہر طرف کی کشادہ ہو گی۔ جس مقصد کیلئے نقش دیں گے کامیابی ہو گی۔

7۔ زکات مقطعات کا ساتواں طریقہ

زکات مقطعات قرآنیہ برائے حل مشکلات و ترکیب خواندن و ملاقات مؤکلین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ابجدھوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذضظغ وبحق الم الم المص الرا الرا الرا الرا الرا کھیعص طٰہٰ طسم طس طسم الم الم الم الم یٰس صٓ حم حم حمعسق حم حم حم قٓ نٓ والحمد للہ رب العالمین ایک تسبیح قبل از نماز فجر بعدہٗ ایک تسبیح کھیعص

۷۸٦

ہ	ک	ص	ع	ی
ع	ی	ہ	ک	ص
ک	ص	ع	ی	ہ
ص	ع	ی	ہ	ک
ی	ہ	ک	ص	ع

﴿شرائط چلہ﴾

ایک الگ کمرہ میں عامل خلوت اختیار کرے اور ماہ وقت سعد میں شروع کرے۔ بعد نماز فجر ایک تسبیح "کھیعص" پڑھے اور بعد نماز ظہر اور بعد نماز عصر و مغرب ایک ایک تسبیح 100 کھیعص پڑھے۔ اول آخر ۱۱،۱۱ بار درود اور تسبیح مکمل کرنے پر عزیمت ایک بار پڑھے۔ نماز عشاء کے بعد 1100 بار کھیعص پڑھے اور ہر ایک تسبیح کے بعد عزیمت ایک بار پڑھے مخمس کھیعص والا مرقوم بالا تحریر شدہ بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھے۔ بعد میں دو رکعت نماز نفل ادا کرے دعا مانگ کر اپنے مقصد مطالب د نیت کا تصور کرے۔ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں کان کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ یہ عمل سات روز متواتر کرے۔ پانی دریا کا استعمال کرے۔ اگر دریا کا نہ ملے تو نہر کا پانی استعمال کرے صرف پینے کیلئے۔ وضو اور غسل عام پانی سے کرے۔ ان سات دنوں میں کسی شخص کا سامنا نہ کرے۔ کمرہ میں ہی

بند رہے۔ ہر وقت باوضو رہے۔ سات دنوں میں ہی کام ہو جائے گا۔ اگر کام پہلے ہو جائے تو سات دن پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔ قلم دوات عامل اپنے پاس رکھے اگر آنے والا موکل کوئی چیز لکھنے کیلئے کہے تو وہ لکھ لیں۔ ہر چیز جلالی و جمالی ہو گی۔ ہر بات لکھ کر کرے۔ عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم .تَمَثَّلُوْا خُدَّامَ هٰذِاالاَسْمَاءِ الشَّرِيْفَةِ اُدْخُلُوا عَلَیَّ (عامل)لَا بِالخَوْفِ وَالْضَرْعِ وَالْحَرْبِ مِنَ النَّارِ وَوَارِ ذُوَاعَلَیَّ وَالْزِمُوْا عَلَيْكُمْ صُحْبَتِیْ وَلِقَائِي وَاقْضُوا حَاجَتِیْ عِنْدَهٗ طَوْعًا وَكَرْهًا .

8۔ حروف مقطعات کی زکات اولیاء کرام کی طرز پر

سب سے پہلے عامل کوئی پُر سکون الگ تھلگ جگہ تلاش کرے جہاں کم از کم گیارہ دن تک اسے کوئی تنگ نہ کرے اور نہ عمل میں خلل ہو۔ اب ترک حیوانات کرے اور صرف پھل کھائے، پانی پئے دو چادریں پاس رکھے ایک تہہ بند باندھ لے جب کہ دوسری اوڑھ لے۔ جوتی چمڑے کی نہ ہو، مصلّٰی اور کمرہ پاکیزہ خوشبودار ہوں۔ غسل کرنے کی سہولت قریب موجود ہو۔ اچھی قسم کی خوشبو گلاب یا چنبیلی پاس رکھیں اور لگایا کریں۔ اب طریقہ ریاضت زکات حروف مقطعات کی تفصیل سمجھ لیں کہ جب آپ نماز اشراق پڑھ لیں تو غسل کریں۔ غسل شرعی طریقے سے ہو۔ بعد میں نماز تحیۃ الوضو ادا کریں اور تصور کریں کہ میرے اول آخر ظاہر

و باطن میں اللہ کا نوری نور موجود ہے۔ اس تصور کے ساتھ 41 مرتبہ حروف مقطعات پڑھیں۔ پھر جا کر وضو کریں اور تحیۃ الوضو نفل ادا کریں اور اکتالیس بار بتصور نور، حروف مقطعات پڑھیں۔ یاد رہے کہ آنکھیں بند کرکے پڑھنا ہو گا۔ پھر ایک بار وضو اور نفل کے بعد اکتالیس مرتبہ حروف مقطعات پڑھیں۔ یعنی کل تین مرتبہ غسل مع وضو اور نفل پڑھنے ہیں اور ہر مرتبہ اکتالیس بار حروف مقطعات پڑھنے ہیں۔ اس عمل کے دوران عامل کو اپنے اندر ایک نور اور سرور کی نسبت طہارت محسوس ہو گی۔ اس پر نظر رکھے اور اسے منقطع نہ ہونے دیں۔ سارا دن کھلا ورد لاتعداد حروف مقطعات کا رکھیں۔ پھر رات کو بعد از نماز عشاء تین ہزار ایک سو پچیس (3125) بار انہی مقطعات کا ورد کریں اور مذکورہ بالا نشست طہارت کو قائم رکھیں اور تصور نور پختہ ہو۔ ان دنوں میں بہت کم کھائیں اور کم سوئیں اور بولنا تو تقریباً ترک ہی کر دیں۔ لوگوں سے ملنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نمازیں فرض کے علاوہ نوافل اشراق چاشت و تہجد ادا کریں۔ دن میں زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے سو جایا کریں۔ گیارہ دن کے بعد پابندی ختم ہو جائے گی اور آپ کو ایک تعلق مع اللہ ہمہ وقت محسوس ہوتا رہے گا۔ ایک نور سا ہر وقت آپ کو گھیرے رہے گا۔ چالیس روز کے اندر اندر ملائکہ، جنات اور ارواحِ نورانیہ سے ملاقاتیں شروع ہو جائیں گی۔ مختلف نورانی ہیکلے آپ کے گرد جمع رہا کریں گے اور اکثر ہمکلام ہوا کریں گے۔ اس عمل سے بعض اوقات ملائے اعلیٰ سے بھی تعلق قائم ہو جاتا

ہے۔ ملائے سافل سے تو اکثر تعلق رہتا ہے۔ ارواح اولیاء سے بھی فیض ہوتا ہے۔ عمل کی ریاضت مکمل ہونے کے بعد بھی روزانہ حروف مقطعات کو اکتالیس مرتبہ تاحیات پڑھتا ہوگا۔ جب کبھی کوئی ضرورت ہو آنکھیں بند کر کے چند بار مقطعات تلاوت کریں ارواح، جنات، یا ملائکہ سے جو بھی حاضر ہوا سے کام کہہ دیں، کام فوراً ہو جایا کرے گا۔ اگر عامل اس طرف نہ آنا چاہے تو اسے چاہیے کہ ان سے کام نہ لے بلکہ ان پر مطلق توجہ نہ کرے اور ہر وقت مقطعات کے نور میں غرق ہو کر ورد جاری رکھے۔ چند سال کے اندر اندر ایک عظیم نور حاصل ہوگا۔ یہ طریقہ ریاضت اولیاء کرام اور رجال الغیب کا خاصہ ہے۔

اس طریقہ زکات میں حروف مقطعات کو اس ترتیب سے پڑھنا ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم۔ المص۔ الر۔ المر۔ کھیعص۔ طہ۔ طسم۔ طس۔ یس۔ ص۔ حم۔ حمعسق۔ ق۔ ن۔ ن والقلم وما یسطرون۔

9۔ زکات کا نواں طریقہ قضائے حاجات

نقش لفظ نورانی صراط ۳۰۰

۲۹۷	۳۰۲	۳۰۱
۳۰۳	۳۰۰ صراط	۲۹۶
۲۹۹	۲۹۸	۳۰۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم عزمت علیکم یاایھا الارواح الطاہرات المسخرات المطیعات لھذہ الارواح الشریف یارضوائیل ویارضرائیل ویارصحائیل ویارضطائیل ویارقائیل ویارقائیل ویارطائیل ویارفجائیل ویار قدائیل ویارجائیل ویاخلطائیل بحق ربکم والحاکم علیکم یاضبائیل ان اجیبوا دعوتی وامروا ھؤلاء الاعوان عجنوش مھنوش سطنوش منزنوش بقضاء حاجتی ھذا (مطلب کی دعا) بحق حروف نورانی صراط وبحق خالقکم وموجودکم وبارئکم بارک اللہ فیکم وعلیکم العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا۔

تعداد پڑھائی روزانہ تین سو مرتبہ (300) مدت عمل چار یوم ہے۔

حروف لفظ نورانی علیؑ ۱۱۰

۱۰۷	۱۱۲	۱۱۱
۱۱۳	۱۱۰ علی	۱۰۶
۱۰۹	۱۰۸	۱۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم عزمت علیکم یاایھا الارواح الطاہرات المسخرات المطیعات لھذہ الارواح الشریف یاقزنیل ویا قزائیل ویاقحائیل ویاقطائیل ویاقیائیل ویاقیائیل

وَیاقیطایِلُ وَیالِہدایِلُ وَیارجایِلُ وَیاخلطایِلُ بحقِ رَبکُم وَالحاکِم عَلیکُم یاصنبایِلُ اَن اجیبُوادعُوتی وَاَمروا ھؤلاءِ الاعوانَ عَجیُوش مَہیُوش سطیُوش مَنرُیوش بِقضاءِ حاجتی ھذا (مطلب کی دعا) بحقِ خزوف نورانی صراط وَبِحقِ خالِقکُم وموجُودِ کُم وَبارِئکُم بارَک اللہ فِیکُم وَعلیکُم العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا۔

تعداد پڑھائی روزانہ ایک سو دس مرتبہ (110) مدت عمل تین یوم ہے۔

نقش لفظ نورانی حق ۱۰۸

۱۰۵	۱۱۰	۱۰۹
۱۱۲	۱۰۸ حق	۱۰۴
۱۰۷	۱۰۶	۱۱۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰنِ الرحیم عَزَمْتُ عَلَیْکُم یَااَیُّھَاالاَرْوَاح الطَّاھِرَاتُ اَلمُسَخَّرَاتُ اَلمُطِیْعَاتُ لِھٰذِہِ الاَرْوَاحِ الشَّرِیْف وَیا قَدایِلُ وَیا وَیاقَہایِلُ وَیاقَوایِلُ وَیاقَزایِلُ وَیاقَحایِلُ وَیاقَطایِلُ وَیاقَیایِل وَیاقَیایِلُ وَیاقَیبایِلُ وَیارَجایِلُ وَیاخلطایِلُ حَقِ رَبِکُم وَالحَاکِم عَلیکُم یاصنبایِلُ اَنْ اَجیبُوادعُوتی وَاَمروا ھؤلاءِ الاَعوانَ عَجیُوش مَہیُوش سطیُوش مَنرُیوش بِقضاءِ حاجتی ھذا (مطلب کی دعا) بحقِ

خزوف نورانی صراط وَبِحقِ خالِقکُم وَموجُودِ کُم وَبارِئکُم بارَک اللہ فِیکُم وَعلیکُم العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا۔

تعداد پڑھائی روزانہ ایک سو آٹھ مرتبہ (108) مدت عمل دو یوم ہے۔

نقش لفظ نورانی نمسکۃ ۱۷۵

۱۷۲	۱۷۷	۱۷۶
۱۷۹	۱۷۵ نمسکۃ	۱۷۱
۱۷۴	۱۷۳	۱۷۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰنِ الرحیم عَزَمْتُ عَلَیْکُم یَااَیُّھَاالاَرْوَاح الطَّاھِرَاتُ اَلمُسَخَّرَاتُ اَلمُطِیْعَاتُ لِھٰذِہِ الاَرْوَاحِ الشَّرِیْف وَیاقَعایِلُ وَیاقَبایِلُ وَیاقَجایِلُ وَیاقَعذایِلُ وَیاقَمہایِلُ وَیاقَعوایِلُ وَیاقَعزایِلُ وَیاقَعخایِلُ وَیاقَعطایِلُ وَیارَجایِلُ وَیاخلکایِل بحقِ رَبکُم وَالحاکِم عَلیکُم یاصنبایِلُ اَنْ اَجیبُوادعُوتی وَاَمروا ھؤلاءِ الاَعوانَ عَجیُوش مَہیُوش سطیُوش مَنرُیوش بِقضاءِ حاجتی ھذا (مطلب کی دعا) بحقِ خزوف نورانی صراط وَبِحقِ خالِقکُم وَموجُودِ کُم وَبارِئکُم بارَک اللہ فِیکُم وَعلیکُم العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا۔

تعداد پڑھائی روزانہ ایک سو چھتر مدت عمل پانچ یوم ہے۔

10۔ طریقہ زکات حروفِ نورانیہ

سب سے پہلے پابندی نماز پنج گانہ اوقات کی کریں۔اس کے بعد
چاند کی پہلی جمعرات کی جو فجر آئے اس سے یہ زکات شروع کریں۔
الٓمٓ. الٓمٓصٓ. الٓرٰ. الٓمٓرٰ. کٓھٰیٰعٓصٓ. طٰهٰ. طٰسٓمٓ. طٰسٓ. یٰسٓ. صٓ. حٰمٓ.
حٰمٓعٓسٓقٓ. قٓ. نٓ.

اول و آخر درود شریف اور درمیان میں مندرجہ بالا حروف مقطعات 1600 ایک ہزار چھ سو مرتبہ پڑھ کر آخر میں آیت نور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ الر کٓھٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ. چودہ مرتبہ پڑھیں۔یہ سب پڑھائی نماز فجر کے فوراً بعد ایک ہی نشست میں مکمل کریں۔بالفرض اگر اتنی تعداد ایک نشست میں نہ پڑھ سکیں تو دو وقتوں میں تقسیم کر لیں اور دوسرا وقت عصر و مغرب کے درمیان کا ہے۔نیز ہر نماز کے بعد ان اسماء کو چودہ مرتبہ آیت مبارک کو تین مرتبہ اور اول و آخر تین مرتبہ درود پاک پڑھنا لازمی ہے۔چالیس یوم بلاناغہ ریاضت کریں زکات مکمل ہو جائے

گی۔اس زکات کی ادائیگی کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی لازم ہے۔
صدق و سچائی سے پڑھیں۔ذہن خام خیالات سے پاک ہو۔
دل کو رجوع الی اللہ کریں، مشتبہ، مکروہ اور بازار کا پکا ہوا کھانا نہ کھائیں، کم سوئیں، غیر محرم عورتوں سے بات تک نہ کریں۔فضول گوئی سے پرہیز کریں۔شرعاً ممنوع باتیں مت سنیں اور نہ ہی دیکھیں۔

دوران چلہ عجیب و غریب اسرار نظر آئیں گے اور روحانیات کی تجلیات دکھائی دیں گی۔اس ریاضت کے بعد آپ حروف نورانی سے جملہ ان کے منسوبی کام لے سکیں گے۔اس ریاضت کے بعد کالے جادو کا ماہر سے ماہر عامل یا عامل جنات کی آپ کو دیکھتے ہی سٹی گم ہو جائے گی۔جتنا مستقل نمر ودوا ثر اس ریاضت میں آتا ہے شاید ہی کسی اور ریاضت میں آئے۔

11۔ حروف نورانی کی زکات کا خاص طریقہ

عملیات کی دنیا میں حروف مقطعات کی ایک مستند، انتہائی آسان ترین اور کامیاب ترین زکات ہے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے گیارہ بار درود شریف پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ، ایک سو مرتبہ پڑھیں بعدہٗ جائے نماز پر قبلہ رخ کھڑے ہو جائیں اور حروف مقطعات کی زکات کی ادائیگی کی نیت سے چار نوافل پڑھیں۔ثناء کے بعد حروف نورانیہ 15 مرتبہ پھر تعوذ، بسم اللہ شریف، فاتحہ شریف اور تین مرتبہ آیت الکرسی شریف پڑھ کر 10 مرتبہ

حروف مقطعات، پھر رکوع کی تسبیح کے بعد دس مرتبہ، تسمیع و تحمید کے بعد دس مرتبہ، سجدہ کی تسبیح کے بعد دس مرتبہ، جلسہ میں دس مرتبہ، دوسرے میں دس مرتبہ۔ اس طرح چاروں رکعت مکمل کریں۔ چاروں رکعت میں حروف مقطعات تین سو(300) مرتبہ پڑھے جائیں گے۔ سلام پھیرنے کے بعد آنکھیں بند کرکے بیس مرتبہ حروف مقطعات تلاوت کریں۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ادائیگی زکات میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ ایک روز کا عمل مکمل ہوا۔ عروج ماہ میں تو چندی جمعرات یا جمعہ کے روز بعد نماز عشاء روزانہ مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق نوافل پڑھتے ہیں۔ اگر تہجد کے وقت پڑھیں تو بھی بہتر ہے۔ نیز ہر نماز کے بعد چودہ مرتبہ حروف مقطعات اور آیت نور تین مرتبہ پڑھیں۔ اسی ترتیب سے چالیس یوم کا ایک چلہ طریقہ زکات نمبر 10 کی شرائط کے مطابق پابندی کریں۔ ایک چلہ میں زکات ادا ہو جائے گی۔ ادائیگی زکات کے بعد آپ حروف مقطعات سے تمام ان کے منسوبی کام لے سکیں گے۔ اس طریقہ میں حروف مقطعات اس ترتیب سے پڑھیں جائیں گے۔

الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓرٰ۔ الٓمٓرٰ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ۔ طٰسٓمٓ۔ طٰسٓ۔ یٰسٓ۔ صٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓعٓسٓقٓ۔ قٓ۔ نٓ۔

مزید تفصیل اور مشاہدات

1. درود شریف کوئی سا بھی پڑھ سکتے ہیں۔

2. استغفار جو اس عمل کے ساتھ مخصوص ہے اسے پڑھنا لازم ہے۔
3. پہلی رکعت میں بعد از فاتحہ شریف تین مرتبہ آیت الکرسی، دوسری رکعت میں سورہ اخلاص ایک مرتبہ، تیسری رکعت میں سورہ الفلق ایک مرتبہ، چوتھی یعنی آخری رکعت میں سورہ والناس ایک مرتبہ پڑھیں۔

مشاہدات

1۔ اس طریقہ زکات میں دوران ریاضت بہت پیاری پیاری خوشبو آتی رہتی ہے اور ریاضت مکمل ہونے کے ساتھ ہی خوشبو ختم ہو جایا کرتی ہے۔
2۔ بعض اہلِ ریاضت سیف زبان ہو جاتے ہیں۔
3۔ بعض اہلِ ریاضت کو دستِ شفا حاصل ہو جاتا ہے۔
4۔ جس شخص کا جتنا باطن صاف ہوتا ہے اتنے زیادہ انوارات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ حروفِ مقطعات کی ہر ریاضت اپنے اندر ایک جہانِ انوارات رکھتی ہے۔ ہمارے حلقہ اور شاگردوں میں کافی احباب حروف مقطعات کی زکات ادا کر چکے ہیں۔ حروف مقطعات کی زکات و ریاضت بھی خوش نصیب لوگ کے حصے میں آیا کرتی ہے۔ نااہل افراد کو یہ سعادت کبھی نصیب نہیں ہوتی۔

12۔ طریقہ زکات حروفِ مقطعات (خطاباتِ ﷺ)

حروفِ مقطعات حضور ﷺ کے خطابات ہیں۔ احادیث مبارکہ اور تفسیراتِ قرآنیہ میں بے شمار روایات موجود ہیں۔ حضور ﷺ کے خطابات کی نسبت سے حروفِ مقطعات کی زکات کے لئے یہ طریقہ ترتیب دیا گیا ہے۔ ایک طرح کا یہ درود شریف بھی ہے۔ چودہ حروفِ مقطعات کو مندرجہ ذیل درود کی شکل میں پڑھنے سے مقطعات کی زکات ادا ہو جائے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ ربیع الاول کے ماہ میں پہلے چودہ دنوں میں روزانہ اسے (251) مرتبہ پڑھیں تا کہ چودہ دنوں میں 3514 کی تعداد مکمل ہو جائے۔ اس طرح زکات ادا ہو جائے گی اور آپ حروفِ مقطعات کے جملہ اعمال و نقوش کے فیوض و برکات سے استفادہ کر سکیں گے۔ اس طریقہ زکات میں بھی طریقہ نمبر 10 والی شرائط کی پابندی کریں۔ کسی بھی طریقہ سے زکات ادا کرنے سے قبل مصنف ''عکسِ لوحِ محفوظ'' سے اجازۃ عملیات کا سرٹیفکیٹ ضرور حاصل کریں۔

1۔ اللّٰھم صلی علی الٓمٓ و آلِ الٓمٓ وبارک وسلم

2۔ اللّٰھم صلی علی الٓمٓصٓ و آلِ الٓمٓصٓ وبارک وسلم

3۔ اللّٰھم صلی علی الٓرٰ و آلِ الٓرٰ وبارک وسلم

4۔ اللّٰھم صلی علی الٓمٓرٰ و آلِ الٓمٓرٰ وبارک وسلم

5۔ اللّٰھم صلی علی کٓھٰیٰعٓصٓ و آلِ کٓھٰیٰعٓصٓ وبارک وسلم

6۔ اللّٰھم صلی علی طٰہٰ و آلِ طٰہٰ وبارک وسلم

7۔ اللّٰھم صلی علی طٰسٓمٓ و آلِ طٰسٓمٓ وبارک وسلم

8۔ اللّٰھم صلی علی طٰسٓ و آلِ طٰسٓ وبارک وسلم

9۔ اللّٰھم صلی علی یٰسٓ و آلِ یٰسٓ وبارک وسلم

10۔ اللّٰھم صلی علی صٓ و آلِ صٓ وبارک وسلم

11۔ اللّٰھم صلی علی حٰمٓ و آلِ حٰمٓ وبارک وسلم

12۔ اللّٰھم صلی علی حٰمٓ عٓسٓقٓ و آلِ حٰمٓ عٓسٓقٓ وبارک وسلم

13۔ اللّٰھم صلی علی قٓ و آلِ قٓ وبارک وسلم

14۔ اللّٰھم صلی علی نٓ و آلِ نٓ وبارک وسلم

13۔ طریقہ زکات بذریعہ صحیفہ نورانیہ

حروفِ مقطعات نورانیہ کی زکات کا ایک عظیم طریقہ جفر جامع کی طرز پر ان چودہ حروف کا ایک صحیفہ بھی مرتب کیا جاتا ہے جسے صحیفہ نورانیہ کہا جاتا ہے۔ انہی چودہ حروف کو گردش میں دے کر 196 صفحات تیار ہوتے ہیں جو صحیفہ نورانیہ کہلاتے ہیں۔ اس صحیفہ میں حروفِ مقطعات کی ترتیب یہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی تراتیب یہاں کام نہیں آئیں گی۔

ا-ل-م-ص-ر-ک-ہ-ی-ع-ط-س-ح-ق-ن

صحیفہ نورانیہ کی کتابت کے لئے سیاہی میں مشک و زعفران ملا دیں اور ہر دسویں روز سیاہی تبدیل کریں۔ کوئی سا بھی خوشبو دار بخور جلائیں۔ باقی شرائط

زکات نمبر 10 والی ہیں۔ اس صحیفہ کے خواص بے شمار ہیں مگر صرف چند ایک تحریر کئے جاتے ہیں۔

1۔ اس کتابت کا حامل و کاتب آفاتِ ارضی و سماوی سے محفوظ و مامون رہے گا۔

2۔ لکھنے والا اگر پریشان حال ہو گا تو آسودہ اور خوش حال ہو جائے گا۔ مکاشفات مقدر ہو جائیں گے۔

3۔ جس جگہ پر یہ صحیفہ لکھا جائے گا وہ کبھی تباہ و برباد نہ ہو گی۔

4۔ علماء کرام اور اساتذہ عظام عاملین و کاملین فرماتے ہیں کہ یہ صحیفہ جس گھر میں ہو گا۔ ہر پنجشنبہ کو اروا حِ انبیاء اس کی زیارت کے لئے آیا کریں گی۔

5۔ حامل کتابت حروف مقطعات کا صاحبِ زکات ہو جائے۔ زبان و قلم میں سیف الاثری، علم میں اضافہ اور اعمال میں روانی پیدا ہو گی۔

6۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ اس پورے صحیفے میں اسم اعظم چودہ جگہ پر آتا ہے۔ ایک جگہ پر مستقیم باقی صدر و مؤخر کے لحاظ سے اس کی مختلف جہتیں سامنے آتی ہیں۔ لیکن اس اسم اعظم میں ایک حرف کی گنجائش ہے۔ اس لئے کہ حروف کا یہ جو صحیفہ ہے اس میں سب خالص حروف ہیں اور اسم اعظم مکرر ہے مگر پھر بھی بہ لحاظ قوت اعراب با آسانی پڑھنے میں آتا ہے ہم یہاں صحیفہ نورانیہ کا پہلا صفحہ بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔ اس

طریقہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ 196 صفحات کا مکمل صحیفہ تیار کریں۔ اگر سمجھ نہ آئے تو اپنے قریب کسی صاحب علم سے راہنمائی حاصل کریں۔ اگر تھوڑا صبر کر سکیں تو ہماری تصنیف ''مکاشفات نور'' جو زیر طبع ہے اس کا مطالعہ کریں۔ ''عکسِ لوحِ محفوظ'' پہلے ہی کافی ضخیم ہوتی جا رہی ہے اور صحیفہ نورانیہ ایک الگ کتاب کا تقاضہ کرتا ہے۔ نمونے کا پہلا صفحہ یہ ہے۔ یعنی اگلا صفحہ دیکھیں۔

	ا	ل	م	ص	ر	ک	ہ	ی	ع	ط	س	ح	ق	ن
ا	ااا	اال	اام	ااص	اار	ااک	ااہ	ااي	ااع	ااط	ااس	ااح	ااق	اان
ل	الا	الل	الم	الص	الر	الک	الہ	الي	الع	الط	الس	الح	الق	الن
م	اما	امل	امم	امص	امر	امک	امہ	امي	امع	امط	امس	امح	امق	امن
ص	اصا	اصل	اصم	اصص	اصر	اصک	اصہ	اصي	اصع	اصط	اصس	اصح	اصق	اصن
ر	ارا	ارل	ارم	ارص	ارر	ارک	ارہ	اري	ارع	ارط	ارس	ارح	ارق	ارن
ک	اکا	اکل	اکم	اکص	اکر	اکک	اکہ	اکي	اکع	اکط	اکس	اکح	اکق	اکن
ہ	اہا	اہل	اہم	اہص	اہر	اہک	اہہ	اہي	اہع	اہط	اہس	اہح	اہق	اہن
ی	ايا	ايل	ايم	ايص	اير	ايک	ايہ	ايي	ايع	ايط	ايس	ايح	ايق	اين
ع	اعا	اعل	اعم	اعص	اعر	اعک	اعہ	اعي	اعع	اعط	اعس	اعح	اعق	اعن
ط	اطا	اطل	اطم	اطص	اطر	اطک	اطہ	اطي	اطع	اطط	اطس	اطح	اطق	اطن
س	اسا	اسل	اسم	اسص	اسر	اسک	اسہ	اسي	اسع	اسط	اسس	اسح	اسق	اسن
ح	احا	احل	احم	احص	احر	احک	احہ	احي	احع	احط	احس	احح	احق	احن
ق	اقا	اقل	اقم	اقص	اقر	اقک	اقہ	اقي	اقع	اقط	اقس	اقح	اقق	اقن
ن	انا	انل	انم	انص	انر	انک	انہ	اني	انع	انط	انس	انح	انق	انن

14۔ زکات مقطعات کا چودھواں طریقہ

حروف مقطعات کی زکات کا یہ طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ کسی بھی سورج یا چاند گرہن میں ان حروف مقطعات (الٓمّٓ کہیعٓصٓ.طٰسٓ.حٰمٓ.قٓ.نٓ) کو 693 مرتبہ سفید کاغذ پر تحریر کریں اور ان کو سورۃ البقرہ کے شروع میں رکھ دیں۔ آپ کی زکات ادا ہو جائے گی۔ آئندہ گرہن میں اس عمل کی تجدید کرلیں اور پہلے کاغذ نکال کر آٹے میں گولیاں بنا کر کسی بڑی نہر یا دریا میں آبی جانوروں کو ڈال دیں واضح رہے کہ روزانہ 14 مرتبہ آئندہ گرہن تک ان کو بطور مداومت تحریر کرنا ہوگا۔ تاکہ ان کی روحانی قوت برقرار رہے اور ہر 14 دن کے بعد ان لکھے ہوئے کاغذات کی گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا کریں۔ 14 گرہن کے بعد آپ کی زکات اکبر ادا ہو جائے گی پھر ہر گرہن میں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گرہن سے گرہن تک زکات اصغر کہلاتی ہے جبکہ 14 گرہنوں میں مسلسل لکھنے سے ان کی زکات اکبر ادا ہو جائے گی۔

اسی طرح ہر سال نوروز عالم افروز میں بھی ان کی زکات مندرجہ بالا طریقہ سے ادا کرسکتے ہیں۔ اگر نوروز میں زکات ادا کریں تو پھر ہر سال نوروز میں زکات کی تجدید کرنا ہوگی جو زکات اصغر کہلائے گی۔ اگر 14 نوروز مسلسل زکات ادا کریں تو زکات اکبر ادا ہو جائے گی۔

ہر سال رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات کو مندرجہ بالا

نوٹ: منزل مرغ وہلیو زعفران - عنبر اشہب کا ہر ایک دعوت زکوٰۃ ادا کرنے وقت دیکھو ضرور

طریقہ کے مطابق لکھیں اور ہر سال اس کی تجدید کرتے رہیں تو 14 لیلۃ القدر میں زکات ادا ہو جائے گی۔ مندرجہ بالا کسی ایک طریقہ کے مطابق زکات ادا کر لینے سے آپ ان حروف سے تمام منسوبی کام لے سکتے ہیں۔ مثلاً حروف مقطعات کے تمام تر نقوش، خاتم، الواح وغیرہ تیار کر کے خلق خدا کی روحانی خدمت کر سکتے ہیں۔ زکات کے کسی بھی طریقہ کو اپنانے سے قبل مصنف "عکسِ لوحِ محفوظ" سے اجازۃ عملیات کا سرٹیفکیٹ ضرور حاصل کر لیں۔ کیونکہ بے استاد ہمیشہ بے مراد رہتا ہے اور کسی بھی کام میں استاد کی رہنمائی کے بغیر کلی کامیابیاں ناممکن ہیں۔

Website: www.roohaniyat.com